سب سے
اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
ازقلم
اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی
تخریج و حاشیہ
ڈاکٹر قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ
باہتمام
مولانا حافظ محمد زاہد قادری
مرکز اہلسنت مدینہ مسجد سرے گھاٹ حیدرآباد

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

تَجَلِّي الْيَقِيْنِ بِأَنَّ نَبِيَّنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنِ

(یقین کا اظہار اس بات کے ساتھ کہ ہمارے نبی ﷺ تمام رسولوں کے سردار ہیں)

از قلم

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج و حاشیہ

ڈاکٹر قاری محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: تجلّي اليقين بأنّ نبيّنا سيّد المرسلين

مصنف: اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج وحاشیہ: ڈاکٹر قاری ابو احمد محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ

باہتمام: علامہ مولانا صوفی حافظ محمد زاہد قادری صاحب مدظلہ العالی

مرکز اہل سنّت، مدینہ مسجد سرے گھاٹ حیدرآباد، سندھ۔

اشاعت: فروری 2019

قیمت: -----

ناشر: دار القلم اسلامک ریسرچ سنٹر پاکستان

03006522335

انتساب

فقیر اپنی اس کاوش کو اپنے خالق و مالک اللہ عزوجل کے فضل و کرم اور حضورِ اکرم ﷺ

کے تصدق سے اپنے اُن محسنین جنہوں نے فقیر کی حالتِ علالت میں اُسے اپنی خاص

دُعاؤں میں یاد رکھا اور بالخصوص اپنے عظیم محسن

ضیغم اہلِ سنّت، مقدام العلماء الاغیرین، حضرت علّامہ مولانا پیر

سیّد مظفر شاہ قادری صاحب

زاد اللہ عزہ و شرفہ الی یوم المعاد

اور اپنے والدین و اساتذہ کرام بالخصوص مفکرِ اسلام، محدث عصر، حضرت العلام، حضرت

علامہ مولانا **پیر مفتی محمد عباس رضوی صاحب**

زاد اللہ عزہ و شرفہ الی یوم المعاد

کے نام کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کو فقیر، معاونین و محسنین

اور قارئین کیلئے ذریعہ نجات و ہدایت بنائے، آمین بجاہ النبی الکریم الامین ﷺ

محمد ارشد مسعود اشرف چشتی رضوی عفی عنہ

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ﷺ

اما بعد:

معاشرے میں پھیلتی ہوئی جہالت، بدی اور بدعقیدگی کے خاتمہ کے لیے صحیح اور صحت مند لٹریچر ہر دور میں اور ہمیشہ ایک بنیادی ضرورت رہا ہے اسی مقصد کے پیش نظر مرکز اہل سنّت جامع مسجد مدینہ، سرے گھاٹ کے شعبہ نشرواشاعت کے تحت ایک علمی تحریک کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، جس کے تحت اس سے قبل ایک کتابچہ بنام "مسئلہ نبوت" اور ایک رسالہ بنام" امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اپنوں اور غیروں کی نظر میں" شائع کیے جاچکے ہیں بحمدہ تعالی اب اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے شیخ الاسلام والمسلمین امام اہل سنّت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تصنیف "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" جس پر تخریج و حاشیہ کا کام محترم جناب ڈاکٹر قاری محمد ارشد مسعود چشتی رضوی دام اقبالہ نے سرانجام دیا قارئین کے ذوق مطالعہ کے لیے اپنی کوششوں کے مطابق بہترین کاغذ اور خوبصورت طریقہ سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، آپ احباب بھی اس کے دست و بازو بنیں اور دینی واصلاحی کتب خود بھی حاصل کریں اور دوسروں تک پہنچانے کا بھی ذریعہ بنیں تاکہ حصول علم کے ساتھ ساتھ تبلیغ واشاعت دین میں حصہ دار بن سکیں۔

الداعی الی الخیر:

حافظ **محمد زاہد قادری**، خطیب مرکز اہل سنّت، جامع مسجد مدینہ سرے گھاٹ،

حیدرآباد، سندھ: 03009373500

	فہرست مضامین	

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

ہماری دیگر کتب

خدماتِ ختمِ نبوت اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

رسائل

جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ ۔ السؤ والعقاب علی المسیح الکذاب ۔

الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی

مُردے سنتے اور پہچانتے ہیں؟

حیاۃ الموات فی بیان سماع الأموات

رسائلِ علمِ غیب

رسائل

ازاحۃ العیب بسیف الغیب ۔ انباء المصطفی بحال سر واخفی ۔

خالص الاعتقاد

دافع ازالۃ الوسواس علی تائید المقیاس فی تحقیق اثر ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ: از مونگیر لعل دروازہ، معرفت حضرت مرزا غلام قادر بیگ[1]۔

---

[1] مسئلہ دریافت کرنے والے بزرگ مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی ابن مرزا حسن جان بیگ لکھنوی اعلی حضرت فاضل بریلوی (رحمۃ اللہ علیہ) کے ابتدائی اساتذہ کرام میں سے ہیں۔ آپ 25 جولائی 1827ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد لکھنؤ سے بریلی آ گئے اور قلعہ نزد جامعہ مسجد بریلی میں مستقل قیام فرما ہوئے۔ آپ کا مکان ابھی تک بریلی میں موجود ہے۔ آپ کا خاندان ایران سے ہندوستان آیا اور مغل حکومت میں فوجی فرائض سرانجام دینے لگا۔ انہیں "مرزا" اور بیگ جیسے خطابات دیئے گئے۔
مرزا غلام قادر بیگ کے بھائی مرزا مطیع اللہ بیگ جب جامع مسجد بریلی کے متولی بنے تو آپ نے اعلان کیا کہ اب مسجد کے قریب امام باڑہ پر سیاہ جھنڈا اور علم نہیں لہرائے گا، اس بات پر سارے ہندوستان کے شیعہ احتجاج کرنے لگے مگر اعلی حضرت کے دادا مولانا رضا علی خان نے حنفی فقہ کی روشنی میں فتوی دیا کہ سنی مسجد کی ملحقہ عمارت پر مسجد کے متولی کی اجازت کے بغیر کوئی ایسا فعل سامنے نہیں لایا جا سکتا جس کی متولی اجازت نہ دے۔ یہ فتنہ رُک گیا اور آج تک اس امام باڑہ پر جھنڈا یا علم نصب نہیں کیا جاتا۔
مرزا غلام قادر بیگ اعلی حضرت کے والد مکرم کے گہرے دوست تھے چنانچہ آپ نے خود آگے بڑھ کر فاضل بریلوی کی ابتدائی تعلیم کی ذمہ داری قبول کی اور حساب اور دوسرے مروجہ فنون کی کتابوں کا درس دیتے رہے۔

مرزا غلام قادر بیگ کے استفسار پر اعلی حضرت نے آپ کے سوال کا جواب 1305ء کو مرتب کیا جو "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" کے نام سے کتابی شکل میں "مطبع اہل سنت و جماعت بریلی" سے پہلی بار چھپا۔ پھر اس کے متعدد اڈیشن ہندوستان میں چھپتے رہے۔ یہی رسالہ "فتاوی رضویہ" کی جلد سوم میں بھی موجود ہے۔ [طبع جدید جلد 30]
حکیم مرزا غلام قادر بیگ بریلوی یکم محرم الحرام 1336ھ 18 اکتوبر 1917ء کو نوے سال کی عمر میں فوت ہوئے اور محلہ باقر گنج حسین باغ بریلی میں آسودۂ خاک ہوئے۔

غرہ شوال ۱۳۰۵ھ۔

حضرت اقدس دام ظلہم! یہاں وہابیہ نے ایک تازہ سگوفہ [کا] اظہار کیا ہے کہ نبی ﷺ کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا۔ ہر چند کہا گیا کہ مسئلہ واضح ہے، مسلمانوں کا ہر بچہ جانتا ہے، مگر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی، قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی، لہذا مسئلہ حاضر خدمتِ والا ہے، اُمید ہے کہ بہ ثبوت آیات واحادیث مسلمانوں کوممنون فرمائیں گے، فقط

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الّذی أرسل رسولہ بالھدیٰ، ودین الحق لیظھرہ علی الدّین کلہٖ، ولو کرہ المشرکون، تبارک الّذی نزّل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیراً، وإلیٰ أقوامھم خاصّۃً أرسل المرسلون، ھو الّذی أرسل نبینا رحمۃً للعٰلمین، فأدخل تحت ذیل رحمتہ الأنبیاء والمرسلین، والملٰئکۃ المقرّبین، وخلق اللہ أجمعین، وجعلہ خاتم النّبیین، فنسخ الأدیان ولا ینسخ لہ دین، وأدخل فی أمّتہ جمیع المرسلین، إذ أخذ اللہُ میثاق النّبیین، سبحٰن الّذی أسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام إلیٰ المسجد الأقصی إلی السمٰوٰت العلیٰ إلی العرش الأعلیٰ، ثم دنا فتدلّٰی، فکان قاب قوسین أو أدنیٰ، فأوحیٰ إلیٰ عبدہٖ ما أوحیٰ، ما کذب الفؤاد ما رایٰ، أفتمرونہ علیٰ ما یریٰ، ولقد راٰہ نزلۃ أُخریٰ، ما زاغ البصر وما طغیٰ، وإن إلیٰ ربّك المنتھیٰ، وإن علیہ النّشأۃ الأخریٰ، یوم لایجدون شفیعاً إلاّ المصطفیٰ، فلہ الفضل فیالاوّلی والأخریٰ، والغایۃ القصویٰ، والوسیلۃ العظمیٰ، والشفاعۃ الکبریٰ، والمقام المحمود، والحوض المورود، وما لایحصیٰ من الصّفات العلیٰ، والدّرجات العلیاء، فصلی اللہ تعالی وسلّم وبارك علیہ وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وکلّ منتمٍ إلیہ دائما

أبداً، کما یحبّ ویرضیٰ ھو، وربّہ العلی الاعلیٰ۔
" سب خوبیاں اسے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے، اور پڑے بُرا مانیں مشرک۔ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر قرآن اُتارا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ اور سب رسول خاص اپنی ہی قوموں کی طرف بھیجے گئے، اس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، تو ان کے دامنِ رحمت کے نیچے انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین اور تمام مخلوقِ الٰہی کو داخل فرمایا، اور ان کو سب نبیوں کا خاتم کیا، تو انہوں نے اور دین نسخ فرمائے، اور اُن کے دین کا کوئی حرف منسوخ نہ ہوگا۔
اللہ عزوجل نے ان کی اُمت میں تمام رسولوں کو داخل کیا، جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے گیا مسجد اقصیٰ تک، بلند آسمانوں تک، عرش اعلیٰ تک، پھر نزدیک ہوا تو تجلی فرمائی تو دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔

پس اپنے بندے کو وحی کی، دل نے جو دیکھا اس میں شک نہ کیا، تو کیا تم اُن کے دیدار میں جھگڑتے ہو۔ اور قسم ہے بے شک اُنہوں نے اسے دوبارہ دیکھا۔ آنکھ بیجا نہ چلی اور نہ حد سے بڑھی۔ اور بے شک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔ اور بے شک اسے سب کو دوبارہ پیدا کرنا ضرور ہے، جس دن کوئی شفیع نہ پائیں گے سوائے محمد مصطفی ﷺ کے، تو دُنیا اور آخرت میں انہی کیلئے فضیلت ہے، اور سب سے پرلے سرے کی نہایت اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے اعظم شفاعت، اور وہ مقام جس میں سب اگلے پچھلے اُن کی حمد کریں، اور وہ حوض جس پر تشنگانِ اُمت آ کر سیراب ہوں گے، اور بے گنتی بلند صفتیں اور سب سے اونچے درجے، تو اللہ تعالیٰ درود و برکت اُتارے اُن پر اور اُن کے آل واصحاب اور ہر اُن کے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسی اُنہیں اور اُن کے بلند وبالاتر رب کو پسند ومحبوب ہے"۔

حضور پرنور ﷺ افضل المرسلین وسید الاوّلین والآخرین ہونا قطعی، ایمانی، یقینی، اِذعانی، اِجماعی، اِیقانی مسئلہ ہے، جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ، بد دین، بندۂ شیاطین۔

والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

کلمہ پڑھ کر اس میں شک عجیب ہے، آج نہ کھلا تو کل قریب ہے، جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے، سارے مجمع کا دولہا حضور کو بنائیں گے، انبیائے جلیل تا حضرت خلیل، سب حضور ہی کے نیاز مند ہوں گے، موافق ومخالف کی حاجتوں کے ہاتھ اُنہی کی جانب بلند ہوں گے، انہی کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا، اُنہی کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا، جو آج نہاں ہے کل عیاں ہے، اس دن جو مومن ومقرّبین نور بار عشرتوں سے شادیاں رچائیں گے،

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ہَدٰىنَا لِہٰذَا﴾[1]

اور جو مبطل ومنکر ہیں، دل فگار حسرتوں سے ہاتھ چبائیں گے۔

﴿یٰلَیۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰہَ وَ اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا﴾[2]

اللّٰھم اجعلنا من المھتدین ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظّٰلمین۔

ملائکہ اور انبیاء (علیہم السلام) کے متعلق معتزلہ کا نظریہ

گروہِ معتزلہ جو ملائکہ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں، وہ بھی حضور سید المرسلین ﷺ علیہم وعلٰی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص ومستثنٰی جانتے ہیں، اُن کے نزدیک بھی حضور پُرنُور انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین وخلق اللہ اجمعین سب سے افضل واعلٰی وبلند وبالا، علیہ صلاۃ المولی تعالٰی۔

کلماتِ علمائے کرام میں اس کی تصریح اور فقیر کے رسالہ "إجلال جبریل بجعلہ خادماً للمحبوب الجمیل" میں تحقیق وتوضیح موجود ہے۔

---

[1] [الأعراف:43]

[2] [الأحزاب:66]

أمّا الزّمخشری فقد سفه نفسه، وتبع هواه، وجهل مذهبه، وتناهیٰ فی الضّلال، حتی لم یعلم مشربه، کما نبّه علیه أهل التحقیق، والله سبحانه ولی التوفیق!۔

"رہا زمخشری [1] تو وہ دل کا احمق، اپنی نفسانی خواہش کا پیروکار، اپنے مذہب سے جاہل اور گمراہی میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، یہاں تک کہ اس کے مشرب کا پتا نہیں جیسا کہ اہل تحقیق نے اس پر تنبیہ فرمائی ہے۔ اور اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ توفیق کا مالک ہے"۔

فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلبِ دلیل نے تعجب دیا، وہاں اس کے ساتھ ہی طرز سوال کو دیکھ کر یہ شکر بھی کیا کہ الحمدُ للہ عقیدہ صحیح ہے، صرف اطمینانِ خاطر کو خواہشِ توضیح ہے، مگر اس لفظ نے بے شک حیرت بڑھائی کہ قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی۔

سبحان اللہ! مسئلہ ظاہر، دلیلیں وافر، آیتیں متکاثر، حدیثیں متواتر۔ پھر سائل ذی علم ہو تو

---

[1] محمود بن عمر بن محمد بن عمر، ملقب بہ جار اللہ زمخشری۔ رجب المرجب 467ھ میں خوارزم کے گاؤں زمخشر میں پیدائش ہوئی۔ 500ھ سے قبل بغداد میں داخل ہوئے اور ابو خطاب نصر بن بطر وغیرہ سے سماع کیا پھر حجاز کی طرف سفر کیا اور ایک مدت تک مکہ مکرمہ میں بیت اللہ کے مجاور کے طور پر وقت گزارا، اسی وجہ سے "جار اللہ" لقب سے ملقب ہے۔ لغت، نحو، علمِ کلام اور تفسیر میں امام سمجھے جاتے ہیں۔ کئی کتب تالیف کیں، تفسیر میں "الکشاف" اور حدیث میں "الفائق فی غریب الحدیث" اور نحو میں "المفصل" اور لغت میں "اساس البلاغہ" اور نحو میں "المحاجاۃ بالمسائل النحویہ" اور ربیع الابرار وفصوص الاخبار، مشابہ اسامی رواۃ، اور نصائح کبار وصغار وغیرہ ہیں۔

حافظ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: "معتزلی الاعتقاد متظاھراً بہ" (وفیات الاعیان 5\170، وانظر: تاریخ الاسلام للذھبی 11\698) اور حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن خلکان سے ہی نقل کرتے ہوئے لکھا کہ: "کان إمام عصرہ وکان متظاھراً بالاعتزال داعیۃ إلیہ"۔ (طبقات المفسرین 121) زمخشری کی وفات 538ھ میں ہوئی۔

اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت۔ اور جاہل بے علم ہو تو اپنے نہ پانے کی بیجا شکایت۔

تفضیل شیخین پر مصنّف کی نوے 90 جزء پر مشتمل ایک کتاب کا تذکرہ

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے مسئلہ تفضیل حضراتِ شیخین میں دلائل جلائل قرآن و حدیث سے، جو اکثر بحمد اللہ استخراجِ فقیر ہیں، نوے (۹۰) جز کے قریب ایک کتاب مسمّٰی "بہ منتھی التفّصیل لمبحث التفضیل" لکھی ہے، جس کے طول کو مملِّ خواطر سمجھ کر "مَطلع القمرَ ین في إبانة سبقة العمرَین" (۱۲۹۷ھ)[۱] میں اس کی تلخیص کی، پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں یہ بحرِ ناپیدا کنار۔ اللہ العظمۃ للہ!

﴿وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ﴾[۲]

"اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں"۔

بِلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اِس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہو، مگر بقدرِ حاجت ووقتِ فرصت، قلبِ مؤمن کی تسکین وتثبیت اور منکر بد باطن کی تحزین وتبکیت کو صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار مطلوب، اور اس معجز عجالہ مسمّٰی بہ "قلائد نحور الحور من فرائد بحور النّور" کو بلحاظِ تاریخ "تجلّي الیقین بأنّ نبیّنا سیّد المرسلین" سے ملقب کرتا ہے،

وما توفیقی إلاّ باللہ، علیه توکلت وإلیه أنیب، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه وسراج أفقه، وآله وصحبه ومتبعیه وحزبه أنّه سمیع قریب مجیب۔

---

[۱] بفضلہٖ تعالیٰ اس کتاب پر بھی جلد ہی تخریج وحاشیہ کا کام مکمل ہو جائے گا۔

[۲] [لقمان:27]

یہ کتاب دو بڑے موضوعات پر مشتمل ہے

یہ قلائد فرائد دو 2 ہیکل پر مشتمل

ہیکلِ اول: میں آیاتِ جلیلہ ہوں گی

ہیکلِ دُوم 2: میں احادیثِ جمیلہ

یہ ہیکل نُور افگن چار تابشوں سے رَوشن ہوں گے۔

تابشِ اول: چندوحی ربانی علاوہ آیاتِ کریمہ قرآنی۔

تابشِ دُوم 2: ارشاداتِ عالیہ، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین۔

اگر بعض کلمات انبیا وملائکہ دیکھئے متبوع کی رکاب میں تابع سمجھیے۔

تابشِ سوم 3: محض وخالص طرق وروایاتِ حدیث خصائص۔

تابشِ چہارُم 4: صحابۂ کرام کے آثار رائقہ، اقوال علمائے کُتُبِ سابقہ، بشرائے ہواتف رؤیائے صادقہ پر مشتمل ہوں گے۔

واللہ سبحانہ ھو المعین والحمدللہ ربّ العالمین۔

ان کے سوا اقوالِ علماء پر توجہ نہ کی کہ غرضِ اختصار کے منافی تھی، جسے ان کے بعض پر اطلاع پسند آئے ۔فقیر کے رسائل **"سلطنة المصطفیٰ في ملكوت كلّ الوریٰ"** و **"قمر التمام لنفي الظّل عن سيّد الأنام"** و **"إجلال جبريل بجعله خادماً للمحبوب الجميل"** کی طرف رجوع لائے ۔واللہ الهادي وولي الأيادي!۔

ہیکلِ اوّل میں جواہر زواہر آیاتِ قرآنیہ
پہلی آیت:

قال تبارك وتعالى:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (81) فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (82)﴾[1]

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

"اور یاد کرائے محبوب! جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں، پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے، تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا، اور بہت ضرور اُس کی مدد کرنا۔

پھر فرمایا: کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء (علیہم السلام) نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے۔ فرمایا: تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اس کے بعد پھرے گا تو وہی لوگ بے حکم ہیں"۔

حضرت علی (رضی اللہ عنہ) "میثاق النبیین" کی تشریح فرماتے ہیں:

امامِ اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرتِ مولی المسلمین امیر المومنین، جناب مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی:

"لَمْ يَبْعَثِ اللهُ تَعَالَى نَبِيًّا مِنْ آدَمَ فَمَنْ دُونَه[بعده] إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ فِي مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم لَئِنْ بعث، وَهُوَ حَيٌّ، لَيُؤْمِنَنَّ بِه وَلَيَنصرَنَّهُ، وَيَأْخذ

[1] [آل عمران:82_81]

الْعَهدِ بِذٰلِكَ عَلٰى قَوْمِه". [۱]

" یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا گیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہوں تو وہ اُن پر ایمان لائے ، اور اُن کی مدد فرمائے اور اپنی اُمت سے اس مضمون کا عہد لے"۔

اسی طرح حبر الامہ، عالم القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہوا۔ رواہ ابن جریر وابن عساکر وغیرہما۔ [۲] بلکہ امام بدر زرکشی [۳]

---

[۱] المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، للقسطلانی، 2\338۔

امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر (5\540) میں مندرجہ ذیل الفاظ سے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا ہے: "عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: "لَمْ يَبْعَثِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيًّا، آدَمَ فَمَنْ بَعْدَهُ، إِلَّا أَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ فِي مُحَمَّدٍ لَئِنْ بُعِثَ وَهُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ وَلَيَنْصُرَنَّهُ، وَيَأْمُرُهُ فَيَأْخُذُ الْعَهْدَ عَلَى قَوْمِهِ. فَقَالَ: {وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ} [آل عمران: 81] " الْآيَةَ"۔

[۲] انظر : مجموع الفتاوى لإبن تيمية 2\237، و 3\92، و 10\12، و 10\728، و 11\212، و 11\423، و 20\158، و 27\18، و 35\363، الإصابة في تمييز الصحابة لإبن حجر 2\257، عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

وتفسير القرآن العظيم لإبن كثير 8\110، وتفسير الإيجي جامع البيان في تفسير القرآن لمحمد بن عبد الرحمن الإيجي الشافعي (المتوفى 905ھ) 1\268، وفيه: كما صح عن علي، وابن عباس رضي الله عنهم ما بعث الله نبيًا من الأنبياء إلا أخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد وهو حي ليؤمنن به، ولينصرنه، وأمره أن يأخذ الميثاق على أمته۔

[۳] انظر: سبل الهدى والرشاد 1\91، وقال: كما نقله الزركشي في شرح البردة۔۔۔إلخ.

وحافظ عماد بن کثیر[1]، وامام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی [2] نے اسے صحیح بخاری[3] کی طرف نسبت کیا۔ واللہ تعالی أعلم۔

ونحوہ أخرج الإمام ابن أبی حاتم فی "تفسیرہ" عن السدّی [4]، کما أوردہ الإمام الأجلّ السّیوطی فی "الخصائص الکبریٰ" [5]۔

اس عہدِ ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثناء نشرِ مناقب وذکرِ مناصب حضور سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے، اور اپنی

---

[1] انظر: جامع المسانید والسنن، المقدمة 1\56، والبداية والنهاية، مبعث رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كثيرا. 2\374، و6\198، وفي نسخة: 5\48، ومعجزات النبي صلى الله عليه وسلم "من كتاب البداية والنهاية لإبن كثير 228۔

[2] انظر: فتح البارى شرح صحيح البخارى، قَوْلُهُ بَابُ حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامِ، 6\434، ونقله عنه في تحفة الأحوذى بشرح جامع الترمذي، بَاب مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ بن صَيَّادٍ 6\433۔

[3] قال الزرقاني [شرح الزرقاني على المواهب 8\344] قال الشامي [سبل الهدى والرشاد 1\91] ولم أظفر به فيه۔ أي من الإمام أحمد رضا رحمه الله۔

[4] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره 2\694(3761)، بلفظ: "عَنِ السُّدِّيِّ قَوْلُهُ: ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ: لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ مِنْ لَدُنْ نُوحٍ إلا أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ لَيُؤْمِنَنَّ بِمُحَمَّدٍ وَلَيَنْصُرَنَّهُ إِنْ خَرَجَ وَهُوَ حَيٌّ وَالأَخَذَ عَلَى قَوْمِهِ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ وَيَنْصُرُونَهُ إِنْ خَرَجَ وَهُمْ أَحْيَاءٌ".

وأخرجه الطبري في تفسيره 5\541۔

[5] انظر: الدر المنثور 2\253، والخصائص الكبرى، باب خصوصيته بأخذ الميثاق على النبيين أن يؤمنوا به 1\16۔

پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد ومدح سے زینت دیتے، اور اپنی اُمتوں سے حضور پُرنُور پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا عھد لیتے، یہاں تک کہ وہ پچھلا مُژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ
﴿مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ﴾[1] کہتا تشریف لایا۔
اور جب سب ستارے، روشن مہ پارے مکمنِ غیب میں گئے آفتابِ عالمتاب، ختمیتِ مآب نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طُلُوعِ اجلال فرمایا، صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم اجمعین، وبارک وسلّم دھر الدّاھرین۔

سابقہ قومیں حضور کے وسیلے سے کافروں پر فتح پایا کرتی تھیں

ابن عساکر، سیدنا عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے راوی:

"لَمۡ یَزَلِ اللهُ تعالی یَتَقَدَّمُ فِی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ إِلَی آدَمَ فَمن بَعۡدَهُ, وَلَمۡ تَزَلِ الأُمَمِ تتباشر بِهِ ، وَتَسۡتَفۡتِحُ بِهِ، حَتّٰی أَخۡرَجَهُ اللهُ فِی خَیۡرِ أُمَّةٍ ، وَفِی خَیۡرِ قَرۡنٍ ، وَفِی خَیۡرِ أَصۡحَابٍ ، وَفِی خَیۡرِ بَلَدٍ "[2]۔

" ہمیشہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے بارے میں آدم اور اُن کے بعد سب انبیاء سے پیشگوئی فرماتا رہا، اور قدیم سے سب اُمتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں، اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بہترین اُمم وبہترین قرون وبہترین اصحاب وبہترین بلاد میں ظاہر فرمایا، ﷺ۔

اور اس کی تصدیق قرآنِ عظیم میں ہے:

﴿وَ لَمَّا جَآءَهُمۡ کِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ

---

[1] [الصف:6]

[2] أخرجه ابن الصواف في الثاني من أجزائه (38)، وابن عساكر في تاريخ دمشق كما في مختصره للأفريقي 2\111، وأورده السيوطي في الخصائص 1\16۔

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ [۱]

" یعنی اُس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اُس کے وسیلہ سے فتح چاہتے، پھر جب وہ جانا پہچانا اُن کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے، تو خدا کی پھٹکار منکروں پر"۔

جب یہود مشرکوں سے لڑتے تو اس طرح دُعا کرتے:" مدد دے اُن پر صدقہ نبی آخر الزماں کا، جس کی نعت ہم توراۃ میں پاتے ہیں"۔

علماء فرماتے ہیں: جب یہود مشرکوں سے لڑتے دُعا کرتے:

"اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّبِيِّ الْمَبْعُوْثِ فِى اٰخِرِ الزَّمَانِ الَّذِىْ نَجِدُ صِفَتَهٗ فِي التَّوْرٰةِ" [۲]

" الٰہی! مدد دے اُن پر صدقہ نبی آخر الزماں کا جس کی نعت ہم توراۃ میں پاتے ہیں"۔ اس دُعا کی برکت سے اُنہیں فتح دی جاتی۔

اسی بیانِ الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا [اليوم]، مَا وَسِعَهٗ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي" أخرجه الإمام أحمد [۳]

---

[۱] [البقرة:89]

[۲] انظر: تفسير البغوي المسمى بمعالم التنزيل في تفسير القرآن للبغوى 1\142، و تفسير الثعلبي 1\234، و البحر المحيط في التفسير 1\486، و السراج المنير في الإعانة على معرفة بعض معاني كلام ربنا الحكيم الخبير 1\76، و البحر المديد في تفسير القرآن المجيد 1\133، و فتح الرحمن في تفسير القرآن لمجير الدين الحنبلى 1\149، و بهجة المحافل و بغية الأماثل 1\110، و غيرهم۔

[۳] أخرجه أحمد في مسنده (15156)

والدّارمی [1] والبیھقی فی"شعب الإیمان[2]" عن جابر بن عبد الله ، و أبو نعیم فی"دلائل النّبوۃ" واللّفظ له، عن أمیر المؤمنین عمر الفاروق [3]۔

"قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی"۔

---

[1] أخرجه الدارمي في السنن ،بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ تَفْسِيرِ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ(449)۔ وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 5\312(26421)، ومن طريقه ابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله 2\805.806(1497)، ومسدد في مسنده، وأحمد بن منيع كما في إتحاف الخيرة المهرة 1\248(376)،و 7\27(6332)، وأبو عبيد في غريب الحديث 3\28.29، وأبو يعلى في مسنده 4\102(2135)، وأبو القاسم البغوي في الصحابة 4\75.76(1613.1614)، والهروي في ذم الكلام 4\2(583)، والبغوي في شرح السنة 1\270(126)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار 1\771(1235)، والذهبي في تذكرة الحفاظ 2\622، من طرق عن مجالد عن جابر۔

حافظ ابن کثیر نے "البداية والنهاية 1\228" میں کہا کہ:"إِسْنَادٌ صَحِيحٌ". جبکہ 2\159 میں کہا کہ:"تَفَرَّدَ بِهِ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ"۔علامہ بدر الدین عینی نے "عمدة القاري شرح صحيح البخاري 25\74" میں کہا کہ:"وَرِجَاله ثِقَات إِلاَّ أَن فِي مجَالد ضعفا".

جبکہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے "فتح الباری 13\334" میں کہا کہ:"وَرِجَاله موثوقون إِلَّا أَنَّ فِي مُجَالِدٍ ضَعْفًا وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ نَسَخَ صَحِيفَةً ۔۔۔۔وَفِي سَنَدِهِ جَابِرٌ الْجُعْفِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ"۔

جبکہ مشہور غیر مقلد البانی نے اس روایت کو حسن کہا ہے، ملاحظہ فرمائیں: مشکاۃ المصابیح(17)

[2] انظر: شعب الإيمان 1\347.348۔

[3] أخرجه أبو نعيم في الدلائل 1\46(7)

حضرت عیسی علیہ السلام، حضور ﷺ کے اُمتی بن کر آئیں گے

اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام نزول فرمائیں گے، باآں کہ بدستور منصبِ رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے، حضور پُرنُور سید المرسلین ﷺ کے اُمتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے، حضور کے ایک اُمتی ونائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ". أخرجه الشّيخان عن أبي هريرة [1]۔

" کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اُتریں گے؟ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا"۔

اور اس عہدِ واثق کی پوری تائید وتوکید حق عزجلالہ نے توریت مقدس میں فرمائی، جس کی بعض آیتیں ان شاء اللہ تابشِ اول ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔

تمام انبیاء (علیہم السلام) حضور ﷺ کے اُمتی ہیں

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ "التعظیم والمنّۃ في لتؤمنن به ولتنصرنه" لکھا۔ اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں، اور تمام انبیاء ومرسلین اور اُن کی اُمتیں سب حضور کے اُمتی۔ حضور کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلاۃ والسلام سے روزِ قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے۔

اور حضور ﷺ ارشاد:

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ 4\168 (3449)، ومسلم في الصحيح، بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (244)۔

"كُنتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ"۔ [1]

---

[1] أخرجه ابن سعد (60/7)، وأحمد 66/4 (16740) و 379/5 (23599)، والحاكم 665/2 (4209) وقال: صحيح الإسناد. والطبراني في الكبير 353/20، رقم (833)، والبيهقي في الدلائل 1/ 85.84، وأبو نعيم في الحلية 53/9، وفي معرفة الصحابة (5696)، وفي حديث أبي نعيم عن أبي علي الصواف (4)، والبخاري في التاريخ الكبير 374/7 (1606)، وابن أبي عاصم في السنة 179/1، وابن بشران في أماليه (906) والآجري في الشريعة (931-933)، وابن أبي عاصم في السنة (330)، والطحاوي في مشكل الآثار 231/15 (5977)، وابن أبي خيثمة في تاريخه 553/1 (2277)، والسهمي في تاريخ جرجان 392/1 (653)، والرافعي في التدوين 244/2، وأبن منده في الفوائد 140 (13) و(36)، وأبو جعفر محمد بن عمرو بن البختري الرزاز في الجزء الرابع من حديث 255 (7)، ويحيى بن أحمد زياد أبو منصور السفياني الهروي في جزء الحديث ص (25)، ويوسف بن شاهين في الجزء فيه من أحاديث أبي عمرو إسماعيل بن نجيد بن أحمد بن يوسف السلمي ص 140 (18)، والخطيب بغدادي في الأسماء المبهمة 384/5، وابن قانع في معجم الصحابة 129/3 (1103)، وأبو بكر الفريابي في القدر (13)، وعبد الله بن أحمد في السنة 398/2 (864)، من حديث ميسرة الفجر رضي الله عنه. قال الهيثمي في المجمع 409/8 (13848): رواه أحمد والطبراني ورجاله رجال الصحيح. وقال الحافظ فی الإصابة 361\10: وهذا اسند قوی...
أخرجه ابن سعد (59/7)، وابن أبى شيبة (329/7، رقم 36553)، وابن قانع (347/1)، من حديث عبد الله بن شقيق۔
وانظرلتخريج مزيد :"الدرة السنية في مولد خير البرية " للعلائی بتخريج شيخنا المحدث العلامة محمد عباس رضوی زاد الله عزه وشرفه إلی يوم المعاد۔

"میں نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام رُوح وجسد کے درمیان تھے"۔ اپنے معنی حقیقی پر ہے۔

شب اِسراء تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اِقتداء کی

اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے، اُن پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے۔ اسی کا اللہ تعالیٰ نے اُن سے عہد لیا اور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شبِ اسرا تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتدا کی، اور اس کا پُورا ظہور روزِ نشور ہوگا جب حضور کے زیرِلوا آدم ومن سوا کافہ رُسُل وانبیاء ہوں گے، صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل، جسے امام جلال الدین نے "الخصائص الکبری" [۱] اور امام شہاب الدین قسطلانی نے "مواہب لدنیہ" [۲] اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمتِ عظمیٰ ومواہب کبرٰی سمجھا،

من شاء التّفصیل فلیرجع إلیٰ کلماتھم رحمہ اللہ تعالی علیھم أجمعین۔

"جو تفصیل چاہتا ہے وہ ان کے کلام کی طرف رجوع کرے، ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو"۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں

بالجملہ مسلمان بہ نگاہِ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفاداتِ عظیمہ پر غور کرے، صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اصل الاصول ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں، اُمتیوں کو جو نسبت انبیاء ورسل سے ہے وہ نسبت انبیاء ورسل کو اس سید الکل سے ہے، اُمتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ، اور رسولوں سے عہد وپیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں کہ مقصودِ اصلی ایک وہی ہیں

---

[۱] انظر: الخصائص الکبری 1\10.8۔

[۲] انظر: المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة 2\529.531۔

باقی تم سب تابع و طفیلی!

مقصود ذاتِ اوست دگر جُملگی طفیل

آیت ﴿لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّهٗ﴾ کے بعض لطائف

أقول و باللہ التوفیق: پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

اوّلاً: انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء معصومین ہیں۔ زِنہار حکمِ الٰہی کا خلاف اُن سے محتمل نہیں۔ کافی تھا کہ رب تبارک وتعالیٰ بطریقِ اَمر اُنہیں اِرشاد فرماتا، اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اُس پر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا، مگر اس قدر پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ اُن سے عہد و پیمان لیا، یہ عہد عہدِ ﴿اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ﴾[1] کے بعد دوسرا پیمان تھا، جیسے کلمہ طیبہ میں لا إله إلا الله کے ساتھ محمد رسول الله، تا کہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیتِ الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اس کے برابر رسالتِ محمدیہ پر ایمان، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وعظم۔

ثانیاً: اس عہد کو لامِ قسم سے مؤکد فرمایا: ﴿لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّهٗ﴾[2] "تم ضرور اس کی مدد کرنا اور ضرور اس پر ایمان لانا"۔ جس طرح نوابوں سے بیعتِ سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔

امام سُبکی فرماتے ہیں: شاید! سوگندِ بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔

ثالثاً: نون تاکید۔

رابعاً: وہ بھی ثقیلہ لا کر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

خامساً: یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجیے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی

---

[1] [الۡاَعۡرَافِ:172]

[2] [آل عمران:81]

تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں:﴿ءَاَقۡرَرۡتُمۡ﴾[1] کیا اس امر پر اقرار لاتے ہو؟ یعنی کمال تعجیل و تسجیل مقصود ہے۔

سادساً: اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا:﴿وَ اَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ﴾[2] خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

سابعاً: علیہ یا علیٰ ھذا کی جگہ﴿عَلٰی ذٰلِکُمۡ﴾[3] فرمایا کہ بُعد اشارتِ عظمت ہو۔

ثامناً: اور ترقی ہوئی کہ﴿فَاشۡهَدُوۡا﴾[4] "ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ"۔ حالانکہ (معاذ اللہ) اقرار کر کے مکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔

تاسعاً: کمال یہ ہے کہ فقط اُن کی گواہیوں پر بھی اکتفا نہ ہوئی بلکہ ارشاد فرمایا﴿وَ اَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ﴾[5] "میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں"۔

عاشراً: سب سے زیادہ نہایت کار یہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد بآں کہ انبیاء کو عصمت عطا فرمائی، یہ سخت شدید تہدید بھی فرما دی گئی کہ:﴿فَمَنۡ تَوَلّٰی بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ﴾[6] "اب جو اس اقرار کے بعد پھرے گا فاسق ٹھہرے گا"۔

اللہ اللہ! یہ وہی اعتنائے تام و اہتمامِ تمام ہے جو باری تعالیٰ کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے:

﴿وَمَنۡ یَّقُلۡ مِنۡهُمۡ اِنِّیۡۤ اِلٰهٌ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَذٰلِکَ نَجۡزِیۡهِ جَهَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجۡزِی

---

[1] [آل عمران:81]

[2] [آل عمران:81]

[3] [آل عمران:81]

[4] [آل عمران:81]

[5] [آل عمران:81]

[6] [آل عمران:82]

الظّٰلِمِیْنَ۝[1]

" جواُن میں سے کہے گا میں اللہ کے سوا معبود ہوں اُسے ہم جہنم کی سزا دیں گے، ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو"۔

گویا اشارہ فرماتے ہیں کہ جس طرح ہمیں ایمان کے جزء اول "لا إلٰه إلاّ الله" کا اہتمام ہے یونہی جزء دوم "محمد رسول اللہ" سے اعتنائے تام ہے، میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سر نہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول ومقتداء کہ انبیا ومرسلین بھی اس کی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔

والحمدلله ربّ العٰلمین ، وصلی الله تعالی علیٰ سیّد المرسلین محمد وآله وصحبه أجمعین. أشهد أن لا إلٰه إلاّ الله وحده لاشریك له، وأنّ سیّدنا محمداً، عبده ورسوله، سیّد المرسلین، وخاتم النّبیین، وأکرم الأوّلین والاٰخرین ،صلوات الله وسلامه علیه، وعلیٰ اٰله وأصحابه أجمعین۔

اس سے بڑھ کر حضور کی سیادتِ عامّہ وفضیلتِ تامّہ پر کون سی دلیل درکار ہے وللہ الحجة البالغة-

دوسری آیت:

قال عز مجده:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝﴾[2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے"۔

عالَم، ماسوی اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل، تو لاجَرم حضور پرنور سید المرسلین ﷺ ان سب پر رحمت ونعمتِ ربُّ الارباب ہوئے ، اور وہ سب حضور کی

---

[1] [الأَنْبِيَاءِ:29]

[2] [الأَنْبِيَاءِ:107]

سرکارِعالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اسی لیے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ اَزَل سے اَبد تک ارض وسما میں، اولیٰ وآخرت میں، دین ودُنیا میں، رُوح وجسم میں، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ کما بیّناہ بتوفیق اللہ تعالی في رسالتنا "سلطنة المصطفیٰ في ملکوت کلّ الوریٰ"۔

امام فخر الدین رازی نے اس آیہ کریمہ کے تحت لکھا:

"لَمَّا كَانَ رَحْمَةً لِكُلِّ الْعَالَمِينَ لَزِمَ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلَ مِنْ كُلِّ الْعَالَمِينَ "[1]۔

قلت: وادّعاء التخصیص خروج عن الظاهر بلادلیل، وهو لایجوز عند عاقل، فضلاً عن فاضل، والله الهادی۔

میں کہتا ہوں، تخصیص کا دعوٰی کرنا ظاہر سے بلا دلیل خروج ہے اور وہ کسی عاقل کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ کسی فاضل کے نزدیک۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا ہے۔

تیسری آیت:

قال جلّ ذکرہ:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ﴾[2]۔

علما فرماتے ہیں: یہ آیہ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کر کے بھیجے جاتے۔ اگلے انبیاء صرف اپنی قوم کے رسول ہوئے اور ہمارے رسول ہر فردِ مخلوق کے لیے۔

أقول: وقال الله تعالی:﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوْحًا إِلٰى قَوْمِهٖ﴾[3]

---

[1] تفسیر الرازي، مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر 6\521، سورة البقرة تحت: آیة 253

[2] [إبراهیم: 4]

[3] [الأعراف: 59]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
"تحقیق ہم نے نُوح کو بھیجا اُس کی قوم کی طرف"۔
وقال تعالی:﴿وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا﴾[1]۔
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:
"عاد کی طرف اُن کی برادری سے ہود کو بھیجا"۔
وقال تعالی:﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا﴾[2]
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:
"ثمود کی طرف انکی برادری سے صالح کو بھیجا"۔
وقال تعالی:﴿وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ﴾[3]۔
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:
"اور لُوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا"۔
وقال تعالی:﴿وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا﴾[4]۔
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:
"مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا"۔
وقال تعالی:﴿ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ﴾[5]
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

---

[1] [الأعراف:65]

[2] [الأعراف:73]

[3] [الأعراف:80]

[4] [الأعراف:85]

[5] [الأعراف:103]

" پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا"۔

وقال تعالی:﴿تِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ﴾ [۱]

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:" اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی"۔

وقال تعالی: فی یونس علیہ السلام ﴿وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ﴾ [۲]۔

اور یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

" اور ہم نے اسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ"۔

وقال تعالی فی عیسیٰ علیہ السلام ﴿وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ﴾ [۳]۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

" اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف"۔

اسی لیے صحیح حدیث میں فرمایا:

" كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً" رواه الشّيخان عن جابر [۴]۔

---

[۱] [الأنعام:83]

[۲] [الصافات:147]

[۳] [آل عمران:49]

[۴] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التيمم 1\74(335)، وبَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا 1\95(438)، ومسلم في الصحيح، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ(521)، والنسائي في السنن، بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ (432)، وابن أبى شيبة في المصنف 6\303(31642)، وأحمد في مسنده(14264)، وعبد بن حميد في مسنده(1154)، والدارمي في السنن 2\873(1429)، والسراج في حديثه 2\76(300)، وفي مسنده(503)، وأبو عوانة في المستخرج 1\330 = =

"[ہر] نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا"۔ [1]

---

[1] = (1173)، وابن حبان في الصحيح 14\308(6398)، وأبو نعيم في الحلية 8\316، وفي حديث أبی نعيم عن أبی علي الصواف (10)، وابن حزم في المحلى 1\84، و6\196، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\862(1439)، والبيهقي في السنن الكبرى 1\326(1017)، و2\466(3793)، و2\607(4264)، و6\476 (12709)، و8\9(17715)، وفي الشعب (1403)، وفي الدلائل 5\472.473، وابن عبد البر في التمهيد 5\221، والبغوي في شرح السنة، 13\196(3616)، وفي تفسيره 1\343، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (7) والسمعاني في المنتخب من معجم الشيوخ 683، وعبد الغفار الجنابذي في العوالي الصحاح والغرائب الحسان (7)، وابن عساكر في المعجم 2\739، والسبكي في طبقات الشافعية الكبرى 5\141، كلهم من طريق هشيم بن بشير السلمي عن سيار بن وردان العنزي عن يزيد بن صهيب الفقير عن جابر بن عبد الله الأنصاری قال: قال رسول الله ﷺ إلخ۔

وفي الباب: عن ابن عباس رضي الله عنهما فرواه البزار في مسنده 11\72(4776)، و11\166 (4901.4902)، والطبراني في الكبير 11\61(11047)، و11\73 (11085)، والبيهقي في السنن الكبرى 2\608.609(4266)، وفي الدلائل 5\474، من طريقين۔

وعن المغيرة بن شعبة رضي الله عنه، فرواه أبي نعيم في الدلائل (45)

وعن أبی هريرة رضي الله عنه فرواه الطبراني في الأوسط 7\269(7471) بسند ضعيف۔

وعن أبی سعيد الخدری رضي الله عنه، فرواه الطبراني في الأوسط 7\257(7439)۔

وقال الهيثمي في المجمع 6\65(9934): رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَطِيَّةُ وَهُوَ ضَعِيفٌ. وقال 8\269(14006): رواه الطبراني فی الأوسط وإسناده حسن.

دوسری روایت میں آیا:

"كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَرْيَتِهِ وَلَا يَعْدُوهَا"۔

رواه أبو يعلى عن عوف بن مالك [1]۔

"نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا"۔

اور حضور سید المرسلین ﷺ کے لیے فرماتا ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [2]۔

"نہ بھیجا ہم نے تمھیں مگر سب لوگوں کے لیے خُوش خبری دیتا اور ڈر سناتا، پر بہت لوگ بے خبر ہیں"۔

وقال تعالى: ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ [3]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"تُو فرما اے لوگو! میں خدا کا رسول ہوں تم سب کی طرف"۔

وقال تعالى: ﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا﴾ [4]۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانے والا ہو سارے

---

[1] أخرجه أبو يعلى في مسنده كما في الإتحاف الخيرة المهرة 7\66(6392)، ومن طريقه ابن حبان في الصحيح 14\309(6499)، والحديث صحيح لغيره۔

وفي الباب: عن ابن عمر رضى الله عنهما، فرواه الطبراني في الكبير 12\413(13522)

[2] [سبأ:28]

[3] [الأعراف:158]

[4] [الفُرْقَانِ:1]

جہان کو"۔
اسی لیے خود حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:
"أُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً"۔ أخرجه مسلم عن أبي هريرة [1]۔

---

[1] أخرجه مسلم في الصحيح، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ (523)، والترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الغَنِيمَةِ (1553)، وإسماعيل بن جعفر في حديثه 320(249)، والآجري في الشريعة3\1473(995)، و(1047)، والسراج في حديثه2\77(303)، وفي مسنده (506)، وأبو يعلى في مسنده 11\377(6482)، وابن حبان في الصحيح 6\87(2313)، و14\311(6401)، و(6403)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 3\55(1025)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\864(1440)، وابن حزم في المحلى 6\196، والبيهقي في السنن الكبرى 2\607(4265)، و9\9 (17718)، وفي الدلائل 5\472، والبغوي في تفسيره 1\343، وفي شرح السنة 13\198(3617)، والديلمي في الفردوس (4334) من طريق إسماعيل بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعًا.

وأخرجه أحمد في مسنده (9337)، من طريق عبد الرحمن بن إبراهيم عن العلاء، به۔

وأخرجه أبو عوانة في المستخرج 1\329، واللاكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة (1441، من طريق عبد العزيز فقط)، وابن المنذر في الأوسط 2\12(506، من طريق محمد بن جعفر فقط) من طريق محمد بن جعفر وعبد العزيز بن أبى حازم عن العلاء، به۔

وأخرجه أبو نعيم في المسند المستخرج 2\126(1153)، من طريق إسماعيل بن جعفر، به، بلفظ: "وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً"۔

وأخرجه أبو نعيم في الدلائل (256)، و(289)، والرافعي في التدوين في أخبار قزوين 1\178، من طريق سليمان بن بلال عن العلاء، به۔=

"میں تمام مخلوقِ الٰہی کی طرف بھیجا گیا"۔ [1]

حضور کی افضلیتِ مُطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس کے اِرشادات سے ہے۔

دارمی، ابویعلیٰ، طبرانی، بیہقی روایت کرتے ہیں، اس جناب نے فرمایا:

"إِنَّ اللّٰہَ تعالی فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى الأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء وملائکہ سے افضل کیا"۔

حاضرین نے وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا:

---

[1] = وأخرجه البزار في مسنده 15\236(8674)، والسراج في حديثه 2\74(292)، وفي مسنده (492)، وأبو نعيم في الدلائل (30)، من طريق عمر بن أبي سلمة عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه، بلفظ: "وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً"۔

وفي الباب : عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه ، فرواه أحمد في مسنده (22137)، و(22209)، وأبو إسحاق البغدادي في الجزء الأول من أمالي أبي إسحاق (73)، والروياني في مسنده 2\308(1260)، والآجري في الشريعة 3\1557 (1048)، والطبراني في الكبير 8\257(8001.80023)، والبيهقي في السنن الكبرى 1\340 (1059)، و2\608(4267)، وفي الصغير 1\94(239)۔

وقال الهيثمي في المجمع 8\259: وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ.

وعن ابن عباس رضي الله عنهما، فرواه أحمد في مسنده (2742)، وقال ابن كثير في تفسيره 3\490: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ، وَلَمْ يُخْرِجُوهُ.

وعن السائب بن يزيد رضي الله عنه، فرواه الطبراني في الكبير 7\154(6674)،

وعن ابن عمر رضي الله عنهما، فرواه الطبراني في الكبير 12\413(13522)

وعن أبي هريرة رضي الله عنه، فرواه الطحاوي في شرح مشكل الآثار 11\348(4488)

وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه، فرواه قوام السنة في الترغيب (87)

"إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قال: {وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ} [إبراهيم: 4] الْآيَةُ. وَقَالَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا} [سبأ: 28] فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ [1].

" یعنی اللہ تعالیٰ نے اور رسولوں کے لیے فرمایا ہے ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے"۔ اور محمد ﷺ سے فرمایا:" ہم نے تمھیں نہیں بھیجا مگر رسول سب لوگوں کے لیے"۔ تو حضور کو تمام اِنس وجن کا رسول بنایا۔

علماء فرماتے ہیں:

رسالتِ والا ﷺ تمام جن و اِنس کو شامل ہونا اجماعی ہے، اور محققین کے نزدیک ملائکہ کو بھی شامل، **كما حقّقناه بتوفيق الله تعالى في رسالة "إجلال جبريل"** بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر و شجر، وارض وسما، وجبال وبحار تمام ماسوا اللہ اس کے احاطہ عامّہ ودائرہ تامّہ میں

---

[1] أخرجه الدارمي في السنن، بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ 1\193 (47)، وأبو يعلى في مسنده 5\96 (2705، مختصرا)، والطبراني في الكبير 11\239 (11610)، والحاكم في المستدرك 2\381 (3335)، والبيهقي في الشعب (149)، وفي الدلائل 5\486،

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، فَإِنَّ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ قَدِ احْتَجَّ بِهِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ الشَّيْخَانِ، ووافقه الذهبي۔

قال الهيثمي في المجمع 8\255: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ وَهُوَ ثِقَةٌ. [وَرَوَاهُ أَبُو يَعْلَى بِاخْتِصَارٍ كَثِيرٍ].

وقال ابن كثير فی تفسيره 6\518: وَهَذَا الَّذِي قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ رَفَعَهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي۔۔۔ إلخ.

داخل، اور خود قرآنِ عظیم لفظ "عالمین"، اور روایت "صحیح مسلم" میں لفظ "خلق" وہ بھی مؤکد بکلمہ کافّۃ۔

اس مطلب پر احسن الدلائل

طبرانی "معجم کبیر" میں یعلٰی بن مرہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"مَا مِنْ شَیْءٍ إِلَّا یَعْلَمُ أَنِّی رَسُولُ اللهِ إِلَّا کَفَرَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ" [1]۔

"کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو، مگر بے ایمان جن و آدمی"۔

---

[1] أخرجه الطبراني في الأحاديث الطوال 306 (54)، واللفظ له۔

وأخرجه البيهقي في الدلائل 6\22.23، بلفظ: "مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا كَفَرَةُ أَوْ فَسَقَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ"۔ من طريق شريك النخعي عن عمر بن عبد الله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده، مرفوعًا۔ إسناده ضعيف.

وذكره الحافظ ابن كثير في البداية والنهاية 9\15: وقال: فَهَذِهِ طُرقٌ جَيِّدَةٌ متعددة۔

وفي الباب: عن ابن عباس رضي الله عنهما، فرواه الطبراني في الكبير 12\155 (12744) والبيهقي في الدلائل 6\30، وقوام السنة في الدلائل (139)، بلفظ: "مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ لَا يَعْلَمُ أَنِّي نَبِيٌّ إِلَّا كَفَرَةُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ"۔

وعن جابر بن عبد الله رضى الله عنه، فرواه أحمد في مسنده (14333)، بلفظ: "إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ، إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ"۔ وابن أبي شيبة في المصنف 6\315 (31719)، وعبد بن حميد في مسنده (1122)، والدارمي في السنن، 1\169 (19)، والبزار في مسنده كما في كشف الأستار 3\150 (2452)، وأبو نعيم في الدلائل (279)۔

وقال الهيثمي فى المجمع 9\7: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وَفِي بَعْضِهِمْ ضَعْفٌ.

وقال البوصيري في الإتحاف 7\40: هَذَا إِسْنَادٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

اب نظر کیجیے کہ یہ آیت کتنی وجہ [1] سے افضلیتِ مطلقہ حضور سید المرسلین ﷺ حجت ہے :

اولاً : اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیاء سابقین علیہم الصّلاۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے۔ اور حضور پُرنُور سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ وعلیہم اجمعین سُلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین وآسمان۔

ثانیاً : اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں۔ اور ان کا تحمُّل بغایت دشوار

﴿اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا﴾ [2] .

"بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے"۔

اسی لیے موسیٰ وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی

﴿لَا تَنِیَا فِیۡ ذِکۡرِیۡ﴾ [3] ۔ "دیکھو میرے ذکر سے سُست نہ ہو جانا"۔

پھر جس کی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اُس کی مشقت تو اس قدر، تو جس کی رسالت نے انس وجن وشرق وغرب کو گھیر لیا اُس کی مؤنت کس قدر۔ پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت اتنی ہی قدر أفضل العبادات أحمزها.

ثالثاً : جیسا کام جلیل ہو ویسا ہی جلالت والا اُس کے لیے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے، اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء سردارِ اعظم کو۔ لاجرم رسالتِ خاصہ وبعثتِ عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرقِ مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم أجمعین۔

رابعاً : یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوِ شان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالیشان کام پر

---

[1] ان میں بعض وجوہ افادہ علماء ہیں، اور اکثر بحمد اللہ تعالیٰ استخراجِ فقیر۔ منہ

[2] [مزمل:5]

[3] [طه:42]

مقرر کریں کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا مُوجب، یُوں ہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً: جتنا کام زیادہ اُتنا ہی اُس کے لیے سامان زیادہ۔ نواب کو اپنے انتظامِ ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔ اور بادشاہِ عظیم خصوصًا سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق وفتق ونظم میں اسی کے موافق۔ اور یہاں سامان وہ تائیدِ الٰہی وتربیتِ ربانی ہے جو حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء پر مبذول ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ جوعلوم ومعارف قلبِ اقدس پر القا ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واوفٰی ہوں۔

أفاده الإمام الحكيم التّرمذي، ونقله عنه في الكبير الرّازي۔

حضور کی اخلاقی برتری پر ایک نظر

انبیاء کو ادائے امانت و اِبلاغِ رسالت میں مندرجہ ذیل باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

أقول: پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت وابلاغِ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

(1) حِلم: کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

﴿دَعۡ أَذَاهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللهِ﴾[1] ۔"ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو"۔

(2) صبر: کہ ان کی اذیتوں سے گھبرا نہ جائیں۔

﴿فَاصۡبِرۡ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الۡعَزۡمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾[2] ۔

" تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا"۔

(3) تواضع: کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

---

[1] [الأحزاب:48]

[2] [الأَحۡقَافِ:35]

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾[۱]۔
"اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے"۔

(4) رفق ولینت: کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ﴾[۲]۔
"تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی کہ اے محبوب! تم ان کے لیے نرم دل ہوئے"۔

(5) رحمت: کہ واسطہ افاضہ خیرات ہوں۔

﴿وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ﴾[۳] اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں۔

(6) شجاعت: کہ کثرتِ اعدا کو خیال میں نہ لائیں۔

﴿اِنِّیْ لَا يَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ﴾[۴] "بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا"

(7) جُود وسخاوت: کہ باعثِ تالیفِ قلوب ہوں۔

فإنّ الإنسان عبيد الإحسان، وجبلت القلوب على حُبّ من أحسن إليها
کیونکہ انسان احسان کا غلام ہے اور دلوں میں خلقی طور پر احسان کرنے والوں کی محبت ڈال دی گئی ہے۔

﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ﴾[۵]۔
"اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ"۔

(8) عفو ومغفرت: کہ نادان جاہل فیض پا سکیں

---

[۱] [الشُّعَرَاءِ:215]

[۲] [آل عمران:159]

[۳] [التوبة:61]

[۴] [النمل:10]

[۵] [الْإِسْرَاءِ:29]

﴿فَاعۡفُ عَنۡهُمۡ وَ اصۡفَحۡ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾[1]
"توانہیں معاف کردو، اوران سے درگزر کرو، بے شک احسان کرنے والے اللہ کومحبوب ہیں"۔

(9) استغنا وقناعت: کہ جُہال اس دعوی عظمی کو طلبِ دُنیا پر محمول نہ کریں

﴿لَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡكَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ﴾[2]۔
"اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے کچھ جوڑوں کو برتنے دی"۔

(10) جمالِ عدل: کہ تثقیف وتادیب وتربیتِ اُمت میں جس کی رعایت کریں

﴿وَاِنۡ حَکَمۡتَ فَاحۡکُمۡ بَیۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ﴾[3]
"اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو"۔

(11) کمالِ عقل: کہ اصلِ فضائل ومنبعِ فواضل ہے، ولہذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی

﴿وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ اِلَّا رِجَالًا﴾[4]
"اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے"۔
نہ کبھی اہل بادیہ وسُکّان دِہ کو نبوت ملی کہ جفا وغلظت ان کی طینت ہوتی ہے

﴿اِلَّا رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰی﴾[5] أي: أهل الأمصار[6]۔

---

[1] [المائدة:13]

[2] [طه:131]

[3] [المائدة:42]

[4] [يُوسُفَ:109]

[5] [يُوسُفَ:109]

[6] انظر:البرهان في علوم القرآن 336،وتفسير الطبري 13\380 ،ومعالم التنزيل 2\518،وتفسير الماتريدي6\297،وتفسير السمعاني3\72،وغيرهم۔

" جنہیں ہم وحی کرتے وہ سب شہر کے ساکن تھے"۔ حدیث میں ہے:
"مَنْ بَدَا جَفَا " [1]

---

[1] أخرجه النسائي في السنن، اتباع الصيد (4309)، وفي الكبرى 4\475(4802)، والترمذي في السنن (2256)، وأبو داود في السنن، باب في اتباع الصيد (2859)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\465(32957)، وأحمد في مسنده (3362)، والطبراني في الكبير 11\56(11030)، وأبو نعيم في الحلية 4\72، وابن عبد البر في جامع بيان العلم وفضله (1089.1091)، والبيهقي في السنن الكبرى 10\173(20254.20254)، عن وهب بن منبه عن ابن عباس، رفعه۔ وبعضهم بلفظ: "مَنْ سَكَنَ البَادِيَةَ جَفَا"۔ وبعضهم "وَمَنْ لَزِمَ الْبَادِيَةَ جَفَا"۔ وحسنه الترمذي۔ وأخرجه الطبراني في الأوسط 1\175(556)، والبيهقي في الشعب (8955)، من طريقان آخران۔

وأخرجه أحمد في مسنده (8836)، والبزار في مسنده 17\144(9743)، والقضاعي في مسند الشهاب 1\222(339)، والبيهقي في الشعب (8956)، وفي السنن الكبرى 10\173(20255)، من طريق عدي بن ثابت عن أبي حازم عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعًا۔ وأخرجه أحمد في مسنده (9683)، وإسحاق بن راهويه في مسنده 1\394 (429.430) من طريق آخر۔ قال الهيثمي في المجمع 5\246: قُلْتُ: لَمْ أَجِدْهُ فِي نُسْخَتِي مِنْ أَبِي دَاوُدَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، وَأَحَدُ إِسْنَادَيْ أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ خَلَا الْحَسَنَ بْنَ الْحَكَمِ النَّخَعِيَّ وَهُوَ ثِقَةٌ.

أخرجه أحمد في مسنده (18619)، وأبو يعلى في مسنده 3\215(1654)، والروياني في مسنده 1\258(383)، من طريق عدي بن ثابت عن البراء رضي الله عنه، مرفوعًا۔

وقال الهيثمي في المجمع 5\245: رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وقال 8\104: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، غَيْرَ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ.

"جس نے دیہات میں رہائش اختیار کی اُس نے ظلم کیا"۔

اسی طرح نظافتِ نسب وحُسنِ سیرت وصُورت سبھی صفاتِ جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطینِ حقیقت کو عطا ہوتے ہیں، پھر جس کی سلطنت عظیم اُس کے خزائن بھی عظیم۔

حضور اکرم ﷺ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث کیے گئے

حدیث میں ہے:

"إِنَّ اللہ تَعَالَی يُنَزِّلُ المعَونَةَ عَلَى قَدْرِ المَئُونَةِ، وَيُنَزِّلُ الصَّبْرَ على قَدْرِ البَلاء" [1]۔

---

[1] أخرجه البزار في مسنده كما في كشف الأستار 2\195(1506)، وفي الإتحاف للبوصيرى 3\272.273(2725) بلفظ: "إِنَّ الْمَعُونَةَ تَأْتِي مِنَ اللهِ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ، وَإِنَّ الصَّبْرَ يَأْتِي مِنَ اللهِ عَلَى قَدْرِ الْبَلاءِ"۔

وأخرجه أبو محمد الفاكهي في الفوائد (111)، وابن بشران في الأمالي 292(670)، والشجري في الأمالي الخميسية[ترتيب] 2\260 (2360)، وابن عدي في الكامل 2\208، و5\184، و7\477، و8\141، وابن شاهين في الترغيب (273)، والبيهقي في الشعب (9481)، والعقيلي في الضعفاء الكبير 2\227، وابن عساكر في تاريخ دمشق 15\400، من طرق عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعًا۔ وابن عدي في الكامل 6\96، من طريق آخر۔

قال الهيثمي في المجمع 4\324: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ طَارِقُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ: لَا يُتَابَعُ عَلَى حَدِيثِهِ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وأخرجه ابن فيل في جزئه (45)، ومن طريقه القضاعي في مسند الشهاب 2\111(992) من طريق عبد الله بن ذكوان عن عبد الرحمن الأعرج عن أبي هريرة، مرفوعًا۔==

"بے شک اللہ تعالیٰ ذمہ داری کے مطابق معاونت نازل فرماتا ہے اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے"۔[1]

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاقِ فاضلہ و اوصافِ کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم و اکمل و اعلیٰ و اجل ہوں۔

اسی لیے خود ارشاد فرماتے ہیں:

" إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ " [2]۔ أخرجه البخاری فی الأدب، وابن

---

[1] وأخرجه الحارث في مسنده كما في بغية الباحث 1\489(423)، بلفظ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنَزِّلُ الرِّزْقَ عَلَى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ وَيُنَزِّلُ الصَّبْرَ عَلَى قَدْرِ الْبَلَاءِ".

وفي الباب عن أنس بن مالك رضي الله عنه، فرواه أبي جعفر ابن البختري في المجلس الثالث من أماليه [مجموع فيه مصنفات] 137.138(58)، والرافعي في التدوين في أخبار قزوين 2\436۔

[2] أخرجه البخاري في الأدب المفرد (273)، وابن سعد في الطبقات الكبرى 1\192، و أحمد في مسنده (8952)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 11\262(4432)، وأبو محمد الفاكهي في الفوائد (277)، وأبو جعفر البرجلاني في الكرم والجود (1)، وابن أبي الدنيا في مكارم الأخلاق (13)، والبزار في مسنده 15\364(8949)، والخرائطي في مكارم الأخلاق (1.2)، وابن بشران في الأمالي (754)، والقضاعي في مسند الشهاب 2\192(1165) ،وتمام في الفوائد (272)، والحاكم في المستدرك 2\670 (4221)، والخطيب في الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع 1\92، والبيهقي في الشعب (7608)، و(7609)، وفي السنن الكبرى 10\232(20782)، من طريق ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعًا۔ والأكثر بلفظ: "إِنَمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ"۔

سعد، والحاکم، والبیھقی عن أبی ھریرۃ، بسند صحیح۔
"میں اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا"۔
وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں:
"میں نے اکہتر کتبِ آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روزِ آفرینشِ دُنیا سے قیامِ قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جتنی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر محمد ﷺ عقل کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستانِ دُنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ"۔ [1]

حضور اکرم ﷺ رسالت اوّلین وآخرین سب کو حاوی

سادساً: ہم اوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ اولین وآخرین سب کو حاوی۔
ترمذی "جامع" میں بافادۂ تحسین واللفظ لہ، اور حاکم، وبیہقی، وابونعیم ابوہریرہ سے۔ [2]

---

[1] أخرجه الدينوري في المجالسة وجواهر العلم 4\431(1624)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\386، من طريق عبد المنعم عن أبيه عن وهب بن منبه۔

وأخرجه الآجري في الشريعة 3\1516.1517، وأبو نعيم في الحلية 4\26، من طريق عباد بن كثير عن أبي إدريس عن وهب بن منبه.

[2] أخرجه الترمذي 5/585(3609)، والحاكم 2/609، والبيهقي في الدلائل 2\130، وأبي نعيم في الدلائل 1/48، وفي تاريخ أصبهان 2\276، والآجري في الشريعة (946)، والفريابي في القدر (14)، وتمام في الفوائد (581)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 8\830(1403)۔

وقال الترمذي في العلل 368: سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ. قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ, رَوَاهُ رَجُلٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ الْوَلِيدِ۔

قلت: رواه أبي عامر بن أبي الهيذام عند ابن دحيم في الفوائد (16)، وعمر بن حفص ==

اوراحمد" مسند" اوربخاری" تاریخ" میں، اورابن سعد وحاکم وبیہقی وابونعیم میسرۃ الفجر سے [1]
اور بزار وطبرانی وابونعیم عبداللہ بن عباس [2]۔
اورابونعیم بطریق صنابحی امیرالمومنین عمرالفاروق الاعظم۔ [3]
اورابن سعد ابن ابی الجدعاء، [4]

== بن شليلة عند الفريابي في القدر (14)، وداود بن رشيد الهاشمي عند أبي نعيم في تاريخ أصبهان ،وأحمد بن محمد بن عثمان الثقفي عند اللاكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة، والعباس بن عثمان الثقفي عند البيهقي في الدلائل من أصحاب الوليد بن مسلم

[1] قد تقدم تخريجه

[2] أخرجه البزار في مسنده 218/2(5358)، والطبراني في الأوسط 4\272(4175)، وفي الكبير 92/12 (12571)، وابن عدي في الكامل 285/8 (1972) والعقيلي في الضعفاء الكبير 300/4(1899)۔

قال الهيثمي في المجمع 410/8 (13850): رواه الطبراني في الأوسط والبزار وفيه جابر بن يزيد الجعفي، وهو ضعيف.

وأخرجه الطبراني في الكبير 12\119 (12646)، من طريق آخر۔

[3] انظر: الخصائص الكبرى للسيوطي 1\8۔

[4] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\148، و 7\59، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 230/15(5976)، والدارمي في الرد على الجهمية (260)، وابن قانع في معجم الصحابة 2\127، وأبو نعيم في معرفة الصحابة (4064)، وأبو محمد يحيى بن علي بن الطراح في جزء الحديث 15 (71)، وأَبِو طَاهِرٍ الْمُخَلِّصِ في سَبْعَةُ مَجَالِسَ مِنْ أَمَالِي الْحَدِيثِ 6(4)، ويوسف بن شاهين في الجزء فيه من أحاديث أبي عمرو إسماعيل بن نجيد بن السلمي ص 196 (36)، والبغوي في معجم الصحابة 134/4 (1652)

ومطرف بن عبداللہ بن الشخیر [۱] وعامر [۲] سے باسانید متباینۃ والفاظ متقاربۃ راوی، حضور پُرنُور سید المرسلین ﷺ سے عرض کی گئی:

"مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّۃُ؟"
حضور کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا:

"وَآدَمُ بَیْنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ"۔
جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔
جبل الحفظ امام عسقلانی نے کتاب "الإصابة" میں حدیثِ میسرہ کی نسبت فرمایا:

"سندہ قوی" [۳]

آدم سر وتن بہ آب وگل داشت		
		کو حکم بملک جان ودل داشت

اسی لیے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد ﷺ کے رسول ہیں۔
شیخِ محقق "مدارج النبوۃ" میں فرماتے ہیں:

"چوں بود خلق آں حضرت ﷺ اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالیٰ او را بسوئے کافہ ناس ومقصود نگردانید رسالت او را بر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را بلکہ بر جن وانس نیز مقصود نگردانید تا آنکہ عام شد تمامہ عالمین را، پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد ﷺ رسول اُوست" [۴]

---

[۱] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\148۔

[۲] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\148۔

[۳] انظر: الإصابة في تمييز الصحابة 10\361۔ وقال: وهذا سند قوي۔

[۴] مدارج النبوۃ، باب دوم در اخلاق عظیمہ 1\34۔

"چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش تمام مخلوق سے اعظم ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا۔ آپ کی رسالت کو انسانوں میں منحصر نہیں فرمایا بلکہ جن وانس کے لیے عام کر دیا، بلکہ جن وانس میں بھی انحصار نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لئے عام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جس کا پروردگار ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں"۔

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم وجلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصّلاۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوئی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرّہ مخلوق وہر فرد ماسوا اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء ومرسلین کو ہے، اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی، والحمد للہ ربّ العلمین!۔

چوتھی آیت:

قال عز من قائل:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ﴾[1]۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ رسول ہیں کہ ہم نے اِن میں بعض کو بعض پر فضیلت دی، کچھ ان میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا، اور ان میں بعض کو درجوں بلند فرمایا"۔

آئمہ فرماتے ہیں: یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رفعت وعظمت بخشی۔

کما نصّ علیہ البغوي[2]، والبیضاوي[3]،

---

[1] [آل عمران:253]

[2] معالم التنزیل في تفسیر القرآن للبغوي 1\342.

[3] أنوار التنزیل وأسرار التأویل للبیضاوي 1\152.

والنّسفي[1]،والسيوطي[2]،والقسطلانی [3]، والزرقاني [4]، والشّامي [5]، والحلبي [6] وغيرهم،واقتصار "الجلالين"[7]دليل أنه أصح الأقوال لالتزام ذٰلک في"الجلالين"۔

جیسا کہ اس پرنص فرمائی ہے بغوی ، بیضاوی ،نسفی ،سیوطی ،قسطلانی ،زرقانی ،شامی اورحلبی وغیرہ نے ،اورجلالین میں اس پر اقتصاراس بات کی دلیل ہے کہ یہی اصح ہے کیونکہ جلالین میں اس کاالتزام کیا گیاہے کہ اصح پر ہی اقتصار کیا جا تاہے۔

اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہورِ افضلیت وشہرتِ سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے،یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو،انہیں کی طرف ذہن جائے گا،اور کوئی دوسرا خیال ذہن میں نہ آئے گا۔صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم۔

فقیر کہتاہے،اہل محبت جانتے ہیں کہ ابہامِ تام میں کیالطف ومزہ ہے۔

ع اے گُل بتوخرسندتو بوئے کسے داری

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید		
		کہ زانفاس خوشش بوئے کسے می آید

ع کسی کادوقدم چلنایہاں پامال ہوجانا

---

[1] مدارک التنزیل وحقائق التأویل،للنسفي 1\208۔

[2] الأتقان فی علوم القرآن،النَّوْعُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُونَ:فِي كِنَايَاتِهِ وَتَعْرِيضِهِ

[3] المواهب اللدنية بالمنح المحمدية 2\508۔

[4] شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية 4\192،و 8\276۔

[5] سبل الهدى والرشاد 1\472۔

[6]

[7] الجلالين 55۔

ادیانِ عالَم کے احکام کومنسوخ کردیا گیا

پانچویں آیت:

قال تبارك[1] اسمه : ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾[2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اورسچا دین لے کر کہ اسے غالب کرے سب دینوں پر، اور خدا کافی ہے گواہ"۔

اوراس اُمتِ مرحومہ سے فرماتا ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ[3] أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾[4]۔

---

[1] استدل الإمام ابن سبع بهذه الآية على أن شرعنا ناسخ الشرائع، كما ذكره في " الخصائص الكبرى "فأفاد أن الدين في الآية على عمومه الحقيقي شامل الأديان الحقة السابقة غير مختص، بأديان الكفار الموجودة في زمن الإسلام فتم الكلام۔ منه

امام ابن سبع نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا کہ ہماری شریعت تمام شریعتوں کیلئے ناسخ ہے جیسا کہ امام سیوطی نے خصائص کبریٰ [2\318] میں اس کو ذکر فرمایا اور یہ افادہ کیا کہ اس آیت میں دین اپنے حقیقی عموم پر ہے جو سابقہ تمام ادیان حقہ کو شامل ہے اور زمانہ اسلام میں پائے جانے والے ادیان کفار کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ کلام پورا ہوا، منه

[2] [الفتح:28]

[3] استدل بهذه الآية الرازي والتفتازاني والقسطلاني وابن حجر المكي وغيرهم، والعبد الضعيف ضم إليها الآية الأولى، فسلمت من الجدال كما يعرفه المتأمل۔ منه

اس آیت کریمہ سے امام الرازی ،تفتازانی ،قسطلانی اور ابن حجر مکی وغیرہ نے استدلال کیا اور عبد ضعیف نے اس کے ساتھ پہلی آیت کوملایا تو یہ جدال سے سلامت ہوئی جیسا کہ غور کرنے والا جانتا ہے ۱۲ منہ

[4] [آلِ عمران:110]

"تم سب سے بہتر اُمت ہو کہ لوگوں کے لیے ظاہر کی گئ"۔
آیات کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلی و اکمل، اور حضور کی اُمت سب اُمم سے بہتر و افضل، تو لاجرم اس دین کا صاحب اور اس اُمت کا آقا سب دین و اُمت والوں سے افضل و اعلیٰ۔

امام احمد، و ترمذی بافادہ تحسین، و ابن ماجہ، و حاکم معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین ﷺ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللهِ"[1]۔
"تم ستر اُمتوں کو پُورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک اُن سب سے بہتر و بزرگ ترتم ہو"۔[2]

دیگر انبیاء علیہم السّلام اور حضور اکرم ﷺ کو خطاب میں اُسلُوبِ قرآنی

چھٹی آیت:

قال جلت عظمتہ:

﴿يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾[3]

اللہ تعالی نے فرمایا: "اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو"۔

---

[1] أخرجه الترمذي في السنن ، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ (3001)، والحاكم في المستدرك 4\94(6987)، وعبد الرزاق في تفسيره 1\401(446)، والطبري في تفسيره 5\675، من طريق معمر، عن بهز بن حكيم بن معاوية عن أبيه عن جده۔

وأخرجه ابن ماجه في السنن، بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (4288)، = =

[2] = = ، وابن جرير في تفسيره 5\675، وابن ناصر الدين الدمشقي في تنوير الفكرة بحديث بهز بن حكيم (مطبوع ضمن مجموع رسائل لابن ناصر الدين) 259، من طريق إسماعيل ابن علية عن بهز، به۔ وله طرق أخرى۔

[3] [البقرة:35]

وقال تعالی:﴿يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا﴾[1]۔
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے نوح! کشتی سے اُتر ہماری طرف سے سلام"۔

وقال تعالی:﴿يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾[2]۔
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے ابراہیم! بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا"۔

وقال تعالی: ﴿يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللهُ﴾[3]۔
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے موسیٰ بے شک مَیں ہی اللہ ہوں"۔

وقال تعالی:﴿يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ﴾[4]۔
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے عیسی! مَیں تجھے پُوری عُمر تک پہنچاؤں گا"۔

وقال تعالی:﴿يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً﴾[5]
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے داؤد! بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا"۔

وقال تعالی:﴿يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ﴾[6]
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے زکریا! ہم تجھے خوشی سناتے ہیں"۔

وقال تعالی:﴿يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ﴾[7]۔
اور اللہ تعالی نے فرمایا:" اے یحیی! کتاب مضبوط تھام"۔

---

[1] [هود:48]

[2] [الصافات:104.105]

[3] [القصص:30]

[4] [آل عمران:55]

[5] [ص:26]

[6] [مريم:7]

[7] [مريم:13]

غرض قرآنِ عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے، مگر جہاں محمد رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصافِ جلیلہ والقابِ حمیدہ ہی سے یاد کیا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ﴾[1]

"اے نبی! ہم نے تجھے رسول کیا"۔

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ﴾[2]

"اے رسول! پہنچا جو تیری طرف اُترا"۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ﴾[3]۔

"اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے! رات میں قیام فرما"۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔ قُمْ فَأَنْذِرْ﴾[4]۔

"اے جھرمٹ مارنے والے! کھڑا ہو، لوگوں کو ڈر سنا"۔

﴿يس ۔ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۔ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ﴾[5]۔

"اے یٰس یا اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بے شک تُو مُرسلوں سے ہے"

﴿طه ۔ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَى﴾[6]۔

---

[1] [الأحزاب:45]

[2] [المائدة:67]

[3] [المزمل:1.2]

[4] [المدثر:1.2]

[5] [يس:1.3]

[6] [طه:1.2]

"اے طٰہٰ! یا اے پاکیزہ رہنما! ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اُتارا کہ تُو مشقت میں پڑے"۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سُنے گا بالبداہت حضور سید المرسلین و انبیائے سابقین کا فرق جان لے گا،

		یا آدم! ست با پدرِ انبیا خطاب
یا ایہا النبی خطابِ محمد است		

"اے آدم! نبیوں کے باپ کے لیے خطاب ہے۔ اور محمد مصطفی ﷺ کے لیے خطاب ہے، اے نبی"۔

امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں:

"بادشاہ جب اپنے تمام اُمرا کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یُوں ندا فرمایا کرے، اے مقربِ حضرت! اے نائبِ سلطنت! اے صاحبِ عزت! اے سردارِ مملکت! تو کیا کسی طرح محلِ ریب وشک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہِ سُلطانی میں سب سے زیادہ عزت ووجاہت والا اور سرکارِ سلطانی کو تمام عمائد وارا کین سے بڑھ کر پیارا ہے۔[1]

فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالی لہ خصوصًا﴿ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾[2] "اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے! و﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾[3] اے جُھرمٹ مارنے والے! تو وہ پیارے خطاب

---

[1] انظر: المواهب اللدنية، النوع الأول في آيات تتضمن تعظيم قدره ورفعة ذكره وجليل رتبته وعلو درجته على الأنبياء وتشريف منزلته 2\527، وشرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية 8\340۔

[2] [المزمل:1.2]

[3] [المدثر:1.2]

ہیں جن کا مزہ اہلِ محبت جانتے ہیں۔ ان آیتوں کے نزول کے وقت سیدِ عالم ﷺ بالا پوش اوڑھے، جھرمٹ مارے لیٹے تھے، اسی وضع وحالت سے حضور کو یاد فرما کر ندا کی گئی۔ بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے والا اپنے پیارے محبوب کو پکارے: او بانکی ٹوپی والے، او دھانی دوپٹے والے، او دامن اُٹھا کے جانے والے!

فسبحان اللہ، والحمدُللہ، والصّلاۃ الزہراء علی الحبیب ذی الجاہ!۔

ثم أقول: نہایت یہ ہے کہ اشقیائے یہودِ مدینہ، ومشرکینِ مکہ، جو حضور سے جاہلانہ گفتگو کیا کرتے۔ ان مقالات خبیثہ کو بغرض رَدّ وابطال ومُژدہ رسانی عذاب ونکال بار ہا نقل فرمایا گیا، مگر ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ ندا کا، کہ نام لے کر حضور کو پکارتے، محلِ نقل میں ذکر نہ آیا۔ ہاں جہاں اُنہوں نے وصفِ کریم سے ندا کی تھی، اگرچہ اُن کے زُعم میں بطور استہزا تھی، اسے قرآنِ مجید نقل کرلایا کہ:

﴿قَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ﴾[1]

"بولے اے وہ جس پر قرآن اُترا۔ ﷺ

بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصّلاۃ والتسلیم کہ اُن کے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں۔

﴿يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا﴾[2].

"اے نوح، تم ہم سے جھگڑے!"۔

﴿أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ﴾[3]۔

"کیا تم نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا، اے ابراہیم!"

---

[1] [الحجر:7]

[2] [ھود:32]

[3] [الأنبیاء:62]

﴿یَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ﴾[1]

"اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دُعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے"۔

﴿یَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا﴾[2]۔

"اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم وعدہ دے رہے ہو"۔

﴿یَا شُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیرًا مِّمَّا تَقُولُ﴾[3]

"اے شعیب! ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں"۔

بلکہ اس زمانہ کے مطیعین بھی انبیاء علیہم الصّلاۃ والتسلیم سے یُوں ہی خطاب کرتے ہیں، اور قرآن عظیم نے اسی طرح اُن سے نقل فرمائی۔

اسباط نے کہا:

﴿یَا مُوسَى لَن نَّصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ﴾[4]

"اے موسیٰ! ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا"۔

حواریوں نے کہا:

﴿یَا عِیسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیعُ رَبُّكَ﴾[5]۔

"اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا"۔

یہاں اس کا یہ بندوبست فرمایا کہ اس اُمت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل

---

[1] [الأعراف:134]

[2] [الأعراف:77]

[3] [هود:91]

[4] [البقرة:61]

[5] [المائدة:112]

الصلاۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا:

قال اللہ تعالی:﴿لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًا﴾[۱]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو"۔

کہ اے زید، اے عمرو! بلکہ یُوں عرض کرو: یارسول اللہ، یانبی اللہ، یا سیّد المرسلین، یا خاتم النّبیین، یا شفیع المذنبین، صلی اللہ تعالی علیک وسلم، وعلی آلک أجمعین۔

ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے جواس آیت کی تفسیر میں راوی ہیں:

"قَالَ: وَكَانُوا يَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَنَهَاهُمُ اللهُ عَنْ ذٰلِكَ إِعْظَامًا لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ.[۲]۔

یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابالقاسم کہا جاتا، اللہ تعالی نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی، جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہا کرتے۔

بیہقی، امام علقمہ [۳]، وامام اسود[۴]

اور ابونعیم، امام حسن بصری [۵]

---

[۱] [النور:63]

[۲] أخرجه أبو نعيم في الدلائل (4)، وأبو عبد الله المروزي في تعظيم قدر الصلاة 2\668 (728)، وابن أبي حاتم في تفسيره 8\2654.2655(14924)، وابن مردويه كما في الدر المنثور 6\230، من طريق بشر بن عمارة عن أبي روق عن الضحاك عن ابن عباس رضي الله عنهما۔ وبشر بن عمارة ضعيف۔

[۳] أخرجه البيهقي في الدلائل 5\490۔

[۴] أخرجه البيهقي في الدلائل 5\490۔

[۵] تفسير الحسن البصري 2\164۔ وأخرجه عبد بن حميد كما في الدر المنثور 6\231۔

وامام سعید بن جبیر [1] سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی:

"لَا تَقُولُوا: يَا مُحَمَّدُ! وَلَكِنْ قُولُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْ يَا نَبِيَّ الله."

اسی طرح امام قتادہ [2] تلمیذ انس بن مالک رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کی۔

حضور اقدس ﷺ نام لے کر ندا کرنی حرام ہے

ولہذا علما تصریح فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ نام لے کر ندا کرنی حرام ہے، اور واقعی محلِ انصاف ہے، جسے اس کا مالک ومولیٰ تبارک وتعالیٰ نام لے کر نہ پکارے، غُلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے۔

بلکہ امام زین الدین مراغی [3] وغیرہ محققین نے فرمایا! گر یہ لفظ کسی دُعا میں وارد ہو جو خود نبی ﷺ نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے:

"يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي" [4]۔

---

[1] أخرجه أبو عبد المروزي في تعظيم قدر الصلاة 2\665(723)، وابن أبي حاتم في تفسيره 8\2655(14925)، من طريق إسرائيل عن سالم الأفطس عن سعيد بن جبير. ورجاله ثقات۔ "یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے: یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ، یا رسول اللہ کہو"۔

[2] أخرج عبد الرزاق في تفسيره 2\450(2078)، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة 2\664(720)، بلفظ: "أَمَرَهُمُ اللهُ أَنْ يُفَخِّمُوهُ وَيُشَرِّفُوهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔ وأخرجه المروزي في تعظيم قدر الصلاة 2\664(721)، وابن أبي حاتم في تفسيره 8\2655 (14927)، بلفظ: أَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُهَابَ نَبِيُّهُ، وَأَنْ يُعَظَّمَ، وَأَنْ يُبَجَّلَ، وَأَنْ يُسَوَّدَ

[3] انظر: شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل الثاني: في زيارة قبره الشريف ومسجده المنيف 12\200۔

[4] أخرجه ابن ماجه في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ (1385)، بلفظ: "عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ لِي أَنْ =

"اے محمد! تحقیق میں آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا"۔

....

= يُعَافِيَنِي فَقَالَ: "إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ"۔ فَقَالَ: ادْعُهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ:"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ". قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔

وأخرجه الترمذي في السنن، بَابُ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 2\197 (3578)، والنسائي في السنن الكبرى 9\244.245 (10419.10420.10421)، وفي عمل اليوم والليلة 417 (659.658)، وأحمد في مسنده (17240)، و(17241) وعبد بن حميد في مسنده (379)، والبخاري في التاريخ الكبير 6\210، وابن السني في عمل اليوم والليلة (628)، وابن خزيمة في الصحيح 2\225 (1219)، وابن قانع في معجم الصحابة 2\257.258، وأبو نعيم في معرفة الصحابة (4926.4927)، والبغوي في معجم الصحابة 4\347، والطوسي في المستخرج على جامع الترمذي 2\447.448، والحاكم في المستدرك 1\458 (1180)، و1\700 (1909)، و1\707 (1929)، و(1930)، والبيهقي في الدعوات الكبير (235)، وفي الدلائل 6\166.167، وابن عساكر في أربعون حديثا 53.55، وفي تاريخ دمشق 6\24، وعبد الغني المقدسي في أخبار الصلاة (57)، وفي الترغيب في الدعاء 108.109، والمزي في تهذيب الكمال 19\359۔

وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ۔

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔ ووافقه الذهبي في التلخيص۔

=وقال البيهقي: وَرَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ الدَّعَوَاتِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

وصححه الألباني في "صحيح سنن الترمذي" (2832).

وقال الأعظمي: إسناده صحيح۔

وقال الأرنؤوط: إسناده صحيح، رجاله ثقات۔

اس حدیث مبارکہ کو محدثین کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے، جیسا کہ تخریج سے ظاہر ہے، مختلف طُرق والفاظ کے ساتھ، اور یہ روایت انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین عظام رحمۃ اللہ علیہ کے توسل ووسیلہ سے دُعا کرنے کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے، مگر بعض لوگ حیات ظاہری میں توسل ووسیلہ کو جائز قرار دیتے ہیں اور بعد از وصال انبیاء وصالحین کے ساتھ توسل ووسیلہ کو ناجائز کہتے ہیں، جبکہ یہ روایت توسل اور قبولیت میں صحیح وصریح ہے، پس اگر مانعین کے زُعم کے مطابق اس فعل میں بعد از حیات ظاہری شرک وکفر کا خطرہ تھا تو رسول اللہ ﷺ اس کو مقید فرما دیتے مگر نہ تو آپ ﷺ نے اسے اپنی حیاتِ ظاہری کے ساتھ مقید فرمایا اور نہ ہی اس شخص کے ساتھ خاص فرمایا۔

یہی وجہ ہے کہ راویٔ حدیث حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو عام رکھا اور خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں ایک حاجت مند کو اسی کی تعلیم دی جیسا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہی روایت فرماتے ہیں کہ:

"أَنَّ رَجُلًا، كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: " ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْ: اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي وَتُذْكُرُ حَاجَتَكَ " وَرُحْ حَتَّى أَرُوحَ مَعَكَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطِّنْفِسَةِ، فَقَالَ: حَاجَتُكَ؟

....

== فَذَكَرَ حَاجَتَهُ وَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا ذَكَرْتُ حَاجَتَكَ حَتَّى كَانَ السَّاعَةُ، وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَأْذْكُرْهَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ، فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي وَلَا يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتَّى كَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ ضَرِيرٌ فَشَكَى إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتَصَبَّرْ۔ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيْسَ لِي قَائِدٌ وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ۔ قَالَ ابْنُ حُنَيْفٍ: فَوَاللهِ مَا تَفَرَّقْنَا وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضُرٌّ قَطُّ "

ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی کسی حاجت کے لیے جاتا لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اُس کی طرف التفات نہ فرماتے، تو وہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے شکایت کی، تو اُس کو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی لاؤ اور وُضو کرو، پھر مسجد جا اور دو رکعت نماز ادا کر، پھر یہ دعا مانگ "اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَتَقْضِي لِي حَاجَتِي "، اور اپنی حاجت کو بیان کر، تو چل میں بھی تیرے ساتھ چلتا ہوں پس آدمی گیا اور اُس نے ایسا ہی کیا جیسا کہ اُس کو کہا گیا تھا، پھر وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوا۔ پس دربان آیا، اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی جگہ تخت پر بٹھایا اور فرمایا: تیری کیا حاجت ہے؟ اُس نے اپنی حاجت بیان کی، اور آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کی حاجت پوری فرمادی۔ پھر فرمایا کہ مجھے تیرا کام یاد نہ رہا تھا مگر ابھی یاد آیا اور فرمایا: تیری جو بھی حاجت ہو اُس کو ذکر کر۔ پھر وہ آدمی آپ کے پاس سے نکلا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے عرض گزار ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو میری طرف توجہ ہی نہیں فرماتے تھے حتی کہ آپ نے اُن سے بات کی، تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: =

....

==واللہ! میں نے تو اُن سے کوئی بات نہیں کی لیکن میں موجود تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نابینا آیا اور اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کر، تو اُس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے راستہ دکھانے والا کوئی نہیں ہے اور مجھے بڑی تکلیف کا سامنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی لا اور وضو کر، پھر دو رکعت نماز پڑھ، پھر یہ دُعا مانگ، تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ابھی اسے ہم سے گئے اور بات کیے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ وہ شخص ہمارے پاس آیا گویا کہ اسے کوئی تکلیف کبھی تھی ہی نہیں۔

(أخرجه الطبراني في الكبير 9\30.31، وفي الصغير 220.221، والبيهقي في الدلائل 6\167، ويعقوب الفسوي في مشيخته (113)، وصححه الطبراني في الصغير)

امام تاج الدین الفاکہانی رحمۃ اللہ علیہ "الفجر المنير في الصلاة على البشير والنذير 90" میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"قلت: وقد أخبرني شيخ بمصر: أنه قد كان عمى ودعا بهذا الدعاء المذكور فأبصر، ورأيته مبصراً".

چند مزید روایات ملاحظہ فرمائیں

حضرت مالک الدار جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خازن یعنی وزیر خوراک تھے اُن سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

" أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ!: اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ ائْتِ عُمَرَ، فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْقَوْنَ. وَقُلْ لَهُ: عَلَيْكَ الْكَيْسَ الْكَيْسَ. فَأَتَى الرَّجُلُ عُمَرَ، فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَبِّ مَا آلُو إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ".

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں لوگوں پر قحط پڑا، تو ایک شخص آپ ﷺ قبر منورہ پر آیا

....

= اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کے لیے بارش مانگیں اللہ تعالیٰ سے کیونکہ وہ ہلاک ہونے لگی ہے۔ تو آپ ﷺ کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اور اُن کو میرا اسلام کہنا اور اُن کو کہو کہ دانشمندی اور فراست سے کام لیجئے۔ تو وہ شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور فرمایا: اے میرے رب! مَیں ہر گز سُستی سے کام نہیں لیتا مگر جس سے عاجز آجاؤں۔ (أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف 7\482 (32002)، وفي نسخة: 6\356، و ابن أبي خيثمة في التاريخ الكبير 2\80 (1818)، والبيهقي في الدلائل 7\47، ولفظ له، و الخليلي في الإرشاد 1\313.314، وابن عبد البر في الإستيعاب 3\1149، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق 44\345، واشار إليه البخاري في التاريخ الكبير 7\304)۔ اس کو حافظ ابنِ حجر عسقلانی اور حافظ ابنِ کثیر نے صحیح کہا ہے۔
(فتح الباری 2\495، والبدایۃ والنہایۃ 7\111)

اور اس میں دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے اس کا اقرار فرمالیا ہے اور اس کے کرنے سے منع نہیں کیا بلکہ اس کو برقرار رکھا ہے۔

حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اس کو سیف نے فتوح میں روایت کیا ہے کہ جس شخص نے آپ ﷺ خواب میں دیکھا، جیسا کہ اس حدیث میں مذکور ہے، تو وہ حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (فتح الباری 2\496)

وہ روایات جو حافظ ابنِ کثیر نے اپنی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نمازِ استسقاء کی کیفیت کے بارے نقل فرمائی ہیں، وہ ملاحظہ فرمائیں:

"وَقَالَ سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَهْلِ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ عَامُ الرَّمَادَةِ فِي آخِرِ سَنَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَأَوَّلِ سَنَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ، أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَا حَوْلَهَا جُوعٌ فَهَلَكَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، حَتَّى جَعَلَتِ الْوَحْشُ تأوي إلى الإنس، فكان الناس بذلك وَعُمَرُ كَالْمَحْصُورِ عَنْ أَهْلِ الْأَمْصَارِ حَتَّى أَقْبَلَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ ==

الْمُزَنِيُّ فَاسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ فقال: أنا رسولُ رسول الله إِلَيْكَ، يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ عَهِدْتُكَ كَيِّسًا، وَمَا زِلْتَ عَلَى ذَلِكَ، فَمَا شَأْنُكَ"؟ قَالَ: مَتَى رَأَيْتَ هَذَا؟ قَالَ: الْبَارِحَةَ. فَخَرَجَ فَنَادَى فِي النَّاسِ الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ تَعْلَمُونَ مني أمراً غيره خير منه؟ فقالوا: اللَّهُمَّ لَا، فَقَالَ: إِنَّ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ يزعم ذية وذية. قالوا: صَدَقَ بِلَالٌ فَاسْتَغِثْ بِاللهِ ثُمَّ بِالْمُسْلِمِينَ. فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ -وَكَانَ عُمَرُ عَنْ ذَلِكَ مَحْصُورًا- فَقَالَ عُمَرُ: اللهُ أَكْبَرُ، بَلَغَ الْبَلَاءُ مُدَّتَهُ فَانْكَشَفَ. مَا أُذِنَ لِقَوْمٍ فِي الطَّلَبِ إِلَّا وَقَدْ رفع عنهم الأذى والبلاء. وكتب إلى أمراء الأمصار أن أغيثوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهَا، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَ جَهْدُهُمْ. وَأَخْرَجَ النَّاسَ إِلَى الِاسْتِسْقَاءِ فَخَرَجَ وَخَرَجَ مَعَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَاشِيًا، فَخَطَبَ وَأَوْجَزَ وَصَلَّى ثُمَّ جَثَى لِرُكْبَتَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا. ثُمَّ انْصَرَفَ فَمَا بَلَغُوا الْمَنَازِلَ رَاجِعِينَ حَتَّى خَاضُوا الْغُدْرَانَ.

وانظر: (تاريخ الطبري2\508.509 والمنتظم في تاريخ الملوك والأمم4\250)

سیف بن عمر نے کہا اور سہیل بن یوسف السلمی سے روایت کی، انہوں نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی، انہوں نے کہا: قحط کا سال سن سترہ کے آخر اور اٹھارہ کے شروع میں واقع ہوا، اہل مدینہ اور اس کے اردگرد کے لوگ قحط میں گرفتار رہوئے۔ بہت سارے لوگ ہلاک ہو گئے حتیٰ کہ وحشی جانور انسانوں کی طرف بھاگے، لوگ اسی حالت میں تھے، اور حضرت عمر یُوں تھے کہ وہ مما لک سے محصور کر دیئے گئے ہوں۔ یہانتک کہ حضرت بلال بن الحارث المزنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس آئے اور حضرت عمر سے اجازت طلب کی، اور فرمایا: مَیں رسول اللہ ﷺ تمہاری طرف قاصد ہوں، نبی اکرم ﷺ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ میں نے تجھ سے عقل مندی کا عہد لیا تھا، تو ابھی تک اس پر ہے، تیرا کیا معاملہ ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا: تو نے کب دیکھا یہ خواب؟ تو اُنھوں نے کہا: آج رات۔ پس حضرت عمر نکلے اور ندا کروائی "الصلاۃ الجامعه" پھر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی، پھر کھڑے ہوئے اور

....

= فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ مجھ سے بھلائی کے سوا کوئی اور عمل دیکھتے ہیں؟ سب نے کہا: واللہ! نہیں، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلال بن حارث ایسا خیال رکھتا ہے، انہوں نے کہا: بلال نے سچ فرمایا: اللہ سے مدد مانگو اور پھر مسلمانوں سے، تو آپ نے اُن کی طرف آپ کو بھیجا اور حضرت عمر محصور تھے تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ اکبر مصیبت اپنی مدت کو پہنچی اور چھٹ گئی اور کسی قوم کو دُعا کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس سے تکلیفوں اور مصیبتوں کو اُٹھالیا گیا اور دیگر ممالک کے اُمراء کو حکم نامہ جاری کیا کہ وہ اہل مدینہ اور ارد گرد کے لیے دُعا مانگیں اور وہ بہت مشقت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور لوگوں کو نماز استسقاء کے لیے نکالا اور خود بھی نکلے۔ اور لوگوں کے ساتھ حضرت عباس بن عبد المطلب بھی پیدل نکلے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، پھر نماز پڑھی اور پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ کر عرض کی: " اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا "۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں، اے باری تعالیٰ! ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔ پھر واپس پلٹے۔ ابھی گھروں تک نہیں پہنچے تھے کہ موسلا دھار بارش ہوئی۔

ثُمَّ رَوَى سَيْفٌ عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ صَخْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ عَامَ الرَّمَادَةِ سَأَلَهُ أَهْلُهُ أَنْ يَذْبَحَ لَهُمْ شَاةً فَقَالَ: ليس فيهن شيء. فَأَلَحُّوا عَلَيْهِ فَذَبَحَ شَاةً فَإِذَا عِظَامُهَا حُمْرٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدَاهُ. فَلَمَّا أَمْسَى أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلَّم يقول له: " أبشر بالحياة. إيت عمر فأقره مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ إِنَّ عَهْدِي بِكَ وَفِيَّ الْعَهْدِ شَدِيدَ الْعَقْدِ، فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا عُمَرُ ". فَجَاءَ حَتَّى أَتَى بَابَ عُمَرَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ اسْتَأْذِنْ لِرَسُولِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَفَزِعَ، ثُمَّ صعد عمر المنبر فقال للناس: أنشدكم الله الذي هَدَاكُمْ لِلْإِسْلَامِ هَلْ رَأَيْتُمْ مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ لَا، وَعَمَّ ذَاكَ؟ فَأَخْبَرَهُمْ بِقَوْلِ الْمُزَنِيِّ- وَهُوَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ- فَفَطِنُوا وَلَمْ يَفْطَنْ. فَقَالُوا: إِنَّمَا اسْتَبْطَأَكَ فِي الِاسْتِسْقَاءِ ==

....

= = فَاسْتَسْقِ بِنَا.فَنَادَى فِي النَّاسِ فَخَطَبَ فَأَوْجَزَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَوْجَزَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ عَجَزَتْ عَنَّا أَنْصَارُنَا، وَعَجَزَ عَنَّا حَوْلُنَا وَقُوَّتُنَا، وَعَجَزَتْ عَنَّا أَنْفُسُنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، اللهم اسقنا وأحيي العباد والبلاد.وانظر :(تاریخ الطبری 2\509)

پھر سیف نے مبشر بن الفضیل سے، انہوں نے جُبیر بن صَخر سے، انہوں نے عاصم بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ: ''مُزینہ قبیلے کے ایک شخص کو اس کے گھر والوں نے کہا کہ اُن کے لیے ایک بکری ذبح کردے، تو اُس نے کہا کہ ان بکریوں میں کچھ بھی نہیں (یعنی گوشت نہیں ہے) جب اُنہوں نے اصرار کیا تو اُس نے بکری ذبح کی تو دیکھا کہ اُس کی ہڈیاں سُرخ ہیں (یعنی اُس پر گوشت بالکل نہیں ہے) تو اُس نے پکارا ''یَامُحَمَّدَاهُ'' جب رات ہوئی تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس سے فرما رہے ہیں: زندگی کی خوشخبری سُنادے، حضرت عمر کے پاس جاؤ اور اُن کو میرا اسلام کہو اور اُن کو کہو، میں نے تیرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور تُو وعدہ نبھانے میں بڑا شدید ہے تو عقلمندی سے کام لو۔ پس وہ آیا اور حضرت عمر کے دروازے پر پہنچا اور آپ کے خادم کو کہا: اللہ کے رسول کے قاصد کے لیے اجازت طلب کر۔ تو حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی، تو حضرت عمر پریشان ہو گئے۔ پھر حضرت عمر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے کہا: تمہیں اللہ کی قسم! جس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی، کیا تم مجھ سے کوئی ایسی چیز دیکھتے ہو جو تم کو اچھی نہ لگتی ہو؟ سب نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، اور وہ کیا ہے؟ تو آپ نے اُن کو حضرت المزنی کی بات بتائی یعنی بلال بن حارث المزنی کچھ سمجھے اور کچھ نہ سمجھ سکے، تو اُنہوں نے کہا کہ سب کے ساتھ نمازِ استسقاء پڑھیں، تو آپ نے لوگوں میں اعلان کروایا، آپ نے بلیغ خطبہ دیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا: باری تعالیٰ! ہم اپنے انصار، اپنے اردگرد اور خوراک سے عاجز آ گئے حتیٰ کہ اپنی جانوں سے ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ''۔ اے اللہ عزوجل! ہمیں بارش عطا فرما اور بندوں اور شہروں کو زندہ فرما۔

وَقَالَ الْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ بْنُ قَتَادَةَ وَأَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ قَالَا: حدثنا أبو عمر بْنُ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو

....

مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مَالِكٍ قال: أصاب الناس قحط فی زمن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقِ اللهَ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا. فَأَتَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی المنام فقال: إيت عمر فأقره منی السلام واخبرهم أنهم مسقون، وقل له عليك بالكيس الْكَيْسَ. فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَ عُمَرَ فَقَالَ: يارب ما آلوا إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

اورحضرت امام بیہقی نے کہا: ہم کو خبر دی ابونصر بن قتادہ وابوبکر الفارسی، ان دونوں نے کہا: ہم سے حدیث بیان کی ابوعمر بن مطر نے، ان سے ابراہیم بن علی الذھلی نے، ان سے یحیٰ بن یحیٰ نے، اس سے ابومعاویہ نے، اس سے امام اعمش نے، اور ان سے ابوصالح، اور وہ مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے، تو ایک شخص نبی اکرم ﷺ قبر منورہ پر آیا، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کیلیے بارش طلب فرمائیے، وہ تو ہلاک ہو چکی۔ تو رسول اللہ ﷺ اُس کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاؤ اور اُس کو میرا اسلام کہو، اور اُن کو خبر دو کہ وہ بارش دیئے جائیں گے، اور حضرت عمر سے کہو، عقلمندی عقلمندی۔ تو وہ شخص آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس بات کی آپ کو خبر دی تو حضرت عمر نے عرض کی: اے میرے رب! میں تقصیر نہیں کرتا مگر اس سے کہ جس سے میں عاجز ہوں۔ اور یہ سند صحیح ہے۔

(البدایہ والنہایہ، 7\104.105، وفی نسخہ: 7\91.92)

حضرت امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالجوزاء اَوس بن عبداللہ سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ:

"قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ، قَالَ: فَفَعَلُوا، فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ". (سنن الدارمی 1\43.44، والحربی فی غریب الحدیث 3\946)

اہل مدینہ پر شدید قحط پڑا تو وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں پیش ہوئے، تو آپ نے =

تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ یا نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہنا چاہیے، حالانکہ الفاظِ دُعا میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔

كما يدل عليه حديث: "نَبِيُّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. ورسولك الَّذِي أَرْسَلْتَ"۔ [1] جیسا

== ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے روضہ انور کو دیکھو، اوراس میں آسمان کی طرف ایک سوراخ کردو یہانتک کہ قبر منورہ اور آسمان کے درمیان چھت نہ رہے، تو انہوں نے ایسا ہی کیا، پس بہت بارش ہوئی یہانتک کہ خوب سرسبزہ اُگا، اور اُونٹ خُوب موٹے تازے ہوگئے، اور اُن میں چربی بھر گئی تو اس سال کا نام عام الفتق پڑ گیا (یعنی خوشحالی کا سال)

پس حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارکہ میں رُونما ہونے والے واقعہ، اور آپ رضی اللہ عنہ کا اُس آکر بتانے والے پر انکار نہ کرنا، سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والے واقعہ میں اس پر دلیل ہے کہ زمانہ خلافت راشدہ میں بھی اہلِ ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجائیں پیش کرتے تھے جس کے متعلق علم ہونے کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار نہیں فرمایا، اگر اس میں شرک یا شائبہ شرک ہوتا تو عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ ضرور اس پر انکار فرماتے۔

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ 8\69 (6313)، و بلفظ: "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى رَجُلًا، فَقَالَ: "إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ، فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَا وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الفِطْرَةِ"۔ و مسلم في الصحيح، بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخْذِ الْمَضْجَعِ (2710)، و النسائي في السنن الكبرى 9\284 (10543)، و ابن الجعد في مسنده (433)، و الطيالسي في مسنده 2\83 (743)، و الدارمي في السنن (2725)، من طريق شعبة شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ۔۔

کہ اس پر دلالت کرتی ہے حدیث مبارک " تیرا نبی جس کو تُو نے بھیجا اور تیرا رسول جس کو تُو نے بھیجا" ۔

یہ مسئلہ مہمّہ جس سے اکثر اہلِ زمانہ غافل ہیں، نہایت واجب الحفظ ہے ۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ، نے اس کی تفصیل اپنے مجموعہ فتاوٰی مسمّٰی بہ " العطایا النبویة في الفتاوی الرضویة " میں ذکر کی، وباللہ التوفیق ! ۔ خیر یہ تو خود حضور اقدس ﷺ معاملہ تھا، حضور کے صدقہ میں اس اُمتِ مرحومہ کا خطاب بھی، خطابِ اُممِ سابقہ سے ممتاز ٹھہرا، اگلی اُمتوں کو اللہ تعالیٰ 'یَا أَیُّهَا الْمَسَاکِینُ " [1] فرمایا کرتا ۔

وأخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الوُضُوءِ 1\58 (247)، و 8\68 (6311)، من طريق منصور عن سعد بن عبيدة عن البراء، بنحوه ۔

وأخرجه البخاري في الصحيح (6315)، من طريق العلاء بن المسيب عن أبيه عن البراء ۔

أخرجه الترمذي في السنن، بَاب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ (3394)، بلفظ: "۔۔ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ " قَالَ البَرَاءُ: فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي، ثُمَّ قَالَ: وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" .

وسفيان بن عيينة في حديثه برواية المروزي 73 (48)، وابن أبي شيبة في الأدب (235)، وفي المصنف 5\322 (26520)، و 6\37 (29294)، وابن عساكر في العجم 1\410، وفي تاريخ دمشق 46\206، وابن دقيق العيد في أربعون حديثًا تساعية الإسناد (9)، من طريق سفيان بن عيينة عن أبي إسحاق، عن البراء ۔ وله طرق أخرى ۔

[1] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 7\167 (35024)، من طريق عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، قَالَ: " مَا تَقْرَءُونَ فِي الْقُرْآنِ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا} [البقرة: 104] فَإِنَّ مَوْضِعَهُ فِي التَّوْرَاةِ: يَا أَيُّهَا الْمَسَاكِينُ " ۔ وأبو سعيد الأشج في جزء من حديثه (76)، ومن طريقه ابن أبي حاتم في تفسيره 1\196 (1036)، و 3\718 (3890)، و 3\902 ==

توریت مقدس میں جابجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے،"قاله خيثمة رواه ابن أبي حاتم، وأورده السّيوطي في "الخصائص الكبرى" اوراس اُمتِ مرحومہ کو جب ندافرمائی ہے ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ فرمایا گیا ہے، یعنی اے ایمان والو! اُمتی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے۔ آخر نہ سنا کہ فرماتا ہے:

﴿فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾[1]

" میری پیروی کرو، اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے"۔

حضور اکرم کے شہر، باتوں، آپ کے زمانے اور آپ کی جان وغیرہ کی قسم

ساتویں آیت:

قال جلّ جلاله: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِىْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾[2]

حق جل جلالہ اپنے حبیبِ کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم سے فرماتا ہے:" تیری جان کی قسم! وہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں"۔

== (5026)، و5\1669 (8884)، وأبو نعيم في الحلية4\116۔

وأخرجه عبد الرزاق في تفسيره3\49 (2371)، ومن طريقه الدينوري في المجالسة وجواهر العلم6\136 (2463)، من طريق الثورى عن الأعمش، به۔

وأخرجه ابن الأعرابي في المعجم 3\1008 (2154)، من طريق محمد بن عبيد الطنافسي عن الأعمش، به۔

وانظر: تفسير القرآن من الجامع لإبن وهب3\112، والدر المنثور 1\252، والخصائص الكبرى2\321، والحاوي للفتاوى2\154، وتفسير ابن كثير 1\374، وغيرهم۔

[1] [آل عمران:31]

[2] [الحجر:72]

وقال تعالی:﴿لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ، وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾[1]
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی، کہ تو اس شہر میں جلوہ فرما ہے"۔
وقال تعالی[2]:﴿وَ قِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ﴾[3]
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:" مجھے قسم ہے! رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب میرے! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے"۔

قال تعالی:﴿وَ الْعَصْرِ﴾[4]
اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"قسم زمانِ برکت نشان محمد ﷺ"۔
اے مسلمان! یہ مرتبہ جلیلہ اس جانِ محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے اُن کے شہر کی قسم کھائی، اُن کی باتوں کی قسم کھائی، اُن کے زمانے کی قسم کھائی، اُن کی جان کی قسم کھائی، ﷺ ہاں اے مسلمان! محبوبیتِ کبری کے یہی معنی ہیں،

والحمد للہ رب العالمین۔
ابنِ مردویہ اپنی" تفسیر" میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" مَا حَلَفَ اللهُ بِحَيَاةِ أَحَدٍ إِلَّا بِحَيَاةِ مُحَمَّدٍ قَالَ:﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ

---

[1] [البلد:2-1]

[2] قلت: أغفل الإمام القسطلاني هذه الآية في "المواهب"، وقد سوّغ فيها هذا المعنى الإمام النسفي في "المدارك [3\284]"۔منه
میں کہتا ہوں امام قسطلانی نے مواہب میں اس کی طرف توجہ نہ فرمائی جبکہ تفسیر مدارک میں امام نسفی نے اس آیہ کریمہ میں اس معنی کو روا رکھا ۱۲ منہ

[3] [الزخرف:88]

[4] [العصر:1]

﴿يَعْمَهُوْنَ﴾ وحياتك يا مُحَمَّد[1]۔

"یعنی اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی کی زندگی کی قسم یاد نہ فرمائی، سوائے محمد ﷺ کے، کہ آیہ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾ میں فرمایا: "تیری جان کی قسم، اے محمد!۔"[2]

ابویعلی، ابنِ جریر، ابنِ مردویہ، بیہقی، ابونعیم، ابنِ عساکر، بغوی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی:

"مَا خَلَقَ اللهُ وَمَا ذَرَأَ وَمَا بَرَأَ نَفْسًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَمَا حَلَفَ الله بِحَيَاةِ أَحَدٍ قَطُّ إلاّ بِحَيَاةِ مُحَمَّدٍ ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ﴾"[3]۔

"اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد ﷺ سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی اُن کی جان کے سوا کسی کی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے" مجھے تیری

---

[1] أخرجه ابن مردويه كما في الدر المنثور للسيوطي 5\90، وفتح القدير للشوكاني 3\167۔ وقال ابن العربي في أحكام القرآن 3\105: قَالَ الْمُفَسِّرُونَ بِأَجْمَعِهِمْ: أَقْسَمَ اللهُ هُنَا بِحَيَاةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْرِيفًا لَهُ۔

[2] ذكر هذه التاويل في "التفسير الكبير [19\156]"، ثم القاضي البيضاوي في "تفسيره [3\215]" وتبعهما القسطلاني [المواهب 2\573]، و أقره الزرقاني [شرح الزرقاني على المواهب 8\487] منه۔

اس تاویل کو (امام رازی نے) "تفسیر کبیر" میں پھر قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا امام قسطلانی نے ان کی اتباع کی اور زرقانی نے اس کو برقرار رکھا۔

[3] أخرجه ابن جرير في تفسيره 14\92، من طريق الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: ثنا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ: {لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72] قَالَ: "مَا حَلَفَ اللهُ تَعَالَى بِحَيَاةِ أَحَدٍ إِلَّا بِحَيَاةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَحَيَاتِكَ يَا مُحَمَّدُ وَعُمُرِكَ وَبَقَائِكَ فِي الدُّنْيَا {إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ}"۔=

جان کی قسم! وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں"۔ [۱]

امام حُجۃ الاسلام [۲] محمد غزالی ==

---

[۱] ــو أبو يعلى في مسنده 5\139 (2754)، من طريق أبي بكر بن عبد الله البكري عن عمرو بن مالك، والطبراني في الأوسط 3\33 (2380)، وأبي نعيم في الدلائل (22)، من طريق يحيى بن عمرو بن مالك عن أبيه۔

وأخرجه الحارث في مسنده 2\871 (934)، من طريق عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ, ثنا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ, عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ النُّكْرِيِّ, عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ, عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا خَلَقَ اللهُ وَمَا ذَرَأَ نَفْسًا أَكْرَمَ عَلَيْهِ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وَمَا سَمِعْتُ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَقْسَمَ بِحَيَاةِ أَحَدٍ إِلَّا بِحَيَاتِهِ فَقَالَ: {لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ}". ومن طريقه أبي نعيم في الدلائل (21)، والبيهقي في الدلائل 5\488.487، والواحدي في الوسيط 3\49 من طرق عن سعيد بن زيد، به ۔ والدينوري في المجالسة وجواهر العلم 6\181.180 (2527)، من طريق عمرو بن مالك، به۔

وأورده السيوطي في الدر المنثور 5\89، وعزاه إلى ابن أبي شيبة، والحارث، وأبي يعلى، وابن جرير، وابن المنذر، وابن مردويه، وأبي نعيم، والبيهقي.

[۲] ذكره في "الإحياء" و"المدخل" بطوله، وفي "المواهب"، والنسيم كلمات منه، وكذا الإمام القاضي عياض في "الشفاء" وعزاه الإمام الجلال السيوطي في "مناهل الصفا": صاحب "اقتباس الأنوار" ولابن الحاج في "مدخله" قال وكفى بذلک سندا لمثله، فإنه ليس مما يتعلق به الأحكام اه، وذكره في "النسيم"۔

اس کو احیاء العلوم اور مدخل میں مفصل ذکر کیا ہے جبکہ مواہب ونسیم میں اس سے کلمات ذکر کیے گئے ہیں ۔اور یونہی امام قاضی عیاض نے شفاء میں ذکر فرمایا۔امام سیوطی نے اس کو مناہل صفاء صاحب اقتباس الانوار کی طرف منسوب کیا۔ابن الحاج نے اپنی کتاب مدخل میں کہا کہ اس کی مثل کے لیے یہ سند کافی =

"احیاء العلوم"[1]۔ اورامام محمد بن الحاج عبدری مکی" مدخل"[2]۔
اورامام احمد محمد خطیب قسطلانی" مواہب لدنیہ"[3]
اورعلامہ شہاب الدین خفاجی"نسیم الریاض"[4] میں ناقل، حضرت امیر المومنین عمر فاروقِ

ہے کیونکہ اس کے ساتھ شرعی احکام متعلق نہیں ہوتے اھ، اوراس کونسیم میں ذکر کیا ہے۔

اقول: وهو كلام نفيس طويل جليل رثى به أمير المومنين عمر رضى الله تعالى عنه النبى صلى الله تعالى عليه وسلم حين تحقق له موته صلى الله تعالى عليه وسلم بخطبة أبي بكر الصديق رضى الله تعالى عنه كما يظهر بمراجعة الحديث بطوله فما وقع فى شرح المواهب للعلامة الزرقانى فى المقصد السادس تحت آية"لااقسم بهذا البلد"ان عمر رضى الله تعالى عنه قال لنبى صلى الله تعالى عليه وسلم واقره عليه اهسهو ينبغى التنبيه له ١٢ منه۔

اقول: میں کہتا ہوں وہ طویل ونفیس کلام ہے جس کے ساتھ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مرثیہ کہا جبکہ ان کے لیے صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے خطبہ سے آپ کی موت ثابت ہوگئی جیسا کہ طویل حدیث کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ زرقانی کی شرح مواہب کے مقصد سادس میں آیت کریمہ" لااقسم بھذاالبلد" کے تحت جوواقع ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لیے کہی اورآپ نے اس کو برقراررکھا اھ سہو ہے جس پر متنبہ کرنا چاہیے

[1] انظر: إحياء علوم الدين ،الباب الثاني في آداب الدعاء وفضله وفضل بعض الأدعية المأثورة1\310۔

[2] انظر: المدخل ،فَصْلٌ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ لِلْمُرِيدِ سُلَّمٌ فِي اتِّبَاعِ شَيْءٍ مِنْ أَحْوَالِ النَّبِيِّ، 3\221۔

[3] انظر: المواهب اللدنية، الفصل الخامس 2\575، واللفظ له۔

[4] نسيم الرياض، الباب الأول الفصل الأول الفصل الرابع 1\196۔

اعظم ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کرتے ہیں:

"بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَ الله أَنْ أَقْسِم بِحَيَاتِكَ دُوْنَ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيلَتِكَ عِنْدَهُ أن أقسم بتراب قدميك فقال: ﴿لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ﴾ [1] ۔

" یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان، بے شک حضور کی بُزرگی خُدا تعالی کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء کی۔

اور تحقیق حضور کی فضلیت خدا کے یہاں اس نہایت کی ٹھہری کہ حضور کی خاکِ پاک کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے: "مجھے قسم اس شہر کی"۔

حضور اکرم ﷺ کے خاکِ پا کی قسم اور شیخ دہلوی کی توجیہ

شیخ محقق "مدارج" میں فرماتے ہیں:

"ایں لفظ در ظاہر نظر سخت می درآید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگند می خورد بہ خاکِ پائے حضرت رسالت و نظر بہ حقیقت معنی صاف وپاک است کہ غبارے نیست برآں۔ وتحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات وصفات خود برائے اظہار شرف وفضیلت وتمیز آں چیز ست نزد مردم ونسبت بایشاں تا بدانند کہ آں امر عظیم وشریف ست، نہ آں کہ اعظم ست نسبت بوئے

---

[1] وانظر: شرح الزرقاني على المواهب، 8\493، والمواهب اللدنية 3\575، وقال: الخبر ذكره أبو العباس القصّار في شرحه لبردة الأبوصيري، ونقله عن الرشاطي في كتابه: "اقتباس الأنوار والتماس الأزهار"، وذكره ابن الحاجّ في المدخل وساقه بتمامه، والقاضي عياض في "الشفاء [1\45]"، لكنه ذكره بعضه، ويقع في كثير من نسخ الشفاء.

تعالیٰ...الخ[1]

" یہ لفظ ظاہری نظر میں اللہ تعالی ربّ العزت کی طرف نسبت کرنے میں سخت ہیں۔ جب یوں کہتے ہیں کہ اللہ ربّ العزت حضرت رسالت مآب کی خاکِ پا کی قسم ارشاد فرماتا ہے اور نظر حقیقت میں معنی بالکل پاک وصاف ہے کہ اس پر غبار نہیں۔ اس کی تحقیق یہ ہے کہ اللہ ربّ العزت کا اپنی ذات وصفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرمانا اس لیے ہوتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک لوگوں کی بنسبت اس چیز کا شرف، فضلیت اور ممتاز ہونا ظاہر ہو جائے تا کہ وہ جان لیں کہ یہ چیز عظمت وشرف والی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ تعالی کی نسبت اعظم ہے الخ"۔

اللہ تعالی حضور ﷺ کے مخالفین کے اعتراضات کا جواب خود دیتا ہے

آٹھویں آیت:

قرآنِ عظیم میں جابجا حضرات انبیاء علیہم الصّلاۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور، جس کے مطالعہ سے ظاہر کہ وہ اشقیا طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی وبیہودہ گوئی کرتے، اور حضرات رسل علیہم الصلات والتسلیمات اپنے حلمِ عظیم وفضلِ کریم کے لائق جواب دیتے۔ سیدنا نُوح علیہ الصّلاۃ والسّلام سے ان کی قوم نے کہا:

﴿اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾[2]۔

" بے شک ہم تمھیں کُھلا گمراہ سمجھتے ہیں"۔

فرمایا:

﴿یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾[3]۔

---

[1] مدارج النبوۃ، باب سوم دربیان فضل وشرافت 1\65۔

[2] [الأعراف:60]

[3] [الأعراف:61]

"اے میری قوم! مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں، میں تو رسول ہوں پروردگارِ عالم کی طرف سے"۔

سیدنا ہود علیہ الصلاۃ والسلام سے عاد نے کہا:

﴿اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ﴾[۱]۔

"یقیناً ہم تمھیں حماقت میں خیال کرتے ہیں، اور ہمارے گُمان میں تم بے شک جُھوٹے ہو"

فرمایا:

﴿يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾[۲]۔

"اے میری قوم! مجھ میں اصلاً سفاہت نہیں، مَیں تو پیغمبر ہوں ربّ العالمین کا"۔

سیدنا شعیب علیہ الصّلاۃ والسّلام سے مدین نے کہا:

﴿اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَا اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ﴾[۳]

"ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں، اور اگر تمھارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمھیں پتھروں سے مارتے، اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں"۔

فرمایا:

﴿يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا﴾[۴]۔

"اے میری قوم! کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمہارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اسے تم بالکل بُھلائے بیٹھے ہو"۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے فرعون نے کہا:

---

[۱] [الأعراف:66]

[۲] [الأعراف:67]

[۳] [هود:91]

[۴] [هود:92]

﴿اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا﴾[۱]
"میرے گمان میں تو اے موسی! تم پر جادو ہوا ہے"۔

فرمایا:

﴿قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا اَنْزَلَ هٰؤُلَاءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَائِرَ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا﴾[۲]۔

"تو خوب جانتا ہے کہ انہیں نہ اُتارا، مگر آسمان وزمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو، اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک ہونے والا ہے"۔

مگر حضور سید المرسلین، افضل المحبوبین، محمد رسول اللہ، خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین، کی خدمت والا عظمت میں کفّار نے جو زبان درازی کی ہے، ملک السموات والارض جل جلالہ خود متکفلِ جواب ہوا ہے، اور محبوبِ اکرم مطلوبِ اعظم ﷺ کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے۔

طرح طرح حضور کی تنزیہ وتبریت ارشاد فرمائی، جابجا رفعِ الزام اعدائے لئّام پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی مغنی عزمجدہ نے ہر جوابِ خطاب سے حضور کو غنی کر دیا، اور اللہ تعالی کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیے بہتر ہوا۔ اور یہ وہ مرتبہ عظمٰی ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾[۳]۔
"یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔

(1) کفار نے کہا:

---

[۱] [الإسراء:101]

[۲] [الإسراء:102]

[۳] [الحدید:21]

﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ﴾[1]۔

"اے وہ جن پر قرآن اُترا، بے شک تم مجنون ہو"۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

﴿نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ. مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ﴾[2]۔

"قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی! تُو اپنے رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں"۔

﴿وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ﴾[3]

"اور بے شک تیرے لیے اجرِ بے پایاں ہے"۔

کہ تُو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا، اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے اُلجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عُقلا میں تو بتا دے۔

﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾[4]

"اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادبِ تہذیب پر ہے"۔

کہ ایک حلم و صبر کیا، تیری جو خصلت ہے، اس درجہ عظیم و باشوکت ہے کہ اخلاقِ عاقلانِ جہان مجتمع ہو کر اس کے ایک شمہ کو نہیں پہنچتے۔ پھر اس سے بڑھ کر اندھا کون؟ جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے، مگر یہ ان کا اندھا پن بھی چند روز کا ہے۔

﴿فَسَتُبْصِرُ وَ یُبْصِرُوْنَ. بِاَیِّىكُمُ الْمَفْتُوْنُ﴾[5]۔

"عنقریب تو بھی دیکھے گا، اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے جُنُون ہے"۔

---

[1] [الحجر:7]

[2] [القلم:1.2]

[3] [القلم:3]

[4] [القلم:4]

[5] [القلم:5.6]

آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کور باطنی سے جو چاہیں کرلیں، آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے، اور دوست و دشمن سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

قسم ہے آپ کے رُوئے روشن اور زُلفِ سیاہ کی

(2) وحی اُترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی، کافر بولے:

"إنَّ محمداً وَدَّعَهُ ربُّهُ وَقَلاَهُ" [1]۔

" بے شک محمد ﷺ اُن کے رب نے چھوڑ دیا، اور دشمن پکڑا" ۔حق جل وعلا نے فرمایا :

﴿وَ الضُّحٰى ۔ وَ الَّیْلِ اِذَا سَجٰى﴾ [2]۔

"قسم ہے دن چڑھے کی! اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے!" ۔

یا قسم اے محبوب! تیرے رُوے روشن کی، اور قسم تیری زُلف کی جب چمکتے رُخساروں پر بکھر آئے" ۔

﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى﴾ [3]۔

" نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا" ۔

---

[1] انظر: الكشف والبيان عن تفسير القرآن 10\223، والوجيز في تفسير الكتاب العزيز 1210، ومعالم التنزيل في تفسير القرآن 5\266، والكشاف عن حقائق غوامض التنزيل 4\766، وأنوار التنزيل وأسرار التأويل 5\319، ومدارك التنزيل وحقائق التأويل 3\653، والتسهيل لعلوم التنزيل 2\490، وفتوح الغيب في الكشف عن قناع الريب (حاشية الطيبي على الكشاف) 16\497، والسراج المنير في الإعانة على معرفة بعض معاني كلام ربنا الحكيم الخبير 4\549، وإرشاد العقل السليم إلى مزايا الكتاب الكريم 9\169، وغرهم من التفاسير۔

[2] [الضحی:1.2]

[3] [الضحی:3]

اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں، کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے، اس مہر ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد وعناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں، مگر یہ خبر نہیں کہ

﴿وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى﴾[1]۔

"بے شک آخرت تیرے لیے دُنیا سے بہتر ہے۔

وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی، نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے :

﴿وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى﴾[2]۔

" قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہو جائے گا"۔

اُس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔

خیر اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں، قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انہوں نے نہ دیکھے؟ اور اُن سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظرِ عنایت تجھ پر ہے، ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے۔

﴿اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى۔ فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ۔ وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ﴾[3]

کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی (سورت کے آخر تک)

(3) کفار نے کہا: ﴿لَسۡتَ مُرۡسَلًا﴾[4]

---

[1] [الضحی:4]

[2] [الضحی:5]

[3] [الضحی:6.11]

[4] [الرعد:43]

"تم رسول نہیں ہو"۔

حق جل وعلانے فرمایا:

﴿یٰسٓ ۔ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِیْمِ ۔ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ﴾[1]

"اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی تو بے شک مُرسل ہے"۔

(4) کفار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاعری کا عیب لگایا۔

حق جل وعلانے فرمایا:

﴿وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ﴾[2]

"نہ ہم نے انہیں شعر سکھایا، اور نہ وہ اُن کے لائق تھا۔ وہ تو نہیں مگر نصیحت، اور روشن بیان والا قرآن"۔

(5) منافقین حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شان میں گستاخیاں کرتے، اور اُن میں کوئی کہتا، ایسا نہ ہو کہیں اُن تک خبر پہنچے۔ کہتے، پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے، قسمیں کھالیں گے، اُنہیں یقین آجائے گا، کہ ﴿هُوَ اُذُنٌ﴾[3]

" وہ تو کان ہیں" جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔

حق جل وعلانے فرمایا:

﴿اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ﴾[4]۔

" وہ تمھارے بھلے کے لیے کان ہیں"، کہ جُھوٹے عُذر بھی قبول کر لیتے ہیں۔

اور بکمال حلم وکرم چشم پوشی فرماتے ہیں، ورنہ کیا انہیں تمہارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی

---

[1] [یس:1.3]

[2] [یس:69]

[3] [التوبة:61]

[4] [التوبة:61]

باتوں پر آگاہی نہیں۔

﴿یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ﴾[1]

" خدا پر ایمان لاتے ہیں"، اور وہ تمھارے اسرار سے انہیں مُطلع کرتا ہے، پھر تمہاری جُھوٹی قسموں کا اُنہیں کیوں کر یقین آئے، ہاں

﴿وَ یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ﴾[2]

" ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں"، کہ اُنہیں اُن کے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔

اس لیے ﴿وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ﴾[3]۔

" مہربانی اُن پر جو تم میں ایمان لائے"، کہ اُن کے طفیل سے انہیں ہمیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رُتبے ملتے ہیں۔ اور اگر چہ یہ بھی اُن کی رحمت ہے کہ دُنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے۔ مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو، کہ تمہاری گستاخیوں سے اُنہیں ایذا پہنچی ہے۔

﴿وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾[4]

" اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں اُن کے لیے دُکھ کی مار ہے"۔

(6) ابنِ ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا:

﴿لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾[5]

" اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ضرور نکال باہر کرے گا عزت والا ذلیل کو"۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

---

[1] [التوبة:61]

[2] [التوبة:61]

[3] [التوبة:61]

[4] [التوبة:61]

[5] [المنافقون:8]

﴿وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ﴾[۱]
" عزت تو ساری خدا اور رسول و مومنین ہی کے لیے ہے، پر منافقین کو خبر نہیں"۔
حضور اکرم ﷺ کے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اَطباقِ فلک اور آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔
(7) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادہ سید المرسلین ﷺ کے انتقالِ پُر ملال پر حضور کو اَبتَر یعنی نسل بریدہ کہا، تو حق جل وعلا نے فرمایا:
﴿اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾[۲] " بے شک ہم نے تمھیں خیرِ کثیر عطا فرمائی"، کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعتِ ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحبِ اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا، اور تمھاری ثنا کا ڈنکا تو قیامِ قیامت تک اکنافِ عالم و اطرافِ جہاں میں بجے گا، اور تمھارے نامِ نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباقِ فلک آفاقِ زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمھیں نفیس و طیب عطا ہوگی جن کی بقا سے بقائے عالم مربُوط رہے گی، اس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان اُن کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجیے تو تمام عالم تمھاری اولادِ معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کُچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نُور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابُو البشر آدم تمھیں یاد کرتے تو یُوں کہتے:
"یا ابني صورة، وأبي معنًى "[۳]
" اے ظاہر میں میرے بیٹے! اور حقیقت میں میرے باپ"۔
جو حضور اکرم ﷺ کا دشمن ہے، وہی نسل بریدہ ہے

---

[۱] [المنافقون:8]

[۲] [الکوثر:1]

[۳] انظر: المدخل لابن الحاج، فَصلٌ فِي خصوصية مولد الرّسول بشهر ربیع الأوّل 2\33، بلفظ: یا أَبَا مَعْنَايَ وَیا ابنَ صُورَتِي.

پھر آخرت میں جو تمہیں ملنا ہے اُس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایتِ بے غایت تم پر مبذول ہو۔ تو تم ان اشقیا کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو، بلکہ

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾[۱] "رب کے شکرانہ میں اس کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو"۔

﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾[۲]۔" جو تمہارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے"۔

کہ جن بیٹوں پر اسے ناز ہے، یعنی عمر و ہشام، وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے۔ اور تمہارے دینِ حق میں آ کر بوجہ اختلافِ دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کیے جائیں گے۔

پھر آدمی بے نسل ہوتا تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفریں کے ساتھ لیا جائے گا، اور روز قیامت ان گُستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ والعیاذ باللہ تعالی!

(8) جب حضور اقدس ﷺ نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت اور اسلام و اطاعت کی طرف دعوت کی، ابولہب شقی نے کہا:

" تَبًّا لكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا "[۳]۔

---

[۱] [الکوثر:2]

[۲] [الکوثر:3]

[۳] أخرجه البخاري في الصحيح، (1394)، و (4801)، و (4971.4972)، وبَابٌ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ} [الشعراء: 215] 6\111 (4770)، ومسلم في الصحيح، بَابٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] (208)، والترمذي في السنن، بَاب وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ (3363)، والنسائي في السنن الكبرى 9\361 (10753)، و 10\227 (11362)، وأحمد في مسنده (2544)، و (2801)، وابن حبان في الصحيح 14\486.487 (6550)، وأبو عوانة في المستخرج

" ٹوٹنا اور ہلاک ہونا تمہارے لیے ہمیشہ کو، کیا ہمیں اسی لیے جمع کیا تھا؟"

حق جل وعلا نے فرمایا:

﴿تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ۔ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ مَا کَسَبَ ۔ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ۔ وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ۔ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ﴾[1]

" ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے، اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا، اُس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔ اب دھنستا ہے بھڑکتی آگ میں ۔ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لیے ۔ اس کے گلے میں مُونج کی رسی"۔

بالجملہ اس رَوِش کی آیتیں قُرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔ اسی طرح حضرت یُوسُف و بتول مریم، اور ادھر اُمّ المومنین صدیقہ علی سیدہم وعلیہم الصلاۃ والسّلام کے قصے، اس مضمون پر شاہدِ عدل ہیں۔

حضرت والد ماجد "سُرُورالقلوب فی ذکرالمحبوب" میں فرماتے ہیں:" حضرت یُوسُف کو دودھ پیتے بچے، اور حضرتِ مریم کو حضرت عیسٰی کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی، اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اُٹھا خُود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی،

== 1\87(262)، وابن مندة في الإيمان 2\882.883(949.950)، و(951)، وأبو نعيم في الدلائل (116)، والبيهقي في السنن الكبرى 9\12(17725)، وفي الدلائل 2\181.182، وابن جرير في تفسيره 17\659.660، و24\715، وابن أبي حاتم في تفسيره 9\2825(16011)، والبغوي في تفسيره 3\482، من طريق عمرو بن مرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

وأخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\199.200، والبلاذري في أنساب الأشراف 1\120، من طريق داود بن الحصين عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

[1] [سورة اللهب]

اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں، اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں، اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں انتہی ۔[1]

محلِ غور ہے کہ جب اراکین دولت و مقربانِ حضرت سے باغیانِ سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں اور بادشاہ اُن کے جوابوں کو اُنہیں پر چھوڑ دے

مگر ایک سردار بُلند وقار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زُبان درازی اس کی جناب میں کریں، حضرتِ سلطان اُس مقربِ ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے، بلکہ بہ نفسِ نفیس اُس کی طرف سے تکفلِ جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا؟ کہ سرکارِ سلطانی میں جو اعزاز و امتیاز اس مُقربِ جلیل کا ہے دُوسرے کا نہیں، اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں۔ والحمدُ للہ رب العٰلمین۔

(9) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ محمود عطا کیا گیا

نویں آیت:

قال تعالی: ﴿عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾[2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا تعریف کے مقام میں۔"

صحیح بخاری" و" جامع ترمذی" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا:

"سئل رسول اللہ عن المقام المحمود فقال: ھو الشّفاعة"[3]

---

[1] سُرور القلوب في ذكر المحبوب: باب 6، 198، ملتقطاً.

[2] [الاسراء: 79]

[3] لم أجده عند البخاري في الصحيح، و الترمذي في السنن من حديث ابن عمر رضي الله عنهما بهذا السياق۔ لعله من توهيم القسطلاني لعزوه إلى البخاري كما في المواهب ، الفصل الثالث في تفضيله صلى الله عليه و سلم في الآخرة 3\644۔ و أيضا قال الزرقاني في

" حضرت سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ سے سوال ہوا، مقامِ محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت"۔

اسی طرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی:

"سُئِلَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي قَوْلَهُ ﴿عَسَى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ فقال: "هي الشَّفَاعَةُ". [1]

" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول" قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں

= = شرحه، الفصل الرابع ما اختص به صلى الله عليه وسلم من الفضائل والكرامات 382\7: فقد روى البخاري والترمذي عن ابن عمر، قال: سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن المقام المحمود، فقال: "هو الشفاعة".

وعند البخاري في الصحيح، في تفسير القرآن، باب: قوله عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا 86\6(4718)، بلفظ آخر من حديث ابن عمر رضي الله عنهما۔

وعند الترمذي في السنن، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ (3137)، من حديث أبى هريرة رضي الله عنه، بلفظ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ: {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء:79] وَسُئِلَ عَنْهَا قَالَ: هِيَ الشَّفَاعَةُ.

فقد اعتمده الإمام في التخريج على هذان الإمامان فعزاه إلى البخاري والترمذي.

[1] أخرجه الترمذي في السنن (3137)، وابن أبى شيبة في المصنف 319\6(31745)، ومن طريقه ابن أبي عاصم في السنة 364\2(784)، وأبو بكر الإسماعيلي في معجم أسامي شيوخ 664\2(293)، وأحمد في مسنده (9735)، و(10200)، والآجري في الشريعة 1610\4(1098)، والبيهقي في الشعب (295.295)، وفي الدلائل 484\5، من حديث أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعًا، وانظر: الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، فصل فِي تفضيله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالشفاعة والمقام المحمود 217\1۔

ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ شفاعت ہے"۔

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور، جن کی بعض ان شاء اللہ تعالیٰ ہیکل دُوم میں مذکور ہوں گی۔ اس دن آدم صفی اللہ سے عیسٰی کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ نفسی نفسی فرمائیں گے، اور حضور اقدس ﷺ "أَنَا لَهَا، أَنَا لَهَا" [1] "مَیں ہوں شفاعت کے لیے، مَیں ہوں شفاعت کے لیے"۔

انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے اور وہ متکلم۔ سب سر بگریبان، وہ ساجد وقائم۔ سب محلِ خوف میں، وہ آمِن وناعم۔ سب اپنی فکر میں، انہیں فکرِ عوالم۔ سب زیرِ حکومت، وہ مالک و حاکم، بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے، اُن کا رب انہیں فرمائے گا:

"يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ" [2]

---

[1] أخرجه الطيالسي في مسنده 4\431 (2834)، واللفظ له، وأحمد في مسنده (2546)، و(2692)، وأبو يعلى في مسنده 4\213 (2328)، والبيهقي في الدلائل 5\481، من حديث ابن عباس رضي الله عنهما۔

والبخاري في الصحيح، بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ 9\147 (7510)، ومسلم في الصحيح، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (193)، من حديث أنس بن مالك رضي الله عنه، بلفظ: "أنا لها" واحدة۔

[2] أخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ القِيَامَةِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ 9\146.147 (7510)، ومسلم في الصحيح، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (193)، و النسائي في السنن الكبرى 10\76 (11066)، والمروزي في تعظيم قدر الصلاة (274) وأبو يعلى في مسنده 7\311 (4350)، وابن خزيمة في التوحيد 2\714.715، وابن مندة في الإيمان (873)، والبيهقي في الأسماء والصفات 1\338.339، والبغوي في =

"اے محمد! اپنا سر اُٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سُنی جائے گی، اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہے"۔

اُس وقت اولین و آخرین میں حضور ﷺ حمد وثنا کا غلغلہ پڑ جائے گا اور دوست، دشمن، موافق، مخالف، ہر شخص حضور ﷺ افضلیتِ کبریٰ و سیادتِ عظمیٰ پر ایمان لائے گا۔

والحمدُ للہ ربّ العٰلمین۔

مقامِ تو محمود و نامت محمد		
		بد نیساں مقامی و نامی کہ دارد

امام محی السنۃ بغوی "معالم التنزیل" میں فرماتے ہیں:

"عن عبدالله قال: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ إبراهيم خليلا، وإن صاحبكم صلى الله عليه وسلم خليل اللهِ وَأَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ" ثُمَّ قَرَأَ: ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قال يقعده على العرش" ۔[1]

"یعنی عبداللہ بن مسعود سے مروی، بے شک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو خلیل بنایا۔

اور بے شک تمہارے آقا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے خلیل، اور تمام خلق سے زیادہ اس کے

==شرح السنة 15\160 (4333)، من طريق حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ۔۔۔ الحديث۔ وانظر ما قبله۔

[1] معالم التنزيل في تفسير القرآن 3\156، وفيه: "وَرُوِيَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:۔۔۔ بدون: "قال يقعده على العرش"۔

وانظر: لباب التأويل في معاني التنزيل المعروف تفسير الخازن 3\143، والمظهري 5\471، بتمامه۔

نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہ آیت﴿عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ تلاوت کرکے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ انہیں روزِقیامت عرش پر بٹھائے گا"۔

وعزا نحوہ فی"المواھب"[1]۔

امام عبدبن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذِرشید حضرت حبر الامہ عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما

---

[1] معالم التنزيل في تفسير القرآن 3\156، وفيه: "وَرُوِيَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:۔۔۔بدون: "قال يقعده على العرش"۔ وانظر: لباب التأويل في معاني التنزيل المعروف تفسير الخازن 3\143، والمظهري 5\471۔

انظر: الكشف والبيان، المعروف تفسير الثعلبي 6\126، والمواهب اللدنية، الفصل الثالث في تفضيله صلى الله عليه وسلم في الآخرة 3\646۔

وأخرجه أبو داود الطيالسي في مسنده 1\203 (249)، من طريق عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُ الْخَلَائِقِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَأَ {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79]"۔

وأخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 6\310 (31685)، وفي مسنده 1\225.226، والآجري في الشريعة 4\1606 (1094۔1095)، والسراج في حديثه 3\237 (2633)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 3\40.41، و3\51 (1021)، وأحمد بن منيع في مسنده كما في الإتحاف للبوصيري (6372)، والطبراني في الكبير 10\142 (10256)، وأبو محمد الخلدي في الجزء الثاني فيه من فوائده عن شيوخه (196.197)، والرافعي في التدوين في أخبار قزوين 4\73، والخطيب في تاريخ بغداد 12\298، والبيهقي في الدلائل 5\484.485۔

سے اس آیت کی تفسیر میں راوی:

"يُجْلِسُهُ اللہ تعالی مَعَهُ عَلَى الْعَرْشِ" [1]۔

"اللہ تعالیٰ اُنہیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائے گا"۔

یعنی معیتِ تشریف وتکریم کہ وہ جلوس ومجلس سے پاک ومتعالی ہے۔

امام قسطلانی "مواہب لدنیہ" میں ناقل، [2] امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

"مجاہد کا یہ قول نہ از روئے نقل مدفوع نہ از جہت نظر ممنوع" [3]۔

=قال الدارقطني في العلل 5\62 (س 707): يَرْوِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ الله. وَرَوَاهُ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ الله. وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ.

[1] أخرجه ابن أبى شيبة في المصنف 6\305 (31652)، وابن أبى عاصم في السنة 1\305 (695)، وابن جرير في تفسيره 15\47، وأبو بكر الخلال في السنة (241)، إلى (244)، و(246)، و(248)، و(252)، و(267.268)، و(278)، و(279)، و(282)، و(286 إلى 288)، و(290)، و(303)، و(310)، و(314)، والآجري في الشريعة 4\1613 (1101 إلى 1105) من طريق ابن فضيل عن ليث عن مجاهد۔

وانظر: شرح الزرقاني على المواهب 12\319، وعزاه إلى عبد بن حميد وغيره۔

[2] انظر: المواهب اللدنية 3\646۔

[3] انظر: فتح الباري شرح صحيح البخاري 11\426۔

رد على الواحدي حيث بالغ في الإنكار على ذٰلک، وأبلغ الجزاف منتهاه، كما قال الأول بلغ السيل رواه حتى قال: "لا يميل إليه إلا قليل العقل عديم الدين۔اه" (انظر: المواهب اللدنية، 3\645.646)۔==

....

یہ رد ہے واحدی پر کیونکہ اس نے اس قول کے انکار میں بہت مُبالغہ کیا اور اپنے بے تکُّے کلام کو انتہا تک پہنچایا جیسا کہ قولِ اوّل میں کیا اور سیلاب اپنی سیرابی تک پہنچا۔ اس نے کہا کہ اس کی طرف نہیں مائل ہوگا مگر کم عقل اور بے دین اھ۔

و اللہ تعالی یسامح المسلمین و احتج لزعمه بمالاحجة له فیه، وقد رده علیه العلماء کما یظهر بالرجوع إلی "المواهب" و "شرحه" وأعظم ماتشبث به في ذٰلک أنه تعالی قال: ﴿مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ [الاسراء:79] لم یقل مقعداً، و المقام موضع القیام لاموضع القعود۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے درگزر فرمائے، اور اس نے اپنے گمان کے مطابق جس چیز سے استدلال کی اس میں اس کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔

بیشک اس پر علماء کرام نے رَد فرمایا جیسا کہ مواہب اور اس کی شرح کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دلیل جس سے اس نے تمسک کیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ "مقاماً محمودًا" فرمایا ہے "مقعدا محمودًا" نہیں فرمایا، اور مقام موضع قیام ہے نہ کہ موضع قعود۔

قال الزرقاني: "وأجیب بأنه یصح علی أنَّ المقام مصدر میمي لا اسم مکان"، اھ (شرح الزرقاني علی المواهب 12\320.)، أی فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثک بعثا محمودا۔

زرقانی نے کہا: اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ مقام مصدر میمی ہے نہ کہ ظرف مکان اھ۔ یعنی یہ مفعول مطلق کے قائم مقام ہے اور معنیٰ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا ایسا اٹھانا جو محمود ہوگا۔

أقول وبالله التوفیق: علی أن الرّفعة بعد التواضع من تواضع لله رفعه الله، فالقعود إنّما یکون بعد مایقوم النّبي صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم بین یدی ربه تبارک وتعالٰی علی قدم الخدمة فذلک المکان مقام محمود ومقعد محمود وکلام اللہ سبحٰنه وتعالٰی بما یقتصر علی بعض الشیئ کما فی قوله تعالٰی: ﴿سُبۡحَانَ الَّذِي أَسۡرَی بِعَبۡدِهِ لَيۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ إِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡأَقۡصَی﴾ [الاسراء:1]

....

اقول: (میں کہتا ہوں) اور توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ علاوہ ازیں رفعت تواضع کے بعد ہے، جو اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو رفعت عطا فرماتا ہے۔

چنانچہ قعود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی کریم ﷺ کے قدمِ خدمت پر قیامت کے بعد ہوگا تو وہی مکان مقام محمود اور مقعد محمود ہوگا، اور اللہ کا کلام بعض شے پر مقتصر ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک"۔

وقد ثبت فی الأحادیث أنه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یسجد بین یدی ربه تبارک وتعالیٰ أیاماً أسبوعاً أو أسبوعین ثم یرفع راسه، وإنما سمّاہ اللہ تعالیٰ مقاماً محموداً لا مسجداً فإن لم ینف به أمر السجود فلم ذا ینفی أمر القعود قال الواحدی: "إذا قیل: السلطان بعث فلاناً, فهم منه أنه أرسله إلی قوم لإصلاح مهماتهم، ولا یفهم منه أنه أجلسه مع نفسه"۔

(انظر: المواهب اللدنیة 3\646، وشرح الزرقانی علی المواهب 12\320، وتفسیر الرازی 21\388، واللباب فی علوم الکتاب 12\365۔)۔

اور تحقیقِ احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ نبی اقدس ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ہفتہ یا دو ہفتے سجدہ ریز رہیں گے، پھر سر اُٹھائیں گے، اس جگہ کا نام اللہ تعالیٰ نے مقام محمود رکھا ہے، مسجد نہیں رکھا، تو جب اس سے سجود کے امر کی نفی نہیں ہوئی تو یہ قعود کے امر کی نفی کیسے کرے گا؟

واحدی نے کہا: جب کہا جائے کہ فلاں کو بادشاہ نے مبعوث کیا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اس قوم کی طرف بھیجا ہے کہ ان کی مہمات کی اصلاح کرے، یہ نہیں سمجھا جاتا کہ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔

قال الزرقاني: "وهذا مردود بأن هذا عادة یجوز تخلفها, علی أن أحوال الآخرة لا تقاس علی أحوال الدنیا" (شرح الزرقانی علی المواهب 12\320)

أقول وباللہ التوفیق! یبعثهم اللہ تعالی في جمعهم عنده لیحکم بینهم لا لیرسلهم إلی قوم، فجاز أن یکون هذا البعث بالإجلاس لا للإرسال، مع أن الإرسال کما یغایر الجلوس فکذا=

....

== القيام عنده، ولكن الهوس يأتي بالعجائب، والحل أن البعث من عنده هو الّذي ذكرها الواحدي، والبعث من محلّ للحضور عنده لاينافى الجلوس عنده كما لايخفى۔

قال الزّرقاني تحت قول الواحدي لايميل إليه ۔۔۔إلخ: هذا مجازفة في الكلام لاتليق بطالب فضلاً عن عالم بعد ثبوت القول عن تابعي جليل، ووجد مثله عن صحابيين ابن عباس وابن مسعود، اھ۔(شرح الزرقانی علی المواهب 12\320)۔

قلت بل عن ثلٰثة ثالثهم ابن سلام كما نقلنا فی المتن رضی اللّٰه تعالٰی عنهم أجمعين ثم بعد كتابتی هذا المحل رأيت الحديث عن رسول اللّٰه ﷺ وههنا تم الهنا والحمدللّٰه الهنا۔

زرقانی نے کہا: یہ مردود ہے کیونکہ ایک امر عادی ہے جس کے خلاف ہونا بھی جائز ہے۔اس کے علاوہ یہ کہ احوالِ آخرت کو احوال دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالٰی اُن کو مبعوث فرما کر سب کو ایک میدان میں جمع کریگا تا کہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے نہ کہ ان کو اصلاح کے لیے کسی قوم کے پاس بھیجے گا۔تو جائز ہے کہ یہ بعث بٹھانے کے ساتھ ہو، نہ کہ بھیجنے کے ساتھ، باوجودیکہ ارسال جس طرح بیٹھنے کے مغایر ہے اسی طرح اس کے پاس کھڑے رہنے کے بھی مغایر ہے، لیکن جنون عیب وغریب اُمور کو لاتا ہے اور اس کا حل یہ ہے کہ جس بعث کو واحدی نے ذکر کیا ہے وہ ہے "بعث من عنده" اپنے پاس سے بھیجنا۔اور وہ بعث جو کسی محل سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے ہو وہ اس کے پاس بیٹھنے کے منافی نہیں، جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔

واحدی کے قول "لا يميل إليه إلخ" کے تحت زرقانی نے یہ کہا کہ یہ بے تکا کلام ہے جو کسی طالب کے لائق بھی نہیں چہ جائیکہ عالم کے لایق ہو جبکہ ایک جلیل القدر تابعی سے یہ قول ثابت ہو چکا ہے اور اسکی مثل دو صحابیوں یعنی ابنِ عباس اور ابنِ مسعود سے۔

میں کہتا ہوں، بلکہ تین صحابہ سے۔

تیسرے ابنِ سلام ہیں۔

جیسا کہ ہم نے متن میں نقل کیا ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔پھر اس محل کی کتابت کے بعد میں نے =

= رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث دیکھی، یہاں ہماری بحث تام ہوگئی، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو ہمارا معبود ہے۔

قال الإمام الجليل الجلا ل في الدر المنثور أخرج الديلمي عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ قال يجلسني معه على السرير۔ (الدر المنثور 5\328، وفتح القدير للشوكاني 7\303)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے "درمنثور" میں فرمایا:

دیلمی نے ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ ﴿عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں) کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے گا۔

وقد عرفنا من هٰهنا صدق ابن تيمية فى قول في الثعلبى إن الواحدى صاحبه كان أبصر منه بالعربية لكنه أبعد عن إتباع السلف اه، وإن كان ابن تيمية نفسه أبعد وأبعد وبالجملة فاسمع ماأثرناه عن الإمام أبي داود والإمام الدار قطني والإمام العسقلاني فهم الأئمة الأجلة الشان وإياك وأن تلتفت إلى زعمه ليس بذالك فى هذا الشان والحمد لله رب العٰلمين۔ ۱۲ منه"

تحقیق ہم نے یہاں سے ثعلبی کے بارے میں ابن تیمیہ کے اس قول کی صداقت جان لی کہ واحدی جو ثعلبی کا ساتھی ہے وہ ثعلبی سے بڑھ کر عربیت میں مہارت رکھتا ہے مگر اسلاف کی اتباع سے بہت ہی دور ہے اھ۔

خلاصہ یہ کہ تُو سن لے اس کو جو ہم نے نقل کیا ہے امام ابوداؤد، امام دارقطنی اور امام عسقلانی سے کیونکہ وہ انتہائی جلالتِ شان والے آئمہ ہیں، اور اس شخص کے قول باطل کی طرف التفات سے بچ جو ان کے ہم پلّہ نہیں ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۱۲ منہ۔

اور نقاش نے ابو داؤد صاحب سنن رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا:

"مَنْ أَنْكَرَ هَذَا الْقَوْلَ فَهُوَ مُتَّهَمٌ "[1]

---

[1] ذكره أبى بكر الخلال في السنة 1\214.215، وقال: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ يَقُولُ: مَنْ أَنْكَرَ هَذَا فَهُوَ عِنْدَنَا مُتَّهَمٌ۔ وَقَالَ: مَا زَالَ النَّاسُ يُحَدِّثُونَ بِهَذَا، يُرِيدُونَ مُغَايَظَةَ الْجَهْمِيَّةِ، وَذَلِكَ أَنَّ الْجَهْمِيَّةَ يُنْكِرُونَ أَنَّ عَلَى الْعَرْشِ شَيْئًا۔

قال: فَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ وَاصِلٍ، قَالَ: مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ جَهْمِيٌّ۔ (214)

قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: مَنْ رَدَّهُ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ كَذَّبَ بِفَضِيلَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ الْعَظِيمِ.

وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَصْرَمَ الْمُزَنِيُّ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، وَقَالَ: "مَنْ رَدَّ هَذَا فَهُوَ مُتَّهَمٌ عَلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَهُوَ عِنْدَنَا كَافِرٌ، وَزَعَمَ أَنَّ مَنْ قَالَ بِهَذَا فَهُوَ ثَنَوِيٌّ، فَقَدْ زَعَمَ أَنَّ الْعُلَمَاءَ وَالتَّابِعِينَ ثَنَوِيَّةٌ، وَمَنْ قَالَ بِهَذَا فَهُوَ زِنْدِيقٌ يُقْتَلُ "(أيضا 215.16)

وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ الدَّقِيقِيُّ: مَنْ رَدَّهَا فَهُوَ عِنْدَنَا جَهْمِيٌّ، وَحُكْمُ مَنْ رَدَّ هَذَا أَنْ يُتَّقَى، وَقَالَ عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ: لَا يَرُدُّ هَذَا إِلَّا مُتَّهَمٌ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ: الْإِيمَانُ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالتَّسْلِيمُ لَهُ، وَقَالَ إِسْحَاقُ لِأَبِي عَلِيٍّ الْقُوهُسْتَانِيِّ: مَنْ رَدَّ هَذَا الْحَدِيثَ فَهُوَ جَهْمِيٌّ،

وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ لِلَّذِي رَدَّ فَضِيلَةَ النَّبِيِّ ﷺ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ فَهُوَ مُتَّهَمٌ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْأَصْبَهَانِيُّ: هَذَا الْحَدِيثُ حَدَّثَ بِهِ الْعُلَمَاءُ مُنْذُ سِتِّينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، وَلَا يَرُدُّهُ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ۔

قَالَ: وَسَأَلْتُ حَمْدَانَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: كَتَبْتُهُ مُنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَرُدُّهُ إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَمَا يُنْكِرُ هَذَا إِلَّا أَهْلُ الْبِدَعِ، قَالَ هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: هَذَا حَدِيثٌ يُسَخِّنُ اللهُ بِهِ أَعْيُنَ الزَّنَادِقَةِ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيَّ يَقُولُ: مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ لَمْ يَسْتَوْجِبْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

"جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے"۔[1]

---

[1]= مَا قَالَ مُجَاهِدٌ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللهِ الْعَظِيمِ۔ (أيضا 217)

قال الآجري (متوفی 360ھ) فی الشریعة 4\1612.13: وَأَمَّا حَدِيثُ مُجَاهِدٍ فِي فَضِيلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وَتَفْسِيرُهُ لِهَذِهِ الْآيَةِ: أَنَّهُ يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ, فَقَدْ تَلَقَّاهَا الشُّيُوخُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالنَّقْلِ لِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ, تَلَقَّوْهَا بِأَحْسَنِ تَلَقٍّ, وَقَبِلُوهَا بِأَحْسَنِ قَبُولٍ, وَلَمْ يُنْكِرُوهَا, وَأَنْكَرُوا عَلَى مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ إِنْكَارًا شَدِيدًا وَقَالُوا: مَنْ رَدَّ حَدِيثَ مُجَاهِدٍ فَهُوَ رَجُلُ سُوءٍ۔ قُلْتُ: فَمَذْهَبُنَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبُولُ مَا رَسَمْنَاهُ فِي هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ, وَقَبُولُ حَدِيثِ مُجَاهِدٍ, وَتَرْكُ الْمُعَارَضَةِ وَالْمُنَاظَرَةِ فِي رَدِّهِ۔

اور جو مجاہد کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے متعلق ہے اور اس آیت کی تفسیر کے متعلق کہ اللہ عزوجل آپ کو عرش پر بٹھائے گا تو مشائخ میں سے اہل علم نے اور رسول اللہ ﷺ حدیث نقل کرنے والوں نے اچھی طرح حاصل کیا ہے اور احسن طریقہ سے اس کو قبول کیا ہے، اور اس کا انکار نہیں کیا، اور جس نے اس حدیث مجاہد کا انکار کیا اُس کا انھوں نے شدت سے انکار کیا ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ جو اس کا انکار کرے گا وہ ایک بُرا انسان ہے۔

میں کہتا ہوں (یعنی آجری) ہمارا یہ مسلک ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ عزوجل کے لیے ہے اور اس مسلک کے متعلق جو روایات ہم نے بیان کی ہیں اُنہیں قبول کریں جو اس سے پہلے ذکر ہو چکیں، اور روایتِ مجاہد کو قبول کریں اور اس کو رد کرنے کے لیے معارضہ و مناظرہ کو ترک کریں۔

اہل سنت و جماعت کے علماء سلف صالحین کی ایک جماعت نے اس اثر کو قبول و تسلیم کیا ہے، بلکہ اس کو رد کرنے اور اس میں طعن کرنے والے کا انکار کیا اور اُس کو بدعتی اور جہمی قرار دیا ہے۔

اُن جلیل القدر علماء میں سے چند یہ ہیں: امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابراہیم الحربی، ابوعلی الزعفرانی، ابن ابی عاصم، الدارقطنی، الطبرانی، ابنِ بطہ، بربہاری، ابنِ نجاد، بغوی، خلال، مروذی، وابنِ سراج وغیرہم۔

اسی طرح امام دارقطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی ، اوراس کے بیان میں چند اشعار نظم کیے، کمافی "نسیم الرّ یاض". [۱]

ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی:

"إنّ محمداً، یوم القیٰمة یجلس علی کرسی الرّبِ بین یدی الرّب" [۲]۔

[۱] انظر: نسیم الریاض فی شرح الشفاء، فصل فی تفصیله بالشفاعة 2\343۔

حَدِیث الشَّفَاعَة عَن أَحْمد ... إِلَى أَحْمد الْمُصْطَفى نُسْنده

وَقد جَاء الحَدِیث بإقعاده ... على الْعَرْش أَیْضا وَلَا نجحده

أمروا الحَدِیث على وَجهه ... وَلَا تدْخلُوا فِیهِ مَا یُفْسِدهُ

وَلَا تنکروا أَنه قَاعد ... ولا تنکروا أَنه یقعده

أوردها فی النسیم (2\343) ۔کلا انه أجاد فی ذٰلک رحمه الله تعالٰی رحمة واسعةالخ ۱۲ منه۔

" حدیث شفاعت بحوالہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مروی ہے،ہم احمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک اس کا اسناد کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ تعالٰی آپ کو عرش پر بٹھائے گا اور ہم اس کا انکار نہیں کرتے ۔انہوں نے حدیث کو درست بیان کیا ہے،تم اس میں کلامِ فاسد کو داخل مت کرو، نہ اس بات کا انکار کرو کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرش پر جلوہ گر ہوں گے، اور نہ ہی اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالٰی آپ کو عرش پر بٹھائے گا۔ اس کو "نسیم الریاض" میں مکمل بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے خوب اشعار کہے ہیں، اللہ تعالٰی ان پر وسیع رحمت نازل فرمائے"۔

[۲] انظر: المواهب اللدنیة، 3\647، وشرح الزرقاني على المواهب 12\321، وسبل الهدى والرشاد 10\382، وفتح الباري شرح صحیح البخاري 11\427، وعمدة القاري شرح صحیح البخاري 23\123۔

وأخرجه أبو بكر الخلال في السنة، 1\252.251(295)، والذهبي في العلو (359)، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: {عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا} [الإسراء: 79] قَالَ: "يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ"۔

"بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم زِ قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے"۔

"معالم" میں عبد اللہ بن سلام سے ہے:

"یقعدہ علی الکرسی" [1]۔

"اللہ تعالیٰ انہیں کرسی پر بٹھائے گا"،

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلیٰ الہٖ واصحابہ اجمعین، والحمد للہ ربّ العٰلمین

دسویں آیت

قرآن شریف کے تفصیلی اِرشادات ومحاورات ونقلِ اقوال وذکرِ احوال پر نظر کیجیے، تو ہر جگہ اس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شان سب انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے بلند وبالا نظر آتی ہے۔ یہ وہ بحرِ زخّار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار ہیں، علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک وقاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔

فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کرکے پھر بعض امتیاز کہ باندکِ تامل، اس وقت ذہنِ قاصر میں حاضر ہوئے، ظاہر کرے گا، تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد، بیس پر اقتصار کا باعث ہوا:

---

[1] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة 1\258(583)، من طريق سعيد الجريري عن رجل عن ابن شغاف عن عبد الله بن سلام قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّ أَقْرَبَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ عَلَى الْكُرْسِيِّ. والطبراني في الكبير 13\167(402)،

وأخرجه أبو بكر الخلال في السنة 1\245(280)، من طريق الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ سَيْفٍ السَّدُوسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: "إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيِّ الرَّبِّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ"۔و 1\256.257(307 إلى 309)، وابن جرير في تفسيره 15\53۔وانظر: معالم التنزيل 3\156۔

(1) خلیلِ جلیل علیہ الصلاۃ والتبجیل سے نقل فرمایا:

﴿وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ﴾[۱]

"مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اُٹھائے جائیں"۔

حبیبِ قریب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خود ارشاد ہوا :

﴿یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ﴾[۲]

"جس دن خدا رُسوانہ کرے گا نبی اور اُس کے ساتھ والے مسلمانوں کو"۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارتِ عظمٰی سے مشرف ہوئے۔

(2) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی

﴿اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ﴾[۳]۔

"بے شک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اور وہ مجھے راہ دے گا"۔

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خود بلا کر عطائے دولت کی خبر دی:

﴿سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ﴾[۴]۔

"پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا"۔

(3) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی

﴿سَیَهْدِیْنِ﴾[۵]

"وہ مجھے راہ دے گا"۔

---

[۱] [الشعراء:87]

[۲] [التحریم:8]

[۳] [الصافات:99]

[۴] [الاسراء:1]

[۵] [الصافات:99]

حبیب ﷺ سے خود اِرشاد فرمایا:

﴿وَ يَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا﴾[1]

"اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے"۔

(4) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے آیا، فرشتے اُن کے معزز مہمان ہوئے:

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ﴾[2]۔

"اے محبوب! کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی؟"۔

حبیب ﷺ کے لیے فرمایا، فرشتے اُن کے لشکری وسپاہی بنے:

﴿وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾[3]

"اور اُن فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں"۔

﴿يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ﴾[4]

"تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا"۔

﴿وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾[5]۔

"اور اُس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں"۔

---

[1] [الفتح:2]

[2] [الذاریات:25]

[3] [التوبۃ:40]

[4] [آل عمران:125]

[5] [التحریم:4]

خُدا اچاہتا ہے رِضائے محمد

(5) کلیم علیہ الصّلاۃ والتسلیم کو فرمایا، اُنہوں نے خدا کی رِضا چاہی:

﴿وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ﴾[۱]۔

"اور تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تُو راضی ہو"۔

حبیب ﷺ کے لیے بتایا، خُدا نے اُن کی رضا چاہی:

﴿فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا﴾[۲]

"تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خُوشی ہے"۔

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ﴾[۳]۔

"اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

(6) کلیم علیہ الصّلاۃ والسّلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا، بلفظ فرار نقل فرمایا:

﴿فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ﴾[۴]

"تو مَیں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا"۔

حبیب ﷺ ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا:

﴿إِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾[۵]۔

"اور اے محبوب! یاد کر جب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے"۔

(7) کلیم اللہ علیہ الصلاۃ والتسلیم سے طُور پر کلام کیا، اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا:

---

[۱] [طه:84]

[۲] [البقرة:144]

[۳] [الضحى:5]

[۴] [الشعراء:21]

[۵] [الأنفال:30]

﴿اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ـ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾[1] اِلٰی اٰخر الاٰیات۔

"اور میں نے تجھے پسند کیا، اب کان لگا کر سُن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بے شک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میری بندگی کر، اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ"۔

حبیب ﷺ سے فوق السمٰوٰت مکالمہ فرمایا، اور سب سے چھپایا:

﴿فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی﴾[2]۔

"اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی"۔

(8) داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کو اِرشاد ہوا:

﴿لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾[3]۔

"خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکا دے خدا کی راہ سے"۔

حبیب ﷺ کے بارے میں بقسم فرمایا:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ـ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی﴾[4]۔

کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا، وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے، وباللہ التوفیق:

(۹) نوح و ہود علیہما الصلاۃ والسّلام سے دُعا نقل فرمائی:

﴿رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ﴾[5]۔

---

[1] [طہ:13.14]

[2] [النجم:9]

[3] [ص:26]

[4] [النجم:3.4]

[5] [المؤمنون:26]،و[المؤمنون:39]

"الٰہی! میری مدد فرما، بدلا اس کا کہ اُنہوں نے مجھے جھٹلایا"۔

حضرت محمد ﷺ سے خُود اِرشاد ہوا:

﴿وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا﴾[1]

"اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد"۔

(10) نُوح وخلیل علیہما الصلاۃ والتسلیم سے دُعا نقل فرمائی:

﴿رَبَّنَا [2] اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾[3]

"اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا"۔

حبیب ﷺ خود حکم دیا اپنی اُمت کی مغفرت مانگو:

﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾[4]۔

"اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو"۔

(11) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے آیا، اُنہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دُعا کی:

---

[1] [الفتح:3]

[2] یہ لفظ دُعائے خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کے ہیں اور دُعائے نوح علیہ الصلاۃ والسلام ان لفظوں سے ہے

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾[نوح:28]

"اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے، اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو"۔ ۱۲ منہ۔

[3] [إبراھیم:41]

[4] [محمد:19]

﴿وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ﴾[1]۔
"اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں"۔
حبیب ﷺ سے خود فرمایا :
﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾[2]
"اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کردیا"۔
اور اس سے اعلٰی و ارفع مژدہ ملا:
﴿عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾[3]
"قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں"۔
کہ جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد و ثنا کا شور ہر زُبان سے جوش زَن ہوگا۔
حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے قوم لُوط سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی
(۱۲) خلیل علیہ الصلاۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا، انہوں نے قومِ لُوط علیہ الصلاۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی
﴿يُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ﴾[4]
"ہم سے لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا"۔
مگر حکم ہوا:
﴿يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾[5]

---

[1] [الشعراء:84]
[2] [الشرح:4]
[3] [الإسراء:79]
[4] [هود:74]
[5] [هود:76]

"اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑ"۔ عرض کی:

﴿اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا﴾[1]۔

"اس بستی میں لوط جو ہے"۔ حکم ہوا:

﴿نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا﴾[2]۔

"ہمیں خوب معلوم ہے جو وہاں ہیں"۔

حبیب ﷺ سے ارشاد ہوا:

﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾[3]۔

"اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالَم! تُو اُن میں تشریف فرما ہے"۔

(13) خلیل علیہ الصّلاۃ والسّلام سے نقل فرمایا

﴿رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ﴾[4]۔

"الٰہی! میری دُعا قبول فرما"۔

حبیب ﷺ اُن کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا:

﴿قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[5]۔

"تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دُعا مانگو مَیں قبول کروں گا"۔

(14) کلیم علیہ الصلاۃ والسلام کی معراج درختِ دُنیا پر ہوئی:

---

[1] [العنكبوت:32]

[2] [العنكبوت:32]

[3] [الأنفال:33]

[4] [إبراهيم:40]

[5] [غافر:60]

﴿نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ﴾[1]۔
" ندا کی گئی میدان کے دائیں کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے"۔
حبیب ﷺ معراج سدرۃ المنتہٰی وفردوسِ اعلیٰ تک بیان فرمائی:

﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوٰى﴾[2]۔
" سدرۃ المنتہٰی کے پاس، اُس کے پاس جنت الماوٰی ہے"۔
(15) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے وقتِ ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت کی:

﴿وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ﴾[3]۔
" اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے، اور میری زبان نہیں چلتی تو تُو ہارون کو بھی رسول کر"۔
حبیبِ کریم ﷺ خود شرحِ صدر کی دَولت بخشی
حبیب ﷺ خود شرحِ صدر کی دولت بخشی، اور اس سے منتِ عظمٰی رکھی:

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾[4]
" کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا"۔
(16) کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پر حجابِ نار سے تجلی ہوئی:

﴿فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾[5]
" پھر جب وہ آگ کے پاس آیا، ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے"۔

---

[1] [القصص:30]

[2] [النجم:14.15]

[3] [الشعراء:13]

[4] [الشرح:1]

[5] [النمل:8]

حبیب ﷺ جلوہ نور سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم و تعظیم کے لیے بالفاظِ ابہام بیان فرمائی گئی:

﴿اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَۃَ مَا یَغۡشٰی﴾[1]۔

"جب چھا گیا سدرہ پر جو کچھ چھایا"۔

ابنِ جریر، ابنِ ابی حاتم، ابنِ مردویہ، بزار، ابویعلی، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی:

ثُمَّ انْتَهٰى إِلَى السِّدْرَةِ ... فَغَشِيَهَا نُورُ الْخَلَّاقِ عَزَّ وَجَلَّ، ... فَكَلَّمَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: سَلْ،[2]۔

" پھر حضور اقدس ﷺ سدرہ تک پہنچے۔ خالق عزوجل کا نُور اس پر چھایا۔ اس وقت حق جل جلالہ نے حضور ﷺ سے کلام کیا اور فرمایا: مانگو" ، اھ ملخصاً۔

(17) کلیم علیہ الصّلاۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا، سب سے براءت و قطع تعلق نقل فرمایا، جب اُنھوں نے اپنی قوم کو قتالِ عمالقہ کا حکم دیا، اور اُنھوں نے نہ مانا۔ عرض کی:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ لَاۤ اَمۡلِکُ اِلَّا نَفۡسِیۡ وَ اَخِیۡ فَافۡرُقۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِیۡنَ﴾[3]۔

---

[1] [النجم:16]

[2] أخرجه ابن جرير في تفسيره 14\424، و22\43، وفي تهذيب الآثار (727)، وابن أبي حاتم في تفسيره 7\2313 (13184)، والبزار في مسنده 17\10 (9518)، والبيهقي في الدلائل 2\398، وأورده السيوطي في الدر المنثور 5\203، وعزاه إلى الْبَزَّار وَأَبُو يعلى وَابْن جرير وَمُحَمّد بن نصر الْمروزِي فِي كتاب الصَّلَاة وَابْن أبي حَاتِم وَابْن عدي وَابْن مرْدَوَيْه وَالْبَيْهَقِيّ، وانظر: الخصائص الكبرى 1\283.288۔

[3] [المائدة:25]

"الٰہی! میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا، تُو جُدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں"۔

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفّار تک کو داخل فرمایا:

﴿مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيْهِمْ﴾[۱]۔

"اور اللہ کا کام نہیں کہ اُنہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم اُن میں تشریف فرما ہو"۔

﴿عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾[۲]۔

"قریب ہے کہ تمہارا رب تمھیں اُس جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں"۔

یہ شفاعتِ کبریٰ ہے کہ تمام اہلِ موقف موافق ومخالف سب کو شامل۔

(18) ہارون وکلیم علیہم الصلاۃ والتسلیم کے لیے فرمایا، اُنہوں نے فرعون کے پاس جاتے ہوئے اپنا خوف عرض کیا:

﴿رَبَّنَاۤ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَاۤ اَوْ اَنْ یَّطْغٰى﴾[۳]۔

"اے ہمارے رب! بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے"۔اس پر حکم ہوا:

﴿لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى﴾[۴]۔

"ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا"۔

حبیب صلی اللہ علیہ وسلم خود مژدۂ نگہبانی دیا:

---

[۱] [الأنفال:33]

[۲] [الإسراء:79]

[۳] [طه:45]

[۴] [طه:46]

﴿وَ اللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾[1]۔

"اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے"۔

حضرت مسیح کے حق میں فرمایا: اے مریم کے بیٹے عیسٰی ! کیا تُو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خُدا ٹھہرالو

(20) مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے حق میں فرمایا، اُن سے پرائی بات پر یُوں سوال ہوگا:

﴿يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِىۡ وَ اُمِّىَ اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ﴾[2]۔

"اے مریم کے بیٹے عیسٰی ! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھہرالو۔"

"معالم"[3] میں ہے، اس سوال پر خوفِ الٰہی سے حضرت رُوح اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ کا بند بند کانپ اُٹھے گا اور ہر بُنِ مُوسی خون کا فوارہ بہے گا، پھر جواب عرض کریں گے، جس کی حق تعالٰی تصدیق فرماتا ہے۔

حبیب ﷺ نے جب غزوہ تبوک کا قصد فرمایا، اور مُنافقوں نے جُھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی۔ اس پر سوال تو حضور ﷺ سے بھی ہوا مگر یہاں جو شانِ لطف ومحبت وکرم وعنایت ہے، قابلِ غور ہے۔

ارشاد فرمایا:

---

[1] [المائدة: 67]

[2] [ص: 116]

[3] معالم التنزيل المعروف تفسير البغوي 2\105، قَالَ أَبُو رَوْقٍ: وَإِذَا سَمِعَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذَا الْخِطَابَ أَرْعَدَتْ مَفَاصِلُهُ وَانْفَجَرَتْ مِنْ أَصْلِ كُلِّ شَعْرَةٍ فِي جَسَدِهِ عَيْنٌ مِنْ دَمٍ، ثُمَّ يَقُولُ مُجِيبًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {قَالَ سُبْحَانَكَ} تَنْزِيهًا وَتَعْظِيمًا لَكَ {مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ}

﴿عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ﴾[۱]۔
"اللہ تجھے معاف فرمائے، تو نے انہیں اجازت کیوں دے دی"۔
سُبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور محبت کا کلمہ پہلے۔ والحمدللہ ربّ العالمین۔

حضرت مسیح نے اپنے اُمتیوں سے مدد طلب کی

(20) مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے نقل فرمایا، اُنہوں نے اپنے اُمتیوں سے مدد طلب کی:
﴿فَلَمَّا اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ﴾[۲]۔
"پھر جب عیسیٰ نے اُن سے کُفر پایا، بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ حواریوں نے کہا: ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں"۔
حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت انبیاء ومرسلین کو حکمِ نُصرت ہوا:
﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾[۳]۔
"تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا"۔
غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلیٰ انہیں ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

		حُسن یُوسف، دمِ عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خُوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری		

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی اٰلہٖ وأصحابہ وبارك وكرم، والحمدللہ ربّ العٰلمین۔

---

[۱] [التوبة:43]

[۲] [آل عمران:52]

[۳] [آل عمران:81]

ہیکل دُوم

لآلی متلالی احادیثِ جلیلہ

تابشِ اول، چند وحی ربّانی علاوہ آیاتِ کریمہ قرآنی

وحی اوّل (1)

حاکم، بیہقی [۱]، طبرانی، آجری، ابونعیم، ابنِ عساکر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ، قَالَ: يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِي، قَالَ: وَ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا؟ قَالَ: لِأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا" لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ". فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ، قَالَ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ". وفی روایة عند الحاکم: "فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ إِنَّهُ لَأُحِبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، أما إِذْ سَأَلْتَنِي بِحَقِّهِ فقد غفرت لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا غفرت لَكَ وَمَا خلقتك" [۲]۔

---

[۱] وقال صحيح الإسناد وأقره عليه العلامة ابن أمير الحاج في الحلية والسبكي في شفاء السقام، أقول والذي تحرر عندي انه لا ينزل عن درجة الحسن، والله تعالى أعلم ۱۲ منه۔

اور کہا کہ اس کا اسناد صحیح ہے، علامہ ابن امیر الحاج نے "حلیۃ" میں اور سبکی نے "شفاء السقام" میں اس کو برقرار رکھا۔ میں کہتا ہوں: جو میرے ہاں ثابت ہے وہ یہ کہ وہ درجہ حسن سے کمتر نہیں، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

[۲] أخرجه الحاكم في المستدرك 2\615، والطبراني في الصغير 412 (994)، وفي الأوسط 7\259 (6498)، والآجري في الشريعة (992)، والبيهقي في الدلائل 5\498

" یعنی جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی تو اُنہوں نے اپنے رب سے عرض کی، اے رب میرے! صدقہ محمد ﷺ میری مغفرت فرما۔ ربّ العٰلمین نے فرمایا: تُو نے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیوں کر پہچانا؟ عرض کی: جب تُو نے مجھے اپنے دستِ قُدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح ڈالی، مَیں نے سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر " لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " لکھا پایا، جانا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تُو نے اس کے حق کا وسیلہ کر کے مجھ سے مانگا تو مَیں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد ﷺ ہوتا تو مَیں تیری مغفرت نہ کرتا، نہ تجھے بناتا"۔ [1]

= وأبو عبد الله التميمي البصري في تلقيح العقول في فضائل الرسول، 1\428(456)، وأبو مطيع المصري في الأمالي (9)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 7\437، من طريق عبد الرحمن بن زيد بن أسلم عن أبيه عن جده عن عمر بن الخطاب ---- الحديث۔ وانظر: سلاح المؤمن في الدعاء 130، وكنز العمال 11\455(32138)، والمواهب اللدنية 1\55، و3\605، وشرح الزرقاني على المواهب 12\220۔

[1] حدیث حضرت عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چند شواہد ملاحظہ فرمائیں:

(1) ابنِ تیمیہ نے اپنے " فتاوی " میں ذکر کیا

" وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ بشران مِنْ طَرِيقِ الشَّيْخِ أَبِي الْفَرَجِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ فِي (الوفا بِفَضَائِلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ العوفى ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طهمان عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى =

....

=كُنتَ نَبِيًّا؟ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَخَلَقَ الْعَرْشَ: كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى: نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ فَرَأَى اسْمِي فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِكَ فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ؟".
(مجموع الفتاوی 2\150)

بسندِ مذکور حضرت میسرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالی نے زمین کو تخلیق فرمایا، پھر آسمانوں کی طرف توجہ فرمائی تو ان کو سات آسمان بنا دیا۔ پھر عرش کو تخلیق فرمایا اور عرش کے دروازے پر لکھا۔ محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء ہیں۔ پھر جنت کو تخلیق فرمایا کہ جس میں حضرت آدم اور حوا کو ٹھہرایا، اور اُس کے دروازوں و پتوں اور قبوں اور خیموں پر میرا نام لکھ دیا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسد کے درمیان تھے۔ پس جب اللہ تعالی نے اُن میں رُوح پھونکی تو اُنہوں نے میرا نام دیکھا تو اللہ تعالی نے اُن کو خبر دی کہ یہ تیری ساری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب ان دونوں کو شیطان نے پھسلا دیا تو انہوں نے توبہ کی اور اللہ کے حضور میرے نام کا وسیلہ ڈالا۔

علّامہ محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وروی ابن الجوزی بسند جيد لا بأس به"۔ (سبل الهدی والرشاد 1\86)

وقال السيد عبد الله الغماری: إسناد هذا الحديث قوي، وهو أقوى شاهد وقفت عليه لحديث عبد الرحمن بن زيد) . اهـ. وكذا قال الحافظ بن حجر ـ قلت: إسناده مسلسل بالثقات، ما خلا راوٍ واحد صدوق. وقد وقع في فتاوي ابن تيمية (عبد الله بن سفيان)، والصواب (عبد الله بن شقيق) هكذا جاء عند من أخرج أصل الحديث كالحاكم (608/2)، والبيهقي في الدلائل (85/1، 129/2)، وأبو نعيم في الحلية (53/9)، =

== والتاريخ الكبير للبخاري (374/7، ترجمة رقم 1606)، والسنة لإبن أبي عاصم (179/1) وقد ذكره شيخنا المحقق العلامة السيد عبد الله الصديق الغماري رحمه الله تعالى على الصواب في الرد المحكم المتين (ص 138.139)، كما قال الشيخ محمود سعيد ممدوح فی رفع المنارة175۔

یعنی سید عبداللہ الغماری نے کہا کہ اس حدیث کی سند قوی ہے اور یہ عبدالرحمن بن زید (راویٔ حدیث عمر بن خطاب) کا قوی شاہد ہے جس پر میں مطلع ہوسکا ہوں ۔ اور ایسے ہی کہا حافظ ابنِ حجر نے ۔ میں کہتا ہوں (سید الغماری) اور اس حدیث کی سند میں مسلسل ثقہ راوی ہیں سوائے ایک راوی کے، اور وہ صدوق ہے ۔ اور تحقیق ابنِ تیمیہ کے فتاوی میں عبداللہ بن سفیان واقع ہے مگر صحیح عبداللہ بن شقیق ہے جیسا کہ امام حاکم، بیہقی، ابونعیم، بخاری اور ابن ابی عاصم وغیرہم اس کی تخریج کرنے والوں کی سند میں ہے ۔ اور تحقیق اس کا صواب ہونا ہمارے شیخ سید عبداللہ صدیق غماری نے الردالمحکم المتین میں ذکر کیا ہے ۔

ابنِ تیمیہ ہی مزید لکھتا ہے کہ:

"وَرَوَى أَبُو نُعَيْمٍ الْحَافِظُ فِي كِتَابِ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ: وَمِنْ طَرِيقِ الشَّيْخِ أَبِي الْفَرَجِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رشدين ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الفهري ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {لَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيئَةَ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلَّا غَفَرْت لِي. فَأَوْحَى إِلَيْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَا رَبِّ إِنَّك لَمَّا أَتْمَمْت خَلْقِي رَفَعْت رَأْسِي إِلَى عَرْشِك فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْت أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِك عَلَيْك، إذْ قَرَنْت اسْمَهُ مَعَ اسْمِك. فَقَالَ: نَعَمْ قَدْ غَفَرْت لَك وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِك وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُك} فَهَذَا الْحَدِيثُ يُؤَيِّدُ الَّذِي قَبْلَهُ وَهُمَا كَالتَّفْسِيرِ لِلْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ.(مجموع الفتاوى 2\150.151)

بسندِ مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدم علیہ السلام سے لغزش واقع ہوئی اُنہوں =

....

نے اپنے سر کو اُٹھایا اور عرض کی: اے رب! بحقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری مغفرت فرما۔ تو اُن کی طرف وحی کی گئی کہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ اور کیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے عرض کیا: اے ربّ! جب تُو نے میری تخلیق مکمل فرمالی تو مَیں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اُٹھایا تو اس پر مکتوب تھا "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پس مَیں نے جان لیا کہ وہ تیری بارگاہ میں سب سے مکرم ہیں اسی لیے تُو نے اُن کا اسم اپنے اسم کے ساتھ ملا رکھا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے تجھے بخش دیا اور وہ تیری ذُریت میں سب سے آخری نبی ہیں، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

پس یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کرتی ہے اور یہ دونوں احادیثِ صحیحہ کی تفسیر کی طرح ہیں۔

شیخ سیّد علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فهذا يدل على أن الحديث عند ابن تيمية صالح للاستشهاد والاعتبار لأن الموضوع أو الباطل لا يستشهد به عند المحدثين، وأنت ترى أن الشيخ استشهد به هنا على التفسير". (مفاهيم يجب أن تصحح، ص 57)

پس یہ اس پر دلیل ہے کہ شیخ ابنِ تیمیہ کے نزدیک یہ حدیث قابلِ استشہاد و لائقِ اعتبار ہے کیونکہ حدیثِ موضوع یا باطل محدثین کے نزدیک قابلِ استشہاد نہیں ہوتی۔ اور یہاں تم دیکھ رہے ہو کہ شیخ ابنِ تیمیہ نے حدیثِ مذکورہ سے تفسیر پر استشہاد کیا ہے۔

اس کے مزید شواہد بھی ہیں جن میں سے ایک جس کو امام سیوطی رحمہ اللہ نے تفسیر "الدرالمنثور" میں ابن المنذر کے طریق سے روایت نقل کی، بسند عن محمد بن علی الحسین بن علی بن آبی طالب، قال: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"لما أصاب آدم الْخَطِيئَة عظم كربه وَاشْتَدَّ ندمه فَجَاءَهُ جِبْرِيل فَقَالَ: يَا آدم هَل أدلك على بَاب توبتك الَّذِي يَتُوب الله عَلَيْك مِنْهُ قَالَ: بلَى يَا جِبْرِيل قَالَ: قُم فِي مقامك الَّذِي تناجي فِيهِ رَبك فمجده وامدح فَلَيْسَ شَيْء أحب إِلَى الله من الْمَدْح قَالَ: فَأَقُول مَاذَا يَا جِبْرِيل قَالَ: فَقل لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت==

....

= وَهُوَ حَیّ لَا یَمُوت بِیَدِهِ الْخَیْر کُله وَهُوَ علی کل شَیْء قدیر ثمَّ تبوء بخطیئتك فَتَقول: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِك لَا إِلَه إِلَّا أَنْت رب إِنِّي ظلمت نَفسِي وعملت السوء فَاغْفِر لی إِنَّه لَا یغْفر الذُّنُوب إِلَّا أَنْت الله إِنِّي أَسأَلك بجاه مُحَمَّد عَبدك و کرامته عَلَیْك أَن تغْفر لی خطیئتی۔ قَالَ: فَفعل آدم فَقَالَ الله: یَا آدم من علمك هَذَا فَقَالَ: یَا رب إِنَّك لما نفخت فِیّ الرّوح فَقُمْت بشرا سویاً أسمع وَأبْصر وأعقل وَأنْظر رَأَیْت علی سَاق عرشك مَکْتُوبًا بِسم الله الرَّحْمَن الرَّحِیم لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شریك لَهُ مُحَمَّد رَسُول الله فَلَمَّا لم أر أثر اسْمك اسْم ملك مقرب وَلَا نَبِی مُرْسل غیر اسْمه علمت أَنه أكْرم خلقك عَلَیْك۔ قَالَ: صدقت وَقد تبت عَلَیْك وغفرت لَك خطیئتك قَالَ: فَحَمدَ آدم ربه وشکره وَانْصَرف بأعظم سرُور وَلم ینْصَرف بِهِ عبد من عِنْد ربه وَکَانَ لِبَاس آدم النُّور قَالَ الله (ینْزع عَنْهُمَا لباسهما لیریهما سوآتهما) ثِیَاب النُّور قَالَ: فجاءته الْمَلَائِکَة أَفْوَاجًا تهنئه یَقُولُونَ: لتهنك تَوْبَة الله یَا أَبَا مُحَمَّد۔ (الدر المنثور ۱/۱۴۶)

جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی تو انہیں بہت تکلیف ہوئی اور شدید ندامت کا احساس ہوا تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے آدم! کیا میں آپ کو توبہ کا دروازہ نہ بتا دوں کہ جس سے اللہ تبارک وتعالی تیری توبہ قبول فرمالے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں، اے جبرائیل مزید بتائیے تو حضرت جبرائیل نے کہا، اے آدم اپنی جگہ کھڑے ہو جائیے اور ربّ کریم کی حمد وثنا بیان کیجیے کیونکہ اللہ تعالی کو مدح وتعریف اور حمد وثنا بڑی پسند ہے تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے جبرائیل میں کیا کہوں؟ فرمایا: اس طرح کہو، اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد اور لا شریک ہے، اسی کے لیے بادشاہی اور حمد ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور وہ زندہ ہے اس کو موت نہیں ہے، تمام بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ پھر اپنی خطا بیان کر کے یوں کہو، اے اللہ! تو پاک ہے اور حمد تجھے ہی زیبا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اچھا کام نہ کیا، تو مجھے معاف فرما کہ تیرے سوا کوئی معاف فرمانے والا نہیں ہے۔ اے =

....

میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے بندے حضرت محمد ﷺ کے صدقے سوال کرتا ہوں اور ان کی عزت جو تیری بارگاہ میں ہے اُس کے وسیلے سے دُعا کرتا ہوں کہ تو میری خطا معاف فرما دے تو حضرت آدم علیہ السلام نے یوں ہی کہا تو اللہ تعالی نے فرمایا: اے آدم! تجھے اس کا علم کیسے ہوا؟
حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی، اے میرے رب! جب تو نے مجھ میں روح پھونکی تو میں مکمل بشر بن کر کھڑا ہو گیا، سنتا اور دیکھتا اور سوچتا اور دیکھتا، تو میں نے عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا:
"بسم اللہ الرحمن الرحیم، لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، محمد رسول اللہ"
تو میں نے تیرے نام کے ساتھ اس نام کے سوا کسی ملک مُقرب اور نبی مرسل کا نام نہ دیکھا تو میں نے جانا کہ وہ تیرے نزدیک تیری ساری مخلوق سے محبوب تر ہے۔
اللہ تعالی نے فرمایا: تو نے سچ کہا، میں نے تیری خطا معاف فرمادی اور تجھے بخش دیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے رب کی حمد بیان کی اور اس کا شکر ادا کیا اور بڑی خوشی کے ساتھ لوٹے کہ کوئی بندہ اپنے رب سے اتنی خوشی کے ساتھ نہ لوٹا ہوگا۔
اور حضرت آدم علیہ السلام کا لباس نور تھا، اللہ تعالی نے فرمایا ﴿يَنْزِعُ عَنْهَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا﴾ "اُتروا دیے ان کے لباس کہ انکی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں"۔
یعنی نورانی لباس اُتروا دیا۔ تو آپ کے پاس ملائکہ گروہ در گروہ مبارک باد دینے کے لیے آئے، وہ کہتے تھے اے ابو محمد توبہ مبارک ہو۔
انہی میں سے جس کو امام محمد بن حسین آجری (م360ھ) نے "الشریعۃ (۳/ ۱۴۱۵ (۹۵۶) و فی نسخۃ ۳۰۷ ۔ ۳۷۳)" میں ایک ایسی سند جس میں ایک راوی متروک ہے، سے روایت کیا ہے:
"عَنْ أَبِيهِ قَالَ: " مِنَ الْكَلِمَاتِ الَّتِي تَابَ اللهُ بِهَا عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ۔ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ , وَمَا يُدْرِيكَ بِمُحَمَّدٍ؟ قَالَ: يَا رَبِّ , رَفَعْتُ رَأْسِي , فَرَأَيْتُ مَكْتُوبًا عَلَى عَرْشِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ"۔

بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے:

آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی:

"رَأَيْتُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ محمد رَسُولُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ"۔ [1]

"میں نے ہر جگہ جنت میں "لا إلٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے"۔

آجری کی روایت میں ہے:

"فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ قَدْرًا عِنْدَكَ مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ" [2]

"مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رُتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے"۔

=عبد الرحمن بن ابوزناد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ وہ کلمات جن کے ساتھ اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی یہ ہیں، آپ نے عرض کی: اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں سوال کرتا ہوں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے جانا؟ آپ نے عرض کی: اے رب! میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے تیرے عرش پر" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا دیکھا، پس میں نے جان لیا کہ وہ تیری سب مخلوق میں سے مکرم ہیں۔

[1] انظر: تفسير السمرقندي 1\45، والشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم للقاضي عياض، الْفَصْلِ الأَوَّلُ، فِيمَا وَرَدَ مِنْ ذِكْرِ مَكَانَتِهِ عِنْدَ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالاصْطِفَاءِ وَرِفْعَةِ الذِّكْرِ وَالتَّفْضِيلِ 1\173، ونسيم الرياض 2\224، وعزاه إلى البيهقي والطبراني.

[2] أخرجه الآجري في الشريعة 3\1415.1416 (956)، والطبراني في الصغير 2\182 (992)، وفي الأوسط 6\313 (6502)

وحی دُوم (2)

حاکم [1] بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی:

"أَوْحَى اللهُ تعالى إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عِيسَى ، آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَأْمُرْ مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَسَكَنَ". [2]

---

[1] وأقره عليه السبكي في "شفاء السقام [151 ومكتبة الحقيقة تركي]" والسراج البلقيني في "فتاوٰه" وكذا جزم بصحته العلامة ابن حجر في "أفضل القرىٰ [79]" أقول: قد صرح المحقق ابن الهمام في باب الإحرام من "فتح القدير [2\429]": أن الإقدام على التحسين فرع معرفته حالاً وعيناً، قلت: فكيف بالتصحيح، وأنت تعلم أن من يعلم حجة على من لا يعلم، ١٢منه۔

امام سبکی نے "شفاء السقام" میں اور سراج بلقینی نے اپنے "فتاوٰی" میں اس کو برقرار رکھا۔ اور یونہی اسکی صحت پر جزم فرمایا امام ابن حجر نے "افضل القرٰی" میں ۔ میں کہتا ہوں امام محقق ابنِ ہمام نے "فتح القدیر" کے باب الاحرام میں تصریح کی ہے کسی کی تحسین فرع اسکے حال وعین کی معرفت ہے ۔ میں کہتا ہوں، پھر تصحیح کا حال کیسا ہے اور جانتے ہو کہ جاننے والا نہ جاننے والے پر حجت ہے۔

[2] أخرجه الحاكم في المستدرك 2\671 (4227)، وأبو بكر الخلال في السنة 1\261 (316)، وأبو الشيخ في طبقات المحدثين بأصبهان والواردين عليها 3\287، والثعلبي في تفسيره 7\61۔ وقال الصالحي الشامي في سبل الهدى والرشاد 1\74: رواه أبو الشيخ في طبقات الأصبهانيين، والحاكم، وصحّحه، وأقره السّبكي في شفاء السّقام، والبلقيني في فتاويه. وقال الذّهبي: في سنده عمرو بن أوس، لا يدرى من هو انتهى. ولبعضه شاهد من حديث عمر بن الخطاب رواه الحاكم وسيأتي. قلت: مامر قبله۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی: اے عیسیٰ! ایمان لا محمد ﷺ اور تیری اُمت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں اُنہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد ﷺ ہوتے میں آدم کو نہ پیدا کرتا، نہ جنت و دوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی، میں نے اس پر " لا الٰہ الا اللہ محمد رّسول اللہ " لکھ دیا، پس ٹھہر گیا۔

انبیاء (علیہم السلام) میں حضور ﷺ امتیازی مقام

وحی سُوم (3)

ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ سے عرض کی گئی، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو رُوح القُدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرائیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نازل ہوئے، اور عرض کی، حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

"إِنْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا فَقَدِ اتَّخَذْتُكَ مِنْ قَبْلُ حَبِيبًا وَإِنْ كُنْتُ كَلَّمْتُ مُوسَى فِي الْأَرْضِ تَكْلِيمًا، فَقَدْ كَلَّمْتُكَ فِي السَّمَاءِ۔ وَإِنْ كُنْتُ خَلَقْتُ عِيسَى مِنْ رُوحِ الْقُدُسِ فَقَدْ خَلَقْتُ اسْمَكَ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَيْ سَنَةٍ وَلَقَدْ وَطِئْتَ فِي السَّمَاءِ مَوْطِأً لَمْ يَطَأْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، وَلَا يَطَأُهُ أَحَدٌ بَعْدَكَ۔

وَإِنْ كُنْتُ اصْطَفَيْتُ آدَمَ فَقَدْ خَتَمْتُ بِكَ الْأَنْبِيَاءَ، وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ (وساق الحديث إلى أن قال) ظِلُّ عَرْشِي فِي الْقِيَامَةِ عَلَيْكَ مَمْدُودٌ، وَتَاجُ الْحَمْدِ عَلَى رَأْسِكَ مَعْقُودٌ، وَقَرَنْتُ اسْمَكَ مَعَ اسْمِي فَلَا أُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ حَتَّى تُذَكَّرَ مَعِي، وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَأَهْلَهَا لِأُعَرِّفَهُمْ كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِي وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا "[1]۔

" اگر میں نے ابراہیم (علیہ الصلاۃ والسلام) کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا۔ اور اگر موسیٰ (علیہ

---

[1] تاریخ دمشق 3\517.518، وانظر: تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ 1\324.325۔

الصلاۃ والسلام) سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔

اور اگر عیسٰی (علیہ الصلاۃ والسلام) کو رُوحُ القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بے شک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو۔

اور اگر میں نے آدم (علیہ الصلاۃ والسلام) کو برگزیدہ کیا، تمہیں ختم الانبیاء کیا، اور تم سے زیادہ عزت وکرامت والا کسی کو نہ بنایا، قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گُسترده، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ۔

اور بے شک میں نے دُنیا واہلِ دُنیا کو اس لیے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے اُن پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دُنیا کو نہ بناتا"۔

اگر حضور اکرم ﷺ پیدا نہ ہوتے، تو نہ جنّت ہوتی نہ دوزخ

وحی چہارُم (4)

دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ :إِنّ الله يقول: لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ ، وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ" [1]

"میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا"۔

یعنی آدم وعالَم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس

---

[1] فردوس الأخبار 5\227 (8031)، وانظر: كنز العمال 11\431 (32025)، والآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة 1\44۔

کے لیے ہوتیں، اور خود جنت و نار اجزاے عالم سے ہیں، جن پر تمہارے وُجود کا پَرتَو پڑا۔ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلم۔"

مقصود ذاتِ اُوست دگر جملگی طفیل		
		منظور نور اوست دگر جملگی ظلام

" مقصود ان کی ذات ہے باقی تمام طفیلی ہے، فقط اُنھی کا نور دکھائی دیتا ہے باقی سب تاریکیاں ہیں"۔

وحی پنجم (5)

ابو نعیم" حلیہ" میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى نَبِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِي وَهُوَ جَاحِدٌ بِأَحْمَد أَدْخَلْتُهُ النَّارَ، قَالَ يَا رب! وَمن أَحْمد؟ قَالَ: مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، إِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا هُوَ وأمته، قَالَ ومن أمته؟، قَالَ الْحَمَّادُونَ (وذكر صفتهم ثمّ قال:) قال :اجْعَلْنِي نَبِيَّ تِلْكَ الْأُمَّةِ، قَالَ: نَبِيُّهَا مِنْهَا۔ قَالَ : اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ ذَلِكَ النَّبِيِّ، قَالَ: اسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَأْخَرُوا ، وَلَكِنْ سَأَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِي دَارِ الخلد"[1]۔

" اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دے دے کہ

---

[1] أخرجه ابن أبی عاصم في السنة 1\305.306(696)، وأبو نعيم في الحلية 3\375.376، وقوام السنة في الحجة في بيان المحجة(250)، وابن طولون الحنفي في الأربعين في فضل الرحمة والراحمين(18)۔ وانظر : الخصائص الكبرى للسيوطي 1\23، وتنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة 1\244۔

جواحمد کو نہ مانے گا، اُسے دوزخ میں ڈالوں گا۔

عرض کی: اے میرے رب! احمد کون ہے؟۔ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اُس کی اُمت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا۔

عرض کی: الٰہی! اس کی اُمت کون ہے؟۔ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی۔ اور اُن کی اور صفاتِ جلیلہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمائیں۔

عرض کی الٰہی! مجھے اس اُمت کا نبی کر۔ فرمایا: اُن کا نبی اُنہیں میں سے ہوگا۔

عرض کی: الٰہی مجھے اس نبی کی اُمت میں کر۔ فرمایا: تو زمانہ میں مقدّم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اور اسے جمع کروں گا۔

وحی ششم (6)

ابنِ عساکر وخطیب بغدادی انس رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"لَمَّا أُسرِيَ بِي قَرَّبَنِي رَبِّي، حَتَّى كَانَ بَينِي وَبَينَهُ كَقَابِ قَوسَينِ أو أَدنى ، وَقَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ !، هَلْ غَمَّكَ إِنْ جَعلتُكَ آخِرَ النَّبِيِّينَ ؟ قُلتُ : لَا (يَا رَبِّ !) [1] قَال: قال : فَهَلْ غَمَّ أُمَّتَكَ إن جَعَلْتُهم آخِرَ الأُمَمِ ؟ ، قُلتُ: لَا (يَا رَبِّ !) قَال: أخبر أمتك إِنِّي جعلتهم آخر الْأُمَم لأفضح الْأُمَم عِندهم وَلَا أفضحهم عِند

---

[1] اللفظ لابن عساكر وليست عنده لفظة "يارب" في الموضعين إنما زدته من عند الخطيب استحلاء ۱۲ منه۔

لفظ ابنِ عساکر کے ہیں اور اُن کے نزدیک لفظ "یارب" دونوں جگہ نہیں ہے، اس کو میں نے خطیب کے ہاں سے حلاوت حاصل کرنے کیلئے بڑھا دیا ہے۔

الأمم "[1]

" شب اسرا مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اُس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ رب نے مجھ سے فرمایا: اے محمد (ﷺ) کیا تجھے کچھ برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے متأخر کیا۔ عرض کی: نہیں، اے رب میرے!۔ فرمایا: کیا تیری اُمت کو غم ہوا کہ میں نے اُنہیں سب اُمتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے!۔ فرمایا: اپنی اُمت کو خبر دے! میں نے اُنہیں سب اُمتوں سے اس لیے پیچھے کیا کہ اور اُمتوں کو اُن کے سامنے رُسوا کروں اور اُنہیں کسی کے سامنے رُسوا نہ کروں"۔

وحی ہفتم (7)

ابو نعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابو ہریرہ [2] رضی اللہ عنہما سے "دلائل النبوۃ" میں راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"لما فرغت مِمَّا أمرنِي الله بِهِ من أَمر السَّمَوَات . قلت : يَا رب! إِنَّه لم يكن نَبِي قبلي إِلَّا وَقد أكرمته ، جعلت إِبْرَاهِيم خَلِيلًا ومُوسَى كليما ، وسخرت لداود الْجبَال ، ولسليمان الرّيح ، وَالشَّيَاطِين ، وأحييت لعيسى الْمَوْتَى فَمَا جعلت لي ؟، قَالَ أَو لَيْسَ قد أَعطيتك أفضل من ذَلِك كُلّهُ أَن لَا أذكر إِلَّا ذكرت معي" ...الحديث.[3]

---

[1] أخرجه الخطيب في تاريخ بغداد 5\337، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\516، من طريق هيثم عن حميد عن أنس رضي الله عنه، مرفوعا۔ وانظر: الفردوس الأخبار للديلمي 3\431(5321)، والخصائص الكبرى 2\331۔

[2] واضح ہو کہ محدثین کے نزدیک تعدد صحابی سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

[3] انظر: نقله السيوطي في الدر المنثور 8\549، والخصائص الكبرى 2\337، وابن كثير في تفسيره 8\430، من حديث أنس بن مالك رضي الله عنه، عن أبى نعيم في دلائل ==

" جب میں حسبِ ارشادِ الٰہی سیرِ سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالیٰ سے عرض کی : اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تُو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم کو خلیل کیا، موسیٰ کو کلیم۔ داؤد کے لیے پہاڑ مسخر کیے، سلیمان کے لیے ہوا اور شیاطین۔ عیسیٰ کے لیے مُردے جلائے، میرے لیے کیا کیا؟۔ ارشاد ہوا، کیا میں نے تجھے اُن سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے"۔

اور اس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے۔ یہ لفظ حدیثِ انس رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ اور حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یُوں ہے، رب عزوجل نے فرمایا:

"مَا أَعْطَيْتُكَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ، أَعْطَيْتُكَ الْكَوْثَرَ وَجَعَلْتُ اسْمَكَ مَعَ اسْمِي يُنَادٰى بِهِ فِي جَوْفِ السَّمَاءِ (إلى أن قال:) وَخَبَّأْتُ شَفَاعَتَكَ وَلَمْ أَخْبَأْهَا لِنَبِيٍّ غَيْرِكَ" [1]

" یعنی جو مَیں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے۔ میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا، اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا کہ جوفِ آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے، اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی"۔

وحی ہشتم (8)

امام اجل حکیم ترمذی، و بیہقی، و ابنِ عساکر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"اِتَّخَذَ اللّٰهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَمُوسٰى نَجِيًّا وَاتَّخَذَنِي حَبِيبًا ثُمَّ قَالَ: وَعِزَّتِي

= النبوة ـ وقال ابن كثير في البداية والنهاية (6/ 315): "وهذا إسناد فيه غرابة, ولكن أورد له شاهداً ...". وأخرجه البيهقي في الدلائل 4\402، من حديث أبي هريرة۔

[1] انظر: الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ 1\170، و نسيم الرياض، الفصل الأول فيما ورد من ذكر مكانته 2\211.212، عزاه إلى البيهقي۔

وَجَلَالِي لَأُوثِرَنَّ حَبِيبِي عَلَى خَلِيلِي، وَنَجِيِّي "[1]۔

" اللہ تعالی نے ابراہیم کو خلیل، اور موسی کو نجی کیا، اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! بے شک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دُوں گا"۔

وحی نہم (9)

ابنِ عساکر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" قَالَ لِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ: نَحَلْتُ إِبْرَاهِيمَ خُلَّتِي، وَكَلَّمْتُ مُوسَى تَكْلِيمًا، وَأُعْطِيتَ يَا مُحَمَّدُ كِفَاحاً "[2]

" مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی، اور موسی سے کلام کیا، اور تجھے اے محمد! اپنا مواجہہ (دیدار) عطا فرمایا" (کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہِ کریم دیکھا)۔

وحی دہم (10)

بیہقی وہب بن منبہ سے راوی:

" إِنَّ اللهَ أَوْحَى فِي الزَّبُورِ: يَا دَاوُدُ إِنَّهُ سَيَأْتِي بَعْدَكَ مَن اسْمُهُ أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ صَادِقًا نَبِيًّا لَا أَغْضَبُ عَلَيْهِ أَبَدًا ، وَلَا يَعْصِينِي أَبَدًا، (إلى قوله): أُمَّتُهُ أُمَّة

---

[1] أخرجه البيهقي في الشعب (1413)، وضعفه، والواحدي في أسباب النزول، سورة النساء184، وانظر: فردوس الأخبار للديلمي 1\422(1716)، ومختصر تاريخ دمشق للأفريقي2\112، والخصائص الكبرى للسيوطي2\340، والجامع الكبير 1\111.12

[2] أخرجه الدارقطني في رؤية الله (168)، وأبو عبد الله الروذباري في ثلاثة مجالس من أمالي (4)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\517، ورجاله كلهم ثقات إلا الضحاك بن بن مزاحم وهو صدوق. وانظر: الخصائص الكبرى 2\330۔

مَرْحُومَةٌ أَعْطَيْتُهُمْ مِنَ النَّوَافِلِ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتُ الْأَنْبِيَاءَ، وَافْتَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْفَرَائِضَ الَّتِي افْتَرَضْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ حَتَّى يَأْتُونِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنُورُهُمْ مِثْلُ نُورِ الْأَنْبِيَاءِ، (إلى أن قال): يَا دَاوُدُ إِنِّي فَضَّلْتُ مُحَمَّدًا وَأُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ كُلِّهِمْ،۔۔۔إلى اٰخره"۔ [1]

"اللہ تعالیٰ نے زبور مقدس میں وحی بھیجی، اے داوٗد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد ومحمد ہے، میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا، اور نہ وہ کبھی میری نا فرمانی کرے گا۔ اس کی اُمت، اُمتِ مرحومہ ہے، میں نے اُنھیں وہ نوافل عطا کیے جو پیغمبروں کو دیے، اور اُن پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء اور رُسل پر فرض تھے، یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روزِ قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ اُن کا نور مثل نورِ انبیاء کے ہوگا۔ اے داوٗد! مَیں نے محمد کو سب سے افضل کیا۔ اور اس کی اُمت کو تمام اُمتوں پر فضلیت بخشی صلی اللہ علیہ وسلم

اُمتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دو نُور

وحی یازدہم (11)

ابونعیم وبیہقی حضرت کعب احبار سے راوی، اُن کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لیے جمع کیے گئے اور حضرات انبیاء بُلائے گئے، ہر نبی کے ساتھ اُس کی اُمت آئی، ہر نبی کے لیے دو نور ہیں، اور اُن کے ہر پیرو کے لیے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے اُن کے سرِ انور [2] ورُوئے منور کے ہر بال سے جُدا

---

[1] أخرجه البيهقي في الدلائل 1\380، ومن طريقه ابن عساكر في تاريخ دمشق 3\396، وانظر: الحاوي للفتاوى 2\190.191، والخصائص الكبرى 2\368۔

[2] یہاں صرف اسی قدر بیان میں آیا، ورنہ حضور کے سرِ انور سے پائے تک نور ہی نور ہوگا جیسا کہ تابش ۲ جلوہ ۲، ارشاد ۵ ۳ میں مذکور ہوگا ۱۲ منہ۔

جُدا نُور کے بُکے بلند ہیں جنھیں دیکھنے والا تمیز کرے، اور اُن کے ہر پیرو کے لیے انبیاء کی طرح دو دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے۔ کعب نے خواب سُن کر فرمایا:

"بِاللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لقد رَأَيت هَذَا فِي مَنَامِك؟"۔
" تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تُو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا؟"

کہا: ہاں۔ کہا:

"وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لصفة مُحَمَّد وَأمته وَصفَة الْأَنْبِيَاء وأممها فِي كتاب الله تعالى فكأنّما قرأته في التّوراة" [1]۔
"قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک بعینہٖ کتاب اللہ میں یُوں ہی صفت لکھی ہے، محمد ﷺ اور اُن کی اُمت اور انبیائے سابقین اور اُن کی اُمتوں کی، گویا تُو نے توریت میں پڑھ کر بیان کیا"۔

حضرت آدم علیہ الصّلاۃ والسّلام کی کنیت ابو محمد ہے

وحی دوازدہم (12)

امام قسطلانی " مواہب لدنیہ" و"منح محمدیہ" میں رسالہ میلاد و امام علامہ ابن طغربک سے ناقل، مروی ہوا: آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! تُو نے میری کنیت ابو محمد کس لیے رکھی؟ حکم ہوا: اے آدم! اپنا سر اُٹھا۔ آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے سر اُٹھایا، پردہ عرش میں محمد ﷺ کا نُور نظر آیا۔ عرض کی: الٰہی! یہ نُور کیا ہے؟ فرمایا:

"هَذَا نُورُ نَبِيٍّ مِّنْ ذُرِّيَّتِكَ، اِسْمُه فِي السَّمَاءِ أَحْمَدُ وَفِي الْأَرْضِ مُحَمَّدٌ، لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ، وَلَا خَلَقْت سَمَاءً وَلَا أَرْضًا" [2]۔

---

[1] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد 20\259، وانظر: الخصائص الكبرى 1\29، وعزاه إلى البيهقي وأبي نعيم۔

[2] المواهب اللدنية بالمنح المحمدية 1\46.47، وشرح الزرقاني 1\85.86۔

"یہ نُور ایک نبی کا ہے جو تیری ذُریت یعنی اولاد سے ہوگا، اس کا نام آسمان میں احمد ہے، اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا"۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی ساقِ عرش اور ہر مقامِ عرش پر

وحی سیزدہم (13)

وفیہ أعني في "المواهب" مروی ہوا، جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام جنت [۱] سے باہر آئے۔ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نامِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نامِ الٰہی سے ملا ہوا لکھا دیکھا۔عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہے؟ فرمایا:

"هذا ولدك الّذي لولاه ما خلقتك" [۲]۔

"یہ تیرا بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا مَیں تجھے نہ بناتا"۔

عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حُرمت سے اس باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہلِ آسمان وزمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے"۔

زمین وزمان تمہارے لیے

وحی چہاردہم (14)

امام ابن سبع وعلامہ عزنی سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے ناقل:

"أن الله قال لنبيه: من أجلك أسطح البطحاء وأموج الموج وأرفع السماء

---

[۱] اقول باللہ التوفیق (میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتا ہوں) جنت سے باہر آنا، اور خوفِ الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دل مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا، پھر اپنی لغزش کی یاد اور اس پر ندامت، اور اللہ جل جلالہ سے حیاء وخجلت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس وقت کی حالت احاطہ تقریر وتحریر میں نہیں آسکتی۔ ایسے حال میں اگر آدمی اگلی جانی پہچانی بات بھی ذہول کرے تو اصلاً جائے تعجب نہیں، فافہم، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[۲] المواهب اللدنية بالمنح المحمدية 1\54، وشرح الزرقاني 1\199۔

وأجعل الثواب والعقاب". ذکرہ الزّرقانی فی "الشّرح"۔ [1]

"یعنی اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا:

میں تیرے لیے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بُلند کرتا ہوں آسمان، اور مقرر کرتا ہوں جزا وسزا"۔ اس کو زرقانی نے شرح میں ذکر کیا ہے۔

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعتِ وُجود حضور سیّد الکائنات ﷺ کے صدقہ میں پایا،

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو	
	جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

وحی پانز دہم (15)

في "فتاوی" الإمام سراج الدّین البلقیني: اللہ تعالی نے حضور سیّدِ عالم ﷺ سے فرمایا:

"قد مَنَنْتُ عَلَيْك بِسَبْعَةِ أَشْيَاء أَوَّلُهَا أَنِّي لَمْ أَخْلُقْ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْرَمَ عَلَيّ مِنْكَ" [2]

"میں نے تجھ پر سات احسان کیے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان و زمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا"۔

---

[1] شرح الزرقاني علی المواهب 1\86، و 8\72۔ وذكره ابن حجر الهيتمي في الفتاوی الحديثية 134: بلفظ: "من أَجلك أسطح الْبطْحَاء وأموج الْمَاء وَأَرْفَع السَّمَاء وَأَجْعَل الثَّوَاب وَالْعِقَاب وَالْجنّة وَالنَّار"۔

[2] فتاوی البلقيني 950، والمنح المكية في شرح الهمزية المسمی أفضل القری لقراء أم القری 79، والفتاوی الحديثية 135۔

وحی شانز دہم (16)

امام اجل، فقیہ، محدث، عارف باللہ اُستاد ابو القاسم قشیری اور مُفسّر ثعلبی، پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں حق عزجلالہ نے اپنے حبیبِ کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے فرمایا:

"اَلْجَنَّۃُ حَرَامٌ عَلَی الْأَنْبِیَاءِ حَتّٰی تَدْخُلَھَا، وَعَلَی الْأُمَمِ حَتّٰی تَدْخُلَھَا أُمَّتُكَ"[1]۔

" جنت انبیا پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو اور اُمتوں پر حرام ہے جب تک تمھاری اُمت نہ جائے"۔

وحی ہفدہم (17)

علّامہ ابنِ ظفر کتاب "خیر البشر بخیر البشر" پھر قسطلانی، وشامی، وحلبی، ودلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک وتعالی کتاب شعیا علیہ الصلاۃ والسلام میں فرماتا ہے:

"عَبْدِیَ الَّذِی سُرَّتْ بِهٖ نَفْسِی، أُنَزِّلُ عَلَیْهِ وَحْیِی، فَیُظْهِرُ فِی الْأُمَمِ عَدْلِی وَیُوصِیهِمْ بِالْوَصَایَا، لَا یَضْحَكُ وَلَا یُسْمَعُ صَوْتُهٗ فِی الْأَسْوَاقِ، یَفْتَحُ الْعُیُونَ الْعُورَ، وَالْآذَانَ الصُّمَّ، وَیُحْیِی الْقُلُوبَ الْغُلْفَ، وَمَا أُعْطِیهِ لَا أُعْطِی أَحَدًا، مُشَفَّح یَحْمَدُ اللهَ حَمْدًا جَدِیدًا[2]

---

[1] تفسير الثعلبي، 9\139، وتفسير القشيري 3\482، وتفسير البغوي 4\303، وتفسير الزمخشري 4\420، وتفسير النسفي 3\390، وتفسير ابن كثير 8\448، وتفسير فتح القدير 5\128، وتفسير القرطبي 17\92، سورة النجم۔

[2] شرح الزرقاني على المواهب 4\304، و سبل الهدى والرشاد 1\514، والجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح لإبن تيمية 5\157، وهداية الحيارى في أجوبة اليهود والنصارى لإبن القيم 2\369، وتاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس للبكري 1\26، ونهاية الأرب في فنون الأدب للنويري 16\112، وإمتاع الأسماع للمقريزي 3\387۔

" میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے، اُس پر اپنی وحی اُتاروں گا، وہ تمام اُمتوں میں میرا عدل ظاہر کرے گا، اور اُنھیں نیک باتوں پر تاکید فرمائے گا، بے جا نہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اُس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دے گا، اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اُسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دُوں گا۔ مُشَفَّح اللہ کی نئی حمد کرے گا" ۔ "مُشَفَّح "ہمارے حضور اقدس ﷺ نام اور محمد سے ہموزن وہم معنی ہے، یعنی بکثرت و بار بار سراہا گیا۔

وحی ہیجدہم (18)

علّامہ فاسی نے" مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات" میں چند آیاتِ توریت نقل فرمائیں جن میں حق سُبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے:

" یاموسی احمدنی اذا مننت علیك مع كلامی ایاك بالایمان باحمد ولو لم تقبل الایمان باحمد ما جاورتنی فی داری ولا تنعمت فی جنتی یا موسی من لم یومن باحمد من جمیع المرسلین ولم یصدقه ولم یشتق الیه كانت حسناته مردودة علیه و منعته حفظ الحكمة ولا ادخل فی قلبه نور الهدی وامحو اسمه من النبوة یا موسی من امن باحمد وصدقته اولئك هم الفائزون ومن كفر باحمد و كذبه من جمیع خلقی اولئك هم الخسرون اولئك هم النادمون اولئك هم الغافلون" ۔ [1]

---

[1] مطالع المسرات 355۔

وأخرج أبو نعيم في الحلية 6\32.35، من حديث كعب، وفيه: "يا موسى احْمَدْني إِذَا مَنَنْتُ عَلَيكَ مَعَ كَلَامِي إِيَّاكَ بِالْإِيمَانِ بِأَحْمَدَ، فَوَعِزَّتِي لَوْ لَمْ تَقْبَلِ الْإِيمَانَ بِأَحْمَدَ مَا جَاوَرْتَنِي فِي دَارِي وَلَا تَنَعَّمْتَ فِي جَنَّتِي، يا موسى جَمِيعُ الْمُرْسَلِينَ آمَنُوا بِأَحْمَدَ وَصَدَّقُوهُ وَاشْتَاقُوا إِلَيهِ، وَكَذَلِكَ مَنْ يَجِيءُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ بَعْدَكَ، يا موسى مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِأَحْمَدَ مِنْ =

"اے موسی! میری حمد بجالا جب کہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا، اور اگر تُو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قُرب نہ پاتا، نہ میری جنت میں چین کرتا۔ اے مُوسی! تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اُس کی تصدیق نہ کرے، اور اُس کا مشتاق نہ ہو اُس کی نیکیاں مَرْدُود ہوں گی، اور اُسے حکمت کے حفظ سے روک دُوں گا، اور اُس کے دل میں ہدایت کا نُور نہ ڈالوں گا، اور اُس کا نام دفتر انبیاء سے مٹا دوں گا۔ اے موسی! جو احمد پر اِیمان لائے، اور اُس کی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے، اور میری تمام مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اُس کی تکذیب کی وہی ہیں زیاں کار، وہی ہیں پشیمان، وہی ہیں بے خبر"۔[1]

الحمدللہ! یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اُس عہد و پیمان کو جو آیۂ کریمہ ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ﴾[2] میں مذکور ہوا۔

تذییل

بعض روایات میں ہے حق عزّ جلالہ اپنے حبیبِ کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

"یا محمد! أنت نور نوری، وسرّ سری، و کنوز هدایتی، وخزائن معرفتی، جعلت فداءً لك ملکی، من العرش إلی ما تحت الأرضین، کلّهم یطلبون رضائی، وأنا

---

[1] =جَمِیعِ الْمُرْسَلِینَ وَلَمْ یصدِّقُوهُ وَلَمْ یَشْتَاقُوا إِلَیهِ کَانَتْ حَسَنَاتُهُ مَرْدُودَةً عَلَیهِ وَمَنَعْتُهُ حِفْظَ الْحِکْمَةِ وَلَا أُدْخِلُ قَبْرَهُ نُورَ الْهُدَی وَأَمْحُو اسْمَهُ مِنَ النُّبوَّةِ، یا مُوسَی أَحِبَّ أَحْمَدَ کَمَا تُحِبُّ نَفْسَك وَأَحِبَّ الْخَیرَ لِأُمَّتِهِ کَمَا تُحِبُّهُ لِأُمَّتِك أَجْعَلُ لَك وَلِأُمَّتِك فِي شَفَاعَتِهِ نَصِیبًا یا مُوسَی اسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تُعْطَ سُؤْلَك یوْمَ الْقِیامَةِ فَإِنَّ مُحَمَّدًا وَأُمَّتَهُ لَیسْتَغْفِرُونَ لِلْمُؤْمِنِینَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،۔۔۔۔الخ۔

[2] [آل عمران:81]

أطلب رضاك يا محمد!" [1]

"اے محمد! تو میرے نور کا نور ہے، اور میرے راز کا راز، اور میری ہدایت کی کان۔ اور میری معرفت کے خزانے! مَیں نے اپنا ملک عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک سب تجھ پر قُربان کر دیا۔ عالَم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور مَیں تیری رِضا چاہتا ہوں یا محمد!"۔

اَللّٰهُمَّ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

أَسْأَلُكَ بِرِضَاكَ عَنْ مُحَمَّدٍ

وَّرِضَا مُحَمَّدٍ عَنْكَ أَنْ تَرْضٰى عَنَّا مُحَمَّدًا

وَتَرْضٰى عَنَّا بِمُحَمَّدٍ

اٰمِيْن، إله مُحَمَّد

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ

بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

---

[1] لم أقف عليه

تابشِ دُوم

اِرشادتِ حضور سیّد المرسلین ﷺ

یہ تابش تین 3 جلووں سے شعشہ افگن

جلوۂ اوّل: نُصُوصِ جلیّہ مسئلہ علیّہ

ارشادِ اوّل (1)

اَحمد، بُخاری، مسلِم، ترمذی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ مِمَّ ذَلِكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ"، [1] الحديث بطوله۔

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ ---الآية 4\134 (3340)، بَابُ {ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا} 6\84 (4712)، و مسلم في الصحيح، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (194)، و الترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ (2434)، و النسائي في السنن الكبرى 10\148 (11222)، و عبد الله بن المبارک في مسنده (101)، وهناد بن السري في الزهد (183)، و ابن أبي شيبة في المصنف 6\307 (31674)، و من طريقه ابن أبي عاصم في السنة (811)، و أحمد في مسنده (9623)، و أبو عوانة في المستخرج 1\147 (437)، و 1\149 (438)، و ابن بشران في الأمالي (797)، و ابن خزيمة في التوحيد 2\593.594، و ابن مندة في الإيمان (879.880.881)، و البيهقي في الأسماء و الصفات 2\119 (685)، و في الدلائل 5\476.477، و ابن طولون في تفسير إن إبراهيم كان أمة 59، من طريق أبي حيان التيمي عن أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعا۔

" مَیں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں، کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے؟ اللہ تعالی سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدانِ وسیع میں جمع کرے گا"۔ پھر حدیث طویل شفاعت اِرشاد فرمائی۔

"صحیح مسلم" کی ایک روایت میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثرید و گوشت حاضر آیا، حضور نے دستِ گوسفند کو ایک بار دندانِ اقدس سے مُشرف کیا اور فرمایا:

"أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

" مَیں قیامت کے دن سردارِ مَردم ہوں"۔

پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا، اور فرمایا:

"أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

" مَیں قیامت کے دن سردارِ جہانیاں ہوں"۔

جب حضور نے دیکھا، مکرر فرمانے پر بھی صحابہ [1] وجہ نہیں پُوچھتے، فرمایا:

"أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَه؟"

" پُوچھتے نہیں کہ یہ کیونکر ہے؟"

صحابہ نے عرض کی:

" كَيْفَه يَا رَسُولَ اللهِ؟"

ہاں اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے؟ فرمایا:

﴿يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾

---

[1] صحابہ کو اجمالاً حضور کی سیادتِ مطلقہ معلوم تھی، معہذا جو کچھ فرمائیں عینِ ایمان ہے، چُون وچرا کی کیا مجال، لہذا وجہ نہ پوچھی، مگر نہ جانا کہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس وقت تفصیلاً اپنی سیادتِ کبری کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال اِرشاد ہوتا کہ اوقع فی التفنن ہو۔ جب صحابہ مقصودِ والا کو نہ سمجھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود متنبہ فرما کر سوال کیا اور جواب ارشاد کیا، صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ا منہ

لوگ ربّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے"[1] ۔ پھر حدیثِ شفاعت ذکر فرمائی۔

ارشادِ دُوم (2)

مسلم، ابوداؤد انہی سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" أنا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ "[2]

---

[1] أخرجه مسلم في الصحيح بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (194)، وإسحاق بن راهويه في مسنده 1\227(184)، والبزار في مسنده 17\176(9801)، وابن أبي الدنيا في الأهوال (154)، وابن حبان في الصحيح 14\380.381(6465)، وابن مندة في الإيمان (882)، من طريق عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة، عن أبي هريرة رضي الله عنه۔

[2] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ (2278)، وأبو داود في السنن، بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ (4673)، وابن سعد في الطبقات الكبرى 1\20(مختصرا)، والسراج في حديثه (2629)، وأبو عروبة الحراني في الأوائل (90)، والبغوي في شرح السنة 13\203.204(3625)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (64)، والبيهقي في الشعب (1406)، وفي السنن الكبرى 9\7.8(17713)، وفي الدلائل 5\476، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\686، وابن عساكر في تاريخ دمشق 31\400، والمزي في تهذيب الكمال 15\425، والذهبي في معجم الشيوخ الكبير 1\307، من طريق الأوزاعي حدثني أبو عمارة حدثني عبد الله بن فروخ حدثني أبو هريرة، رضي الله عنه۔

وأخرجه أحمد في مسنده (10972)، من طريق الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ "۔ وابن أبي شيبة في المصنف 7\257(35849)، =

" مَیں روزِ قیامت تمام آدمیوں کا سردار، اور سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا، اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو"۔ [1]

اولادِ آدم کے سردار

ارشادِ سوم (3)

احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ ابُوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِوَائِي" [2]۔

---

[1] =وابن أبي عاصم في الأوائل 62.63(13)، وابن سعد في الطبقات الكبرى 1\20 (مختصرا)، والسراج في حديثه (2632) والخرائطي في مكارم الأخلاق 175(528)

وأخرجه ابن أبى شيبة في المصنف 6\317(31728)، من طريق الْأَوْزَاعِيّ عَنِ الزُّهْرِيّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ, وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ, وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ".

وأخرجه ابن خزيمة في التوحيد 2\619.620، من طريق لْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ"۔

وأخرجه الآجري في الشريعة 4\1592(1077)، من طريق عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ, عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ"۔

[2] أخرجه الترمذي في السنن، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ (3148)، و(3615)، وابن ماجه في السنن، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ (4308)، وأحمد في مسنده (10987)، والآجري

"میں روزِ قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں، اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا۔ اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اور یہ براہِ فخر نہیں کہتا۔ اُس دن آدم اور اُن کے سوا جتنے ہیں سب میرے زیرِ لوا ہوں گے"۔[1]

ارشادِ چہارم (4)

دارمی، بیہقی، ابونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں

"أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَا فَخْرَ" [2]

---

[1] في الشريعة 4\1591.1592 (1075.1076)، والسراج في حديثه (2627)، ومحمد بن عبد الرحمن المخلص في المخلصيات في الجزء الأول (128)، وفي الجزء السادس (75)، وفي الجزء الثانی عشر (63)، والقاضي المارستان في أحاديث الشيوخ الثقات في الجزء الأول (48)،، واللالكائي في السنة 4\869 (1455)، وابن عساكر في المعجم 2\786، من طريق علي بن زيد بن جدعان عن أبي نضرة عن أبي سعيد الخدري۔

[2] أخرجه الدارمي في السنن، باب مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلى الله عَليهِ وسَلم مِنَ الْفَضْلِ (57)، ،وأحمد في مسنده (12469)، والخرائطي في مكارم الأخلاق (530)، وابن منده في الإيمان (877)، والمقدسي في الأحاديث المختارة 6\323 (2345)، والبيهقي في الشعب (1409)، وفي الدلائل 5\479، من طريق ليث بن سعد عن يزيد بن الهاد عن عمرو بن أبي عمرو عن أنس رضي الله عنه۔

قال ابن منده: هذا حديث صحيح مشهور عن ابن الهاد"۔

قلت: إسناده جيد للخلاف في عمرو بن أبي عمرو.

قال الذهبي في ميزان الإعتدال 3\282.281: صدوق. حديثه مخرج في الصحيحين في الأصول. وقال أيضا: حديثه صالح حسن منحط عن الدرجة العليا من الصحيح.

وانظر الخصائص الكبرى للسيوطى 2\389، وعزاه إلى البيهقي وأبو نعيم۔==

"مَیں قیامت میں سردارِ مردماں ہوں اور کچھ تفاخُر نہیں۔ اور مَیں جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گا اور کچھ اِفتخار نہیں"۔ [۱]

ارشادِ پنجم (5)

حاکم وبیہقی" کتاب الرؤیۃ" میں عبادہ بن صامت انصاری رضی تعالی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْتَظِرُ الْفَرَجَ، وَإِنَّ مَعِي لِوَاءَ الْحَمْدِ، أَنَا أَمْشِي وَيَمْشِي النَّاسُ مَعِي حَتَّى آتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيُقَالُ: مَنْ هَذَا؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ، فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي خَرَرْتُ لَهُ سَاجِدًا أَنْظُرُ إِلَيْهِ" [۲]۔

---

[۱] = وأخرجه أبو عبد المروزي في تعظيم قدر الصلاة (269)، وأبو بكر الكلاباذي في بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار 342، من طريق سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ زِيَادٍ النُّمَيْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه۔

[۲] أخرجه الحاكم في المستدرك 1\83(82) وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ فِي الصِّفَاتِ وَالرُّؤْيَةِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"۔ وقال الحافظ في الإتحاف 6\446: قُلْتُ: لَكِنَّهُ مُنْقَطِعٌ بَيْنَ إِسْحَاقَ وَعُبَادَةَ. وانظر: الخصائص الكبرى للسيوطي 2\387، وعزاه إلى الحاكم والبيهقي في كتاب الرؤية.

وأخرج الطبراني في الأوسط 2\9(1058)، من لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ...الحديث۔ والحاكم في المستدرك 4\617(8712)، وأبو نعيم في الحلية 4\349 والرافعي في التدوين في أخبار قزوين 3\407.408، والبيهقي في القضاء والقدر (398) وقال الهيثمي في المجمع 10\377: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، =

" مَیں روزِ قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں، ہر شخص قیامت میں میرے ہی نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا، اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا، مَیں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ درِ جنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا۔ پوچھا جائے گا: کون ہے؟ مَیں کہوں گا، محمد۔ کہا جائے گا: مرحبا محمد ﷺ۔
پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اُس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا، اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا" ۔[١]

ارشادِ ششم (6)

ابو نعیم عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" أُرْسِلْتُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَإِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ دُونَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ كُلُّهَا طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ أَمَامِي شَهْرًا، وَأُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَكَانَتْ مِنْ كُنُوزِ الْعَرْشِ، [٢]

---

[١] =وَهُوَ مُدَلِّس، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

والحارث في مسنده كما في بغية 2\870 (931)، و(932) من طريق سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ...الحديث۔

وابن أبي عاصم في الأوائل (172)، من طريق قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، وَأَبِي حَسَّانَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ نَكُونَ سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ؟...

وأخرج ابن عدي في الكامل 8\214: من طريق عُبَيدُ اللهِ بْنُ عَبدِ اللهِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ بْنِ مُحَمدِ بنِ المنكدر، حَدَّثَنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَن جَدِّهِ عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ عُمَر، أَن رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وسَلَّم قَالَ:...أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيامَةِ، ولاَ فَخْرَ، وذكر الحديث.

[٢] وفي الباب عن أبي ذر الغفاري عند أحمد (21344)، بلفظ: "أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي"۔ وله طرق والشواهد، والحديث

وَخُصِّصْتُ بِهَا دُونَ الْأَنْبِيَاءِ فَأُعْطِيتُ الْمَثَانِيَ مَكَانَ التَّوْرَاةِ، والمئين مَكَانَ الْإِنْجِيلِ، وَالْحَوَامِيمَ مَكَانَ الزَّبُورِ، وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ، [1] وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ فِي الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنِّي وَعَنْ أُمَّتِي وَلَا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَهُ وَلَا فَخْرَ، وَإِلَيَّ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، [2] وَبِي تُفْتَحُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا سَابِقُ الْخَلْقِ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا إِمَامُهُمْ، وَأُمَّتِي بِالْأَثَرِ،" [3]۔

"حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جن و اِنس اور ہر سُرخ وسیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، میں جن وانس اور ہر سُرخ وسیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لیے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لیے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری، اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی، اور مجھے سُورۂ بقرہ کی پچھلی آیتیں کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئیں، یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے

=صحیح۔

[1] أخرج الطيالسي فی مسنده 2\351(1105) عن وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُعْطِيتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَمَكَانَ الزَّبُورِ الْمِئِينَ وَمَكَانَ الْإِنْجِيلِ الْمَثَانِيَ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ". وله طرق والشواهد، والحديث حسن۔

"یعنی مجھے تورات کی جگہ سبع دی گئی ہیں اور زبور کی جگہ مئین اور انجیل کی جگہ مثانی، اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی ہے"۔

[2] وفي الباب، عن أنس عند الدارمي (51)، بلفظ: "الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي"۔

[3] أخرجه أبو نعيم في الدلائل (25)، في سنده إسحاق بن بشر البخاري، متهم بالكذب۔

لکن للحديث شواهد كثيرة، و المتن ثابت عن النبي ﷺ بأسانيد جياد۔

و انظر: الخصائص الكبرى للسيوطي 2\388، و عزاه إلى أبي نعيم۔

جُدا، اور مجھے تورات کے بدلے قُرآن کی وہ سُورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سوسو آیت والیاں، اور زبور کے عوض حم کی سورتیں، اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۂ حُجرات سے آخر قُرآن تک ہے، اور دُنیا وآخرت میں مَیں تمام بنی آدم کا سردار ہوں، اور کچھ فخر نہیں۔

اور سب سے پہلے مَیں اور میری اُمت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں، اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ لوائے حمد ہوگا، اور تمام انبیاء اس کے نیچے، اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہوں گی، اور کچھ فخر نہیں، اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی، اور کچھ فخر نہیں، اور میں تمام مخلوق سے پہلے روز قیامت جنت میں تشریف لے جاؤں گا، اور کچھ فخر نہیں۔ میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری اُمت میرے پیچھے"۔

اللهم اجعلنا منهم فيهم ومعهم بجاهه عندك اٰمين!

فقیر کہتا ہے، مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تا کہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے، ﷺ

ارشادِ ہفتم (7)

احمد، بزار، ابو یعلی اور ابنِ حبان اپنی "صحیح" میں حضرت جناب افضل الاوّلیاء الاوّلین والآخرین سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیثِ شفاعت میں راوی:

لوگ آدم ونوح وخلیل وکلیم علیہم الصلاۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہوں گے۔

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

"لَيْسَ ذَاكُمْ عِنْدِي، وَلٰكِنِ انْطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ"

" تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔ لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے"۔

حضورِ والا جبرائیل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اِذن لینے کے لیے بھیجیں گے، رب تبارک وتعالی اِذن دے گا۔

حضور حاضر ہو کر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے، رب عزّ مجدہ فرمائے گا: سر اُٹھاؤ، اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی، اور شفاعت کرو کہ قبول ہوگی۔

حضور اقدس ﷺ اُٹھائیں گے تو ربِّ عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے، فوراً پھر سجدے میں گریں گے، ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔

رب جل وعلا پھر وہی کلماتِ لُطف فرمائے گا۔

حضور ﷺ مبارک اُٹھائیں گے، پھر سہ بارہ قصدِ سجدہ فرمائیں گے، جبرائیلِ امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے، اس وقت حضور ﷺ اپنے ربِّ کریم سُبحانہ سے عرض کریں گے:

"أَيْ رَبِّ! جَعَلْتَنِي سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ"۔

اے رب میرے! تو نے مجھے سردار بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں... اِلی آخر الحدیث[1]۔

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده (15)، والبزار في مسنده 1\149.152 (76)، وأبو يعلى في مسنده 1\56.57 (56)، وابن حبان في الصحيح 14\393.394 (6476)، وابن أبي عاصم في السنة 2\381.382 (812)، وأبو بكر المروزي في مسند أبي بكر الصديق (15)، وأبو عوانة في المستخرج 1\151.152 (443)، وابن خزيمة في التوحيد 2\735.736، والمقدسي في الأحاديث المختارة 1\121.122 (39)، والبخاري في التاريخ الكبير 8\185 (مختصرا)، وهكذا ابن أبي عاصم في السنة 2\349 (751)، وفي الأوائل 113 (187)، وابن بشكوال في الذيل على جزء بقي بن مخلد من أحاديث الحوض 159، من طريق أبي هنيد البراء بن نوفل، عن والان العدوي، عن حذيفة عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه۔

ارشادِ ہشتم (8)

حاکم وبیہقی [۱] فضائل الصحابہ میں اُمُّ المومنین صدیقہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أنا سيّد العالمين" [۲]

" مَیں تمام عالم کا سردار ہوں"۔

مَیں اللہ عزوجل کا حبیب ہوں

ارشادِ نہم (9)

دارمی، ترمذی، ابونعیم بسندِ حسن [۳] عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی، درِ اقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور ﷺ کے انتظار میں باتیں کررہے تھے، حضور تشریف فرما ہوئے، اُنہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ الصلاۃ والسلام) کو خلیل

---

[۱] صححه الحاكم قاله ابن حجر المكي في "أفضل القرىٰ [78]" وأقره عليه وفي الحديث قصة قلت: وأما أنا فإنما أوردته في المتابعات ۱۲ منه۔

اس کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا۔ ابنِ حجر مکی نے" افضل القرٰی" میں یہی کہا اور اس کو برقرار رکھا، اور حدیث میں قصہ ہے، میں کہتا ہوں کہ میں نے تو اس کو متابعات میں وارد کیا ہے ۱۲ منہ

[۲] انظر: المواهب اللدنية 2\510، وشرح الزرقاني على المواهب 8\282.283، واللباب في علوم الكتاب 4\300، وتفسير النيسابوري 2\6، وعزاه كلهم إلى البيهقي في كتابه "فضائل الصحابة"۔

[۳] تحسنيه هو الذي حققه السراج البلقيني في "فتاوٰه [948]" كما اثر عنه في "أفضل القرىٰ [79]" وان خالف فيه أبو عيسىٰ رحمه الله تعالىٰ ۱۲ منه۔

سراج بلقینی نے اپنے" فتاوی" میں اس کو حَسَن قرار دیتے ہوئے اس کی تحقیق فرمائی جیسا کہ" افضل القرٰی" میں اس سے منقول ہے، اگرچہ ابوعیسٰی علیہ الرحمۃ نے اس کی مخالفت کی۔

بنایا۔ دوسرا بولا: حضرت موسیٰ (علیہ الصلاۃ والسلام) سے بے واسطہ کلام فرمایا۔
تیسرے نے کہا: اور عیسیٰ (علیہ الصلاۃ والسلام) کلمۃ اللہ و رُوحُ اللہ ہیں۔
چوتھے نے کہا: آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔
جب وہ سب کہہ چکے حضور پُرنُور صلوات اللہ وسلامہ علیہ قریب آئے، اور ارشاد فرمایا:
" مَیں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں، اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسیٰ نجی اللہ ہیں، اور بے شک وہ ایسے ہی ہیں، اور عیسیٰ رُوحُ اللہ ہیں اور واقعی وہ ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں"۔

"أَلا وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ وَلا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَحْتَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونِهِ وَلا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلَنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ عَلَى اللهِ وَلا فَخْرَ" [1]۔
" سُن لو، اور مَیں اللہ تعالیٰ کا پیارا ہوں، اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میں روزِ قیامت لواء الحمد اُٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اور ان کے سوا سب ہوں گے، اور کچھ تفاخر نہیں۔ اور میں پہلا شافع اور مقبول الشفاعۃ ہوں، اور کچھ اِفتخار نہیں۔ اور سب سے پہلے میں دروازۂ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کرے گا، اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے، اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا۔ اور میں سب اگلے پچھلوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ عزت والا ہوں، اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا"۔

---

[1] أخرجه الترمذي في السنن، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (3616) والدارمي في السنن، بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ (48)، والكلاباذي في بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار 276، وضياء الدين المقدسي في الأحاديث المختارة 11\393.394(409)

میں اوّل النّاس ہوں

ارشادِ دہم (10)

دارمی اور ترمذی[۱] بافادہ تحسین اور ابُویعلیٰ وبیہقی وابُونعیم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا، وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا، وَأَنَا شَفِيعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا يَئِسُوا، الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي، يَطُوفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ ﴿كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ﴾﴿وَلُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا﴾"۔ [۲]

"میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اُٹھیں گے۔ اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ تعالیٰ کے حضور چلیں گے۔ اور میں اُن کا خطیب ہوگا جب وہ دم بخود رہ جائیں گے۔ اور میں اُن کا شفیع ہونگا جب عرصہ محشر میں روکے جائیں گے۔ اور میں اُنہیں بشارت دُوں گا جب وہ نا اُمید ہو جائیں گے۔

---

[۱] هو عند الترمذي مختصراً ۱۲ منه۔ وہ ترمذی کے نزدیک مختصر ہے ۱۲۔

[۲] أخرجه الدارمي في السنن، بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ (49)، والترمذي في السنن (3610)، وأبو بكر الخلال في السنة 1\208 (235)، والبيهقي في الدلائل 5\483، وأبو نعيم في الدلائل (24)، والقاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى، فِي ذِكر تفضيله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي القيامة بخصوص الكرامة 1\206، من طريق لَيْثٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

وأخرجه البزار في مسنده 3\131 (6523)، وأبو يعلى في المعجم 1\147 (160)، والبيهقي في الدلائل 5\484، من طريق لَيْثٌ، عَنْ عُبَيد الله، يَعْنِي ابْنَ زَحْر، عَنِ الرَّبِيعِ، عَن أَنَسٍ رضي الله عنه۔

عزت اورخزائنِ رحمت کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی ۔اورلواء الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں میرے گرد وپیش ہزار خادم [ا] دوڑتے ہوں گے، گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے"۔

حضوراکرم ﷺ سیدالمرسلین ہیں
ارشادِ یازدہم (11)

[ا] ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خُدّام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد وپیش عرصاتِ محشر میں ہوں گے، اور وہاں دوسروں کے لئے خُدّام ہونا معلوم نہیں۔

فلاحاجة إلى ماقال الزرقاني ان هذه ألف من جملة ماأعدّله فقدروى ابن أبي الدنيا عن أنس رفعه "إن أسفل أهل الجنة أجمعين درجة من يقوم على رأسه عشرة الاف خادم" وعنده أيضاً عن أبي هريرة أيضاً قال: إن أدنى أهل الجنة منزلة وليس فيهم دنى من يغدو ويروح عليه خمسة عشر ألف خادماً ليس منهم خادم إلا معه طرفة ليست مع صاحبه ،اھ۔(شرح الزرقانى على المواهب 12\384) فإن هذا فى الجنة والذى له صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فيها لا يعلم إلا ربه تبارك وتعالىٰ، والله تعالىٰ أعلم ۱۲ منه۔

چنانچہ اس کی کوئی ضرورت نہیں، جو زرقانی نے کہا کہ یہ ہزار ان میں سے ہوں گے جو آپ کیلئے تیار کیے گئے۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ تمام اہل جنت سے نیچے درجے والے کے لیے دس ہزار خادم ہوں گے، اور ان کے نزدیک ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تمام اہلِ جنت سے ادنیٰ منزل والے کے لیے کہ ان میں کوئی گھٹیا نہیں، صبح وشام پندرہ ہزار خادم ہوں گے، ان میں سے ہر خادم میں کوئی نئی خوبی ہوگی جو دوسرے میں نہیں ہوگی اھ کیونکہ یہ خدّام جنت میں ہوں گے اور جنت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کتنے خادم ہوں گے، سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بخاری "تاریخ" میں، اور دارمی بسندِ ثقات، اور طبرانی "اوسط" میں، اور بیہقی وابونعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ " [۱]۔

"میں پیشوائے مرسلین ہوں، اور کچھ تفاخر نہیں، اور مَیں خاتم النبیین ہوں، اور کچھ اِفتخار نہیں"۔

حضور اکرم ﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں

ارشادِ دوازدہم (12)

ترمذی بافادۂ تحسین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللهَ تعالى خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بُيُوتًا، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا، وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا" [۲]۔

---

[۱] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير 4\286، والدارمي في السنن، بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضْلِ (50)، والطبراني في الأوسط 1\61(170)، والبيهقي في الإعتقاد 192، وفي الدلائل 5\480، وابن أبي عاصم في الأوائل 84(87)، والدارقطني في المؤتلف والمختلف 1\472، وأبو الحسن النعالي في فوائد أبي عبد الله (96)، وابن عساكر في تاريخه كما في مختصره للأفريقي 2\106، والذهبي في السير 10\223، من حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه، باختلاف السَّنَد والمتن۔ وقال الذهبي: هَذَا حَدِيثٌ صَالِحُ الإِسْنَادِ. وَصَالِحٌ هَذَا: مِصْرِيٌّ، مَا عَلِمْتُ بِهِ بَأْساً۔

[۲] أخرجه الترمذي في السنن، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (3607)، والبزار

"اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ کیے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوق الٰہی سے خُود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل"۔ [۱]۔

ارشاد سیز دہم (13)

طبرانی "معجم" اور بیہقی "دلائل" اور امام علامہ قاضی عیاض بسندِ خود "شفاء شریف" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إن الله تَعَالَى قَسَّمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ قِسْمًا. فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ﴾ [۲]۔ ﴿وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ [۳] فَأَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَنَا خَيْرُ أَصْحَابِ الْيَمِينِ، ثُمَّ جَعَلَ الْقِسْمَيْنِ ثَلَاثًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهَا

---

[۱]=في مسنده 4\140.141 (1316)، وأبو نعيم في معرفة الصحابة (5327)، وفي الدلائل (16)، واللالكائي في السنة 4\829 (1401)، والبيهقي في الدلائل 1\168، من طريق يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ۔

وأخرجه أحمد في مسنده (1788)، والترمذي في السنن (3532)، و(3608)، ويعقوب بن سفيان الفسوي في المعرفة والتاريخ 1\499، وأبو القاسم البغوي في معجم الصحابة (2135)، ومحمد بن الرحمن المخلص في الجزء العاشر من المخلصيات (14)، والبيهقي في الدلائل 1\169، وابن حجر في الأمالي المطلقة 70، من طريق يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ۔۔۔ الحديث۔

وفي الباب عن واثلة بن الأسقع عند مسلم (2276)، والترمذي (3605).

[۲] [الواقعة: 27]

[۳] [الواقعة: 41]

ثَلَاثًا، وَذلك قوله تعالى :﴿ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴾[1] ﴿ وَأَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ﴾[2] ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴾[3] فَأَنَا مِنَ السَّابِقِينَ ، وَأَنَا خَيْرُ السَّابِقِينَ . ثُمَّ جَعَلَ الْأَثْلَاثَ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهَا قَبِيلَةً، وَذٰلِكَ قَوْلُهُ:﴿ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ ﴾[4] فَأَنَا أَتْقَى وُلْدِ آدَمَ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ. ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ بُيُوتًا، فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهَا بَيْتًا، وذٰلك قوله تعالى:﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾[5].

"اللہ تعالیٰ نے خلق کی دو قسمیں کیں تو مجھے بہتر قسم میں رکھا۔ اور یہ وہ بات ہے جو خدا تعالیٰ نے فرمائی ۔" دہنے ہاتھ والے" ،" اور بائیں ہاتھ والے" ،تو میں دہنے ہاتھ والوں سے ہوں، اور میں سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں۔ اور یہ خُدائے تعالیٰ کا وہ ارشاد ہے کہ " دہنے ہاتھ والے" اور" بائیں ہاتھ والے" ۔اور" سابقین" ،تو میں سابقین میں سے ہوں اور میں سب سابقین سے بہتر ہوں۔ پھر ان حصوں کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا اور یہ خُدائے تعالیٰ کا وہ فرمان ہے کہ" ہم نے کیا تمہیں شاخیں اور قبیلے" (یعنی إلی قوله

---

[1] [الواقعة:8]

[2] [الواقعة:9]

[3] [الواقعة:10]

[4] [الحجرات:13]

[5] [الأحزاب:33]

والحديث أخرجه الطبراني في الكبير 3\56(2674)، و12\103(12604)، وأبو نعيم في أحاديثه عن أبي علي الصواف (7)، والبيهقي في الدلائل 1\170.171، والقاضي عياض في الشفا 1\165.166 ،وأورده السيوطي في الدر المنثور 6\605، وعزاه إلى الحكيم، والترمذي والطبراني وابن مردويه وأبو نعيم والبيهقي معًا في الدلائل۔

تعالی: ﴿اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰکُمۡ﴾ "بے شک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وہ ہے جوتم سب میں زیادہ پرہیز گار ہے")

تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیز گار ہوں، اورسب سے زیادہ اللہ کے یہاں عزت والا، اور کچھ فخر مراد نہیں۔ پھر ان قبیلوں کے خاندان کیے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے کہ" خدائے تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپا کی دُور کرے اے نبی کے گھر والو! اور تمھیں خُوب پاک کر دے ستھرا کر کے"۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب بہتروں سے بہتر ہیں

ارشادِ چہاردہم (14)

ابنِ عساکر، و بزار بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى وَمُوسَى وَمُحَمَّدٌ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)- وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "[1]۔

" بہترین اولاد آدم پانچ ہیں: نُوح و ابراھیم و مُوسیٰ و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن سب بہتروں میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

تنبیہ: ان کے سوا اور نُصُوصِ واضحہ ان شاء اللہ تعالیٰ جلوہ سُوم و تابشِ چہارم میں آئیں گی، وباللہ التوفیق!۔

---

[1] أخرجه البزار في مسنده 17\141 (9737)، وأبو بكر العكبري في فوائده (106)، وابن عساكر في تاريخ دمشق كما في مختصره للأفريقي 2\113.

وقال الهيثمي 8\255: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

مزید تخریج وتفصیل کے لیے ہماری کتاب" خدمات ختم نبوت اور سیدی اعلی حضرت" حصہ دوم ملاحظہ فرمائیں۔

جلوۂ دوم: جلائل متعلقہ بآخرت

تابشِ اوّل وجلوۂ اول میں بہت حدیثیں اس مطلب کی گزریں، اُن سے غفلت نہ چاہیے، واللہ الہادی!۔

اِرشاد پانزدہم (15)

"صحیح بُخاری" و"صحیح مسلِم شریف" میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"نَحۡنُ الۡاٰخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ" [1]

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، كِتَابُ الأَيۡمَانِ وَالنُّذُورِ، 8\128(6624)، وبَابُ النَّفۡخِ فِي المَنَامِ 9\41(7036)، ومسلم في الصحيح، في الجمعة، بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الۡأُمَّةِ لِيَوۡمِ الۡجُمُعَةِ، (855)، وهمام بن منبه (1)، وعبد الرزاق في تفسيره 1\331(248)، وأحمد في مسنده (7707)، و(8115)، وأبو عوانة في المستخرج 2\126(2535)، و 4\59(6031)، و 4\400(7093)، وأبو نعيم في المسند المستخرج 2\446 (1927)، وفي الدلائل (11)، والبغوي في تفسيره 5\52، وفي شرح السنة 4\200 (1045)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (68)، وابن المستوفى الاربلي في تاريخ أربل 1\105، والبيهقي في السنن الصغرى 1\230(598)، وفي السنن الكبرى 3\243.244، من حديث همام بن منبه عن أبي هريرة رضي الله عنه، مرفوعا۔

وأخرجه ابن المبارك في مسنده 70(114)، وأحمد في مسنده (10122)، و(10548)، وإسحاق بن راهويه في مسنده 1\310(291.292)، والبزار في مسنده 17\108(9671)، والخطيب في تاريخ بغداد 2\158، وفي تلخيص المتشابه في الرسم 2\794، والرافعي في التدوين 3\12.13، كلهم من حديث زِيَادٍ الۡمَخۡزُومِيِّ، عَنۡ

"ہم (زمانے میں) پچھلے، اور قیامت کے دن (ہر فضل میں[1]) اگلے ہیں"۔[2]

---

[1] قال الزرقاني (شرح الزرقاني على المواهب 10\483) "في كل شی"، ۱۲ منه۔ زرقانی نے کہا کہ ہر شے میں۔

[2] == أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه مسلم في الصحيح (855)، وعبد الرزاق في تفسيره 1\331(247)، وأحمد في مسنده (7410)، و(7706)، وابن أبي حاتم في تفسيره 2\377(1992)، وأبو عوانة في المستخرج (2539)، وأبو نعيم في صفة الجنة (78)، والعقيلي في الضعفاء 4\60، وأبو عبد الله التيميمي البصري في تلقيح العقول في فضائل الرسول 1\413 (435)، كلهم من حديث أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ هَلْ عَلَى مَنْ لَمْ يَشْهَدِ الجُمُعَةَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ 2\5(896)، و(3486)، ومسلم في الصحيح (855)، والنسائي في السنن، إِيجَابُ الْجُمْعَةِ، (1367)، وفي الكبرى (1665)، و(1666)، وعبد الرزاق في تفسيره 1\323(249)، والحميدي في مسنده 2\190(985)، وأحمد في مسنده (7707)، و(8508)، وابن خزيمة في الصحيح 3\109(1720)، وأبو عوانة في المستخرج (2536)، و(2538)، و(2560)، والبيهقي في معرفة السنن والآثار (6271)، وفي السنن الكبرى 1\445، من حديث ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه البخاري في الصحيح، بَابُ البَوْلِ فِي المَاءِ الدَّائِمِ 1\57(238)، و(876)، و(2956)، ومسلم في الصحيح (855)، والنسائي في السنن، إِيجَابُ الْجُمْعَةِ، (1367) و(6887)، و(7495)، وفي الكبرى (1666)، والحميدي في مسنده 2\190 (984) وأحمد في مسنده (7310)، و(7399)، وأبو عوانة في المستخرج (2533)، و==

زادمسلم: "وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ" [1]۔
(مسلم میں یہ زیادہ ہے):
"اور ہم سب سے پہلے داخلِ جنت ہوں گے"۔

اِرشادشانزدہم (16)

اسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین ﷺ سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں:

"هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ

== (2534)، و (2537)، وأبو يعلى في مسنده 11\149 (6269)، وابن خزيمة في الصحيح 3\109 (1720)، والطبراني في مسند الشاميين 1\93 (136)، والبيهقي في السنن الكبرى 3\242، و 243، وفي الدلائل 5\475، من حديث عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه الدارقطني في السنن 2\306 (1578)، من حديث أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه إسماعيل بن جعفر في أحاديثه (157)، وأحمد في مسنده (10530)، من حديث أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه ابن المبارك في الزهد 2\114، وفي مسنده 65.66 (107)، من حديث يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔۔۔ الحديث۔

[1] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ هِدَايَةِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ (855)، وأبو عروبة الحراني في الأوائل 123 (101)، وأبو نعيم في المسند المستخرج 2\445 (1926)، وفي صفة الجنة (78)، والبغوي في الأنوار في شمائل النبي المختار 64.65 (69)، من طريق جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، مرفوعًا۔

الْقِیَامَۃِ، الْمَقْضِیُّ لَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ [۱]۔

" وہ قیامت میں ہمارے توابع ہوں گے، ہم دُنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے، تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لیے اللہ تعالی حکم فرمائے گا"۔

اِرشاد ہفدہم (17)

دارمی، عمرو بن قیس ابن مکتوم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللہَ تعالی أَدْرَکَ بِیَ الْأَجَلَ الْمَرْحُومَ وَاخْتَصَرَ لِیَ اخْتِصَارًا فَنَحْنُ الْآخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَإِنِّی قَائِلٌ قَوْلًا غَیْرَ فَخْرٍ: إِبْرَاھِیمُ خَلِیلُ اللہِ، وَ مُوسَی صَفِیُّ اللہِ، وَأَنَا حَبِیبُ اللہِ، وَمَعِی لِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔۔۔الحدیث۔ [۲]

" یعنی جب رحمت خاص کا زمانہ آیا، اللہ تعالی نے مجھے پیدا فرمایا، اور میرے لیے کمال اختصار کیا۔ ہم ظہور میں پچھلے، اور روزِ قیامت رُتبے میں اگلے ہیں، اور میں ایک بات فرماتا

---

[۱] أخرجه مسلم في الصحيح ، كتاب الجمعه، باب فضيلة يوم الجمعة، (856)، وابن ماجه في السنن ، بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ، (1083)، والنسائي في السنن (1368)، وفي الكبرى (1664)، وأبو يعلى في مسنده 11\79.80 (6216)، وأبو عوانة في المستخرج 1\150(442)، و2\127.128 (2540.2541)، وقوام السنة في الترغيب (921)، والبيهقي في الشعب (2706)، وفي فضل الأوقات 458.459، من حديث رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله تعالى عنه۔

[۲] أخرجه الدارمي في السنن، بَابُ مَا أُعْطِيَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْفَضْلِ، 1\200(55)، وابن عساكر في تاريخ دمشق (مختصره 2\112.113)، وذكره في كنز العمال 11\442 (32080)، وعزاه إلى الدارمي وابن عساكر، عن عمرو بن قيس، بسند ضعيف۔

مزید ہماری کتاب " خدماتِ ختمِ نُبوَّت اور سیّدی اعلی حضرت" ملاحظہ فرمائیں۔

ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں، ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسیٰ اللہ کے صفی، اور میں اللہ کا حبیب ہوں، اور میرے ساتھ روزِ قیامت لواء الحمد ہوگا"۔

قوله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: "اُخْتُصِرَ لِیَ اخْتِصَارًا "
(کے بارے میں) علماء فرماتے ہیں، یعنی:

(1) مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔

(2) یا میرے لیے زمانہ مختصر کیا کہ میری اُمت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

أقول وبالله التوفيق: (3) یا یہ کہ میرے لیے اُمت کی عمریں کم کیں کہ مَکارِہ دُنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں، نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔

(4) یا یہ کہ میری اُمت کے لیے طُولِ حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے اُمتِ محمد! میں نے تمھیں اپنے حقوق معاف کیے، آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو، اور جنت کو چلے جاؤ۔

(5) یا یہ کہ میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشمِ زدن میں گزر جائیں گے، یا جیسے بجلی کوند گئی۔ كما في الصّحيحين، عن أبي سعيد الخدري، [1]۔

(6) یا یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے ہیں كما في حديث أحمد، وأبي يعلیٰ، وابنِ جرير، وابن حبّان، وابن عدي، والبغوي، والبيهقي عنه، [2]۔

---

[1] انظر: البخاري في الصحيح (7439)، ومسلم في الصحيح (183)

[2] أخرجه أحمد في مسنده (11717)، وأبو يعلى في مسنده (1390)، وابن جرير في تفسيره 23\253، وابن حبان في الصحيح 16\329 (7334)، وابن عدي في الكامل 4\14، من طريقه البغوي في شرح السنة 15\129 (4318)، والبيهقي في الشعب ==

(7) یا یہ کہ علوم و معارف جو ہزار سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہو سکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرما دیئے۔

(8) یا یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لیے ایسی مختصر کر دی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہو لیا۔

(9) یا یہ کہ مجھ پر کتاب اُتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاء گذشتہ و آئندہ کا روشن مفصل بیان، جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم، جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اُونٹ بھر جائیں۔ اس سے زیادہ اور کیا اختصار متصور ہو گا۔

(10) یا یہ کہ شرق تا غرب اتنی وسیع دُنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرما دیا کہ میں اُسے اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں

"**كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هَذِهِ**"۔ "جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں" **كما في حديث ابن عمر عند الطّبراني** [١] وغیرہ۔

(11) یا یہ کہ میری اُمت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا۔ **كما في حديث الأجراء في "الصّحيحين"، قال: ذلك فضلي أوتيه من أشاء** [٢].

1\556، من طريقين عن دَرّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله تعالى عنه۔ وقال الهيثمي في المجمع 10\337: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو يَعْلَى، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ عَلَى ضَعْفٍ فِي رَاوِيهِ.

[١] أخرجه الطبراني في الكبير 13\318 (14112)، و نعيم بن حماد في الفتن (2)، و أبو نعيم في الحلية 6\101، مزید ہماری کتاب "رسائل علمِ غیب" ملاحظہ فرمائیں۔

[٢] انظر: البخاري في الصحيح، بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ العَصْرِ قَبْلَ الغُرُوبِ 1\116 (557)، و بَابُ الإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ 3\90 (2268.2269)، و (3459)، و (5021)، و (7467)، و (7533)، فذكره من أفراد البخاري محمد بن فتوح الحميدي

(12) یا اگلی اُمتوں پر جو اعمالِ شاقہ طویلہ تھے اُن سے اُٹھا لیے، پچاس[1] نمازوں کی

==في الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم 2\269.270۔

لكن قال السيوطي في الخصائص الكبرى 2\374: أخرج الشيخان عن ابن عمر، وهكذا قال الصالحي الشامي في سبل الهدى والرشاد 10\367۔

[1] هذه يدور على الالسن ووقع في التفسير فمنهم من ينسبه لبني اسرائيل كالبيضاوي ومنهم من يعينه اليهود كاخرين لكن رد عليهم الامام العلامة الجلال السيوطي قائلا انه لم يفرض على بني إسرائيل خمسون صلاة قط، بل ولا خمس صلوات، ولم تجتمع الخمس إلا لهذه الأمة، وإنما فرض على بني إسرائيل صلاتان فقط؛ كما في الحديث. اه وقام شيخ الإسلام ينتصر لهم بما رده عليه الشمس الزرقاني وقد أخرج النسائي (سنن النسائي، فَرْضُ الصَّلَاةِ, وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ, وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ (450) عن يزيد ابن مالک عن أنس عن النبي صلی اللہ تعالی علیه وسلم في حديث المعراج قول موسی علیه الصلٰوة والسلام: "إِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَاتَيْنِ, فَمَا قَامُوا بِهِمَا"، والله تعالی اعلم۔

یہ لوگوں کی زبانوں پر دائر ہے، اور تفسیر میں واقع ہے، بعض نے اس کو بنی اسرائیل کی طرف منسوب کیا ہے جیسے بیضاوی۔ اور بعض نے یہود کو معین کیا ہے جیسے متاخرین۔ لیکن ان سب کا رد امام سیوطی نے یہ کہہ کر کیا کہ بنی اسرائیل پر کبھی پچاس نمازیں فرض نہیں ہوئیں، اور نہ ہی اس اُمت کے علاوہ کسی پر پانچ نمازیں مجتمع ہوئیں۔ بنی اسرائیل پر فقط دو نمازیں فرض ہوئیں تھیں، جیسا کہ حدیث میں ہے۔

شیخ الاسلام ان پر غالب آنے کیلئے اُٹھ کھڑے ہوئے اس کے سبب جوان پر شمس الزرقانی نے رد کیا ہے، اور تحقیق نسائی نے یزید بن ابی مالک سے، انہوں نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسی علیہ السلام کا یہ قول روایت کیا کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں تو وہ اُن دو پر قائم نہ رہے، اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے۔

پانچ رہیں اور حساب کرم میں پوری پچاس۔ زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہا اور کتابِ فضل میں وہی رُبع کا رُبع و علی ھذا القیاس، و الحمدللہ رب العلمین۔
یہ بھی حضور کے اختصارِ کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی، ﷺ

اِرشاد ہیجد ہم (18)

امام احمد، وابن ماجہ [1]، وابوداؤد طیالسی، وابویعلی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلا لَهُ دَعْوَةٌ قَدْ تَخَيَّرْهَا فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي قَدْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي، وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُ عَنْهُ الْأَرْضُ، وَلا فَخْرَ، وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ، وَلا فَخْرَ، آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَائِي، وَلا فَخْرَ، (ثم ساق حديث الشّفاعة إلى أن قال): فَإِذَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَصْدَعَ بَيْنَ خَلْقِهِ نَادَى مُنَادٍ: أَيْنَ أَحْمَدُ وَأُمَّتُهُ؟ فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ، فَنَحْنُ آخِرُ الْأُمَمِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ، فَتُفْرَجُ لَنَا الْأُمَمُ عَنْ طَرِيقِنَا، فَنَمْضِي غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الطُّهُورِ، فيقول الْأُمَمُ: كَادَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ تَكُونَ أَنْبِيَاءَ كُلُّهَا "...الحديث، [2]۔

---

[1] هو عند ابن ماجة (سنن ابن ماجه، بَابُ صِفَةِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ (4290) مختصر ۱۲ منه۔
وہ ابن ماجہ کے نزدیک مختصر ہے۔

[2] أخرجه أحمد في مسنده (2692)، وأبو داود الطيالسي في مسنده 4\430.432 (2834)، وأبو يعلى في مسنده 4\214.216 (2328)، والدارمي في الرد على الجهمية (184)، وابن شاهين في جزء من حديثه عن شيوخه (15)، واللالكائي في السنة 3\539.540 (843)، والبيهقي في الدلائل 5\481.82، من عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى مِنبَرِ الْبَصْرَةِ۔۔۔ الحديث۔ وله طرق والشواهد بأسانيد جياد۔

"یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دُعا تھی کہ وہ دُنیا میں کر چکا، اور میں نے اپنی دُعا روزِ قیامت کے لیے چُھپا رکھی ہے، وہ شفاعت ہے میری اُمت کے لیے۔ اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں، اور کچھ فخر مقصود نہیں۔ اور اول میں مرقدِ اطہر سے اُٹھوں گا، اور کچھ فخر منظور نہیں۔ اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا، اور کچھ اِفتخار نہیں۔ آدم اور اُن کے بعد جتنے ہیں سب میرے زیرِ نشان ہوں گے، اور کچھ تفاخر نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا: کہاں ہیں احمد، اور اُن کی اُمت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں، ہم سب اُمتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام اُمتیں ہمارے لیے راستہ دیں گی۔ ہم چلیں گے اثرِ وُضو سے رَخشندہ رُخ وتابندہ اعضا، سب اُمتیں کہیں گی: قریب تھا کہ یہ اُمت تو ساری کی ساری انبیاء ہوجائے"۔

جمال پرتوش در من اثر کرد		
		وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

"اس کے پرَتَو نے مجھ میں اثر کیا ہے ورنہ میں خاک ہوں جو کہ ہوں"۔ [1]

ارشاد نوزدہم (19)

مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي" [2]

---

[1] گلستان سعدی، دیباچہ، ص3۔

[2] أخرجه البخاري في الصحيح، في المناقب، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، 4\185 (3532)، وبَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: {مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ} [الصف: 6] 6\151 (4896)، ومسلم في الصحيح، بَابُ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (2354)، ==

" مَیں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اُٹھائیں جائیں گے"۔[1]

---

[1] والترمذي في السنن ،بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ، (2840)، وفي الشمائل (367)، والنسائي في السنن الكبرى، 10\299(11526)، ومالك في الموطأ، كِتَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ ،وأحمد في مسنده (16734)، و (16771)، والطيالسي في مسنده2\252(984)، وابن سعد في الطبقات 1\84، والطبراني في الكبير 2\120 (1520، و 1521)، و2\121(1522،وإلى 1526)، و 2\122 (1527، إلى 1530)، و2\123(1532)، وفي مسند الشاميين 4\248(3199)، والبيهقي في الشعب (1334)،وفي الدلائل 1\152.154، وأبو نعيم في الدلائل(19)، وابن أبي شيبة في المصنف6\311، والحميدي في مسنده1\476(565)، والدارمي في السنن (2817)، والبزار في مسنده(3410و 3411و3412)، والطحاوي في مشكل الآثار 3\181(1150)،وابن أبی حاتم في تفسيره6\1918(10167)، وابن أبي عاصم في الآحادوالمثاني1\351، والدولابي في الكنى(1)، وأبو يعلى في مسنده13\388 (7395)، والآجري في الشريعة(1012.1013)، وابن المظفر في غرائب مالك (53)، و(54)، وابن الغطريف في جزئه(66)، وابن عساكر في المعجم1\125و 1\453، وفي تاريخ دمشق3\20، والآخرون۔ كلهم من طريق ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :۔۔۔، مطولا ومختصرا۔ وأخرجه أحمد في مسنده(16748)، و(16770)، وابن سعد في الطبقات1\104، والحاكم في المستدرك2\660(4186)، والطبراني في الكبير2\133(1563)، والبزار في مسنده(3413)، وابن الجعد في مسنده(3322)، والبيهقي في الدلائل 1\155 ، كلهم من رواية:نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ۔۔۔وَهَذَا إِسْنَادٌ قَوِيٌّ حَسَنٌ.

مزید تفصیل کے لیے ہماری کتاب" خدماتِ ختمِ نُبوَّت اورسیدی اعلی حضرت" ملاحظہ فرمائیں۔

یعنی روزِ محشر حضور اقدس ﷺ گے ہوں گے اور تمام اولین و آخرین حضور ﷺ کے پیچھے۔

بروزِ محشر انبیاء کی مختلف سواریاں ہوں گی، اور حضور اکرم ﷺ براق پر سوار ہوں گے۔

ارشادِ بستم (20)

ابنِ زنجویہ "فضائل الاعمال" میں کثیر بن مرہ حضرمی سے راوی،

قال: قال رسول الله: تبْعَث نَاقَة ثَمُود لصالح فَير كبهَا من عِنْد قَبره حَتَّى توافى بِهِ الْمَحْشَر قَالَ معَاذ وَأَنت تركب العضباء يَا رَسُول الله قَالَ لَا تركبها ابْنَتي وَأَنا على الْبراق اختصصت بِهِ من دون الْأَنْبِيَاء يَوْمئِذٍ وَيبْعَث بِلَال على نَاقَة من نُوق الْجنَّة يُنَادي على ظهرهَا بالآذان فَإِذا سَمِعت الْأَنْبِيَاء وأممها أشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَأشْهد أَن مُحَمَّدًا رَسُول الله قَالُوا وَنحن نشْهد على ذَلِك" [1]۔

"یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے ناقہ ثمود اُٹھایا جائے گا، وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدانِ محشر میں آئیں گے (فقیر کہتا ہے غفر اللہ تعالیٰ لہ عُشّاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی

---

[1] أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 10\459، من طريق حميد بن زنجويه، أبو الشيخ في كتاب الأذان كما في اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة 2\369.370، وابن زنجويه في فضائل الأعمال كما قال السيوطي في الخصائص الكبرى 2\377.376، والصالحي الشامي في سبل الهدى والرشاد 12\453۔ وقال الذهبي في السير 1\355: وَيُرْوَى بِإِسْنَادٍ وَاهٍ مِنْ مَرَاسِيلِ كَثِيرِ بنِ مُرَّةَ: "يُؤْتَى بِلاَلٌ بِنَاقَةٍ مِنْ نُوْقِ الجَنَّةِ، فَيَرْكَبُهَا"۔ وانظر: اللآلئ المصنوعة، كتاب البعث للتفصيل۔

کوئی خُوبی سنتے ہیں فوراً اُن کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اس کے لیے کیا ہے) اسی بنا پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: اور یا رسول اللہ! حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضبا پر سوار ہوں گے۔

فرمایا: نہ، اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہو گی اور مَیں بُراق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہو گا، اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال (رضی اللہ تعالی عنہ) کا حشر ہو گا کہ عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور اُن کی اُمتیں "أشهد أن لا إله إلا الله، و أشهد أن محمداً رسول الله" سنیں گے سب بول اُٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔

سبحان اللہ! جب تمام مخلوقِ الٰہی اولین و آخرین یک جا ہوں گے اُس وقت بھی ہمارے آقائے نامدار والا سرکار کے نامِ پاک کی دُہائی پھرے گی۔ الحمد للہ!

اُس دن کُھل جائے گا کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ المنّۃ للہ تعالی، اس دن موافق و مخالف پر روشن ہو جائے گا کہ مالکِ یومِ الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ ﷺ

حضور اکرم ﷺ جنّت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا
ارشادِ بست و یکم (21)

ترمذی بافادہ تحسین و تصحیح[1] ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ

---

[1] نوٹ: نسخہ بشار، نسخہ دار ابن حزم، بیروت، وغیرہ میں اس حدیث مبارکہ کے بارے میں امام ترمذی کا حکم "ھذا حدیث حسن غریب" لکھا ہوا ہے، مگر راقم الحروف کے پاس 1265ھ میں سید محمد اشرف علی الواسطی کے اہتمام سے "مطبع العلوم الدھلی" سے شائع ہونے والے نسخہ موجود ہے جس کے صفحہ 600 سطر 7 پر "ھذا حدیث حسن غریب صحیح" لکھا ہے، یونہی "مطبع المجیدی کانپور" کے شائع کردہ نسخہ (ج 2 ص 207) پر بھی اور یونہی "مکتبہ رحمانیہ لاہور" کے شائع کردہ نسخہ کے (صفحہ 679) پر بھی۔

فرماتے ہیں:

"أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الأَرْضُ فَأُكْسَى الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلاَئِقِ يَقُومُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي"، [۱]۔

"میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لاؤں گا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں تمام مخلوقِ الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا"۔

ارشاد بست ودُوم (22)

احمد، دارمی، ابونعیم واللفظ لہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ، ثُمَّ يَقْعُدُ مُسْتَقْبِلُ الْعَرْش ، ثُمَّ أُوتَى بِكِسْوَتِي، فَأَلْبَسُهَا، فَأَقُومُ عَنْ يَمِينِهِ مَقَامًا لَا يَقُومُهُ أَحَدٌ غَيْرِي، يَغْبِطُنِي فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ " [۲]۔

---

[۱] أخرجه الترمذي في السنن، بَابُ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (3611)

[۲] أخرجه أحمد في مسنده (3787)، والدارمي في السنن، بَابُ: فِي شَأْنِ السَّاعَةِ، وَنُزُولِ الرَّبِّ تَعَالَى (2842)، وأبو نعيم في الحلية 4\238، والبزار في مسنده 4\339.341 (1534)، وابن جرير في تفسيره 15\49، والآجري في الشريعة (1096)، والطبراني في الكبير 10\80.81 (10017.10018)، والحاكم في المستدرك 2\396 (3385)، بإختلاف السند والمتن۔

وأورده الهيثمي في المجمع 10\362: وقال :رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَفِي أَسَانِيدِهِمْ كُلِّهِمْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

"سب سے پہلے ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو جوڑا پہنایا جائے گا، وہ عرش کے سامنے بیٹھ جائیں گے۔
پھر میری پوشاک حاضر کی جائے گی میں پہن کر عرش کی دائیں طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائیں گے"۔

اِرشاد بست وسوم (23)

بیہقی "کتاب الاسماء والصفات" میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أُكْسَى حُلَّةً مِنَ الْجَنَّةِ لَا يَقُومُ لَهَا الْبَشَرُ." [1]

"مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہوں گے"۔

اِرشاد بست وچہارم (24)

طبری "تفسیر" میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے موقوفاً واللفظ لہ، اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعاً راوی:

"يَرْقَى هُوَ صلى الله تعالى عليه وسلم وَأُمَّتُهُ عَلَى كَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ" [2]

= وأورده السيوطي في الدر المنثور 5\326، وعزاه إلى أحمد وابن جرير وابن المنذر والحاكم وابن مردويه، وفي الخصائص الكبرى 2\377، وعزاه فقط إلى أبي نعيم۔

[1] أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات 2\276۔

[2] أخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره 15\50۔

وأخرجه أحمد في مسنده (15783)، بلفظ: "يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي عَلَى تَلٍّ"، وأخرجه البخاري في التاريخ الكبير 5\309، وأبو القاسم البغوي في الصحابة (2008)، وابن جرير الطبري في تفسيره 15\51.48، وابن أبي عاصم في السنة (785) والطحاوي في شرح مشكل الآثار 3\50 (1018.1019)، وابن أبي داود في البعث =

" حضور پُرنُور صلی اللہ علیہ وسلم حضور کی اُمت روزِ قیامت بلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اُونچے"۔ [۱]

اِرشاد بست و پنجم (25)

ابنِ جریر، وابنِ مردویہ جابر [۲] بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین

---

[۱] = (27)، والطبراني في الأوسط 8\336 (8797)، وفي الكبير 19\72 (142)، وفي مسند الشاميين 3\36.37 (1759)، وابن بشران في الأمالي (1252)، وابن حبان في الصحيح 14\399 (6479)، والحاكم في المستدرك 2\395 (3383)، واللالكائي في السنة 6\1184 (2093)، والذهبي في السير 6\284۔ وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 5\325" إلى ابن أبي حاتم، وابن مردويه.

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، ووافقه الذهبی۔

وقال الذهبي فی السير: هَذَا حَدِيْثٌ صَالِحُ الإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجُوْهُ فِي الكُتُبِ السِّتَّةِ.

وقال الهيثمي في المجمع 7\51: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ. وقال (10\377): رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَالْأَوْسَطِ وَأَحَدُ إِسْنَادَيِ الْكَبِيرِ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وقال الحافظ في الفتح 11\427: وَحَدِيث كَعْب أخرجه بن حبَان وَالْحَاكِم وَأَصله فِي مُسلم۔

[۲] تنبيه، أصل الحديث عند مسلم في باب إثبات الشفاعة من كتاب الإيمان موقوفًا على جابر لكنه وقع فيه من الناسخين خبط وغلط في جميع الأصول حتى خرج اللفظ عن حد المعقول ولفظه هكذا قال: " نَحْنُ نَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا، انْظُرْ أَيْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ "۔۔الحديث، (صحيح مسلم (191)۔ وإنما صوابه كما أفاد الإمام القاضي عياض واتبعته جماعة من العلماء وأقر النوي في المنهاج (شرح النووی علی مسلم 1\106) " نجیٔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَوْمٍ "، والراوی أظلم عليه هذا الحرف فعبر عنه بكذا وكذا وفسره =

ﷺ فرماتے ہیں:

"أَنَا وَأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَوْمٍ مُشْرِفِينَ عَلَى الْخَلَائِقِ، مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ إِلَّا وَدَّ أَنَّهُ مِنَّا" [1]۔

= بقوله: أي فوق الناس و كتب عليه انظر تنبيها فجميع النقلة اتفقوا، ونسقوه على أنه من متن الحديث ثم استوضح ذٰلک القاضي لحديث ابن عمر و حديث كعب المذكورين۔

قلت والعجب أنه ذهل عن حديث جابر نفسه وقد كان أيضا عند الطبري كما رأيت ١٢منه۔

تنبیہ: اصل حدیث امام مسلم علیہ الرحمہ کے نزدیک سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر موقوف ہے جیسا کہ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ میں ہے۔لیکن اس میں کاتبوں سے بے احتیاطی واقع ہوئی، یہاں تک کہ لفظِ حدیث حدِ معقول سے خارج ہو گئے، اس کے لفظ یوں ہیں کہ" ہم قیامت کے دن ایسے ایسے آئیں گے یعنی تمام لوگوں سے بلندی پر ہوں گے" الحدیث۔ درست حدیث یوں ہے جیسا کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے افادہ فرمایا، اور علماء کی ایک جماعت نے ان کی پیری کی، اور منہاج میں امام نووی نے اس کو برقرار رکھا کہ" ہم قیامت کے دن بلندیوں پر تشریف فرما ہوں گے"۔راوی پر یہ حرف" کوم" مخفی ہو گیا تو اس نے اس کو کذا کذا کے ساتھ تعبیر کر دیا پھر اپنے قول" فوق الناس" کے ساتھ اس کی تفسیر کر دی، اور بطور تنبیہ اس پر" انظر" لکھ دیا، پھر تمام ناقلین اس پر مجتمع ہو گئے، اور انہوں نے اس کو اس طور پر بیان کیا کہ گویا یہ متن حدیث سے ہے۔ پھر قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابنِ عمر اور ابنِ کعب کی حدیث سے اس میں کمی کرنا چاہی۔ میں کہتا ہوں، حیرت ہے قاضی علیہ الرحمۃ خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اپنی حدیث کو بھول گئے حالانکہ طبری کے نزدیک وہ بھی ہے جیسا کہ میں نے دیکھا۔

[1] أخرجه ابن جرير في تفسيره 2\631، والحربي في غريب الحديث، باب كمه 2\482 وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 1\349" إلى ابن أبي حاتم، وابن مردويه. وهكذا الشوكاني في فتح القدير 1\176، لكن قال ابن كثير في تفسيره 1\455: وَرَوَى الْحَافِظُ أَبُو بَكْرِ بْنُ مَرْدويه وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ۔۔۔ الخ۔

"میں اور میری اُمت روزِ قیامت بلندیوں پر ہوں گے سب سے اُونچے، کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا"۔

اِرشاد بست وششم (26)

"صحیح مسلم شریف" میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال دیے، میں نے دو بار عرض کی:

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي،"۔
الٰہی میری اُمت بخش دے، الٰہی! میری اُمت بخش دے۔

"وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ فِيهِ الْخَلْقُ حَتَّى إِبْرَاهِيمُ "[۱]۔
"اور تیسرا اُس دن کے لیے اُٹھا رکھا ہے جس میں تمام خلق میری طرف نیازمند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام"۔

فائدہ حدیث:

"إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ...الحديث"[۲]۔

---

[۱] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ (820)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\319 (31743)، وأحمد في مسنده (21171)، و(21179)، وابن جرير في تفسيره 1\32، وابن حبان في الصحيح 3\14.16 (740)، وأبو عوانة في المستخرج 2\464.465 (3844)، وابن أخي ميمي في فوائده (624)، والشاشي في مسنده 3\342 (1454)، وابن بطة في الابانة (800)، والبغوي في شرح السنة 4\504 (1227)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (82)، والبيهقي في السنن الكبرى 2\536 (3987)، من طريق عبد الله بن عيسى بن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن جده عن أبي بن كعب رضي الله عنه۔

[۲] أخرجه أحمد في مسنده (12376)، و(13170)، و(13281)، و(13290)، و=

کہ "مسند احمد" و "صحیحین" [۱] میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی، اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی:

"وإن إبْرَاهِيمَ ليرغب فِي دعائي ذٰلِكَ الْيَوْم " [۲]

یعنی حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام بھی میری دُعا کے خواہش مند ہوں گے۔

---

[۱] ==(13705)، و(13932)، و(14111)، والبخاري في الصحيح، بَابٌ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ(6305)، و مسلم في الصحيح، بَابُ اخْتِبَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةَ الشَّفَاعَةِ لِأُمَّتِهِ(200)، وابن أبي عاصم في السنة (797)، والبزار في مسنده 13\428(7169.7170)، و(7291)، وأبو محمد الفاكهي في فوائده(55)، وأبو يعلى في مسنده 5\229 (2842)، و 5\305(2928)، و 5\340(2970)، و(3022)، و (3097)، و 6\13(3233)، وابن حبان في الصحيح 14\76(6196) وأبو عوانة في المستخرج (260.261)، والآجري في الشريعة (792)، والبغوي في شرح السنة 5\7(1238)، والبيهقي في السنن الكبرى 10\321(20775)، وغيرهم من حديث أنس رضي الله تعالى عنه۔

وفي الباب عن أبي هريرة رضي الله عنه عند البخاري في الصحيح (6304)، و(7474)، و مسلم(198)، و(199)، والترمذی في السنن (3602)، وابن ماجه في السنن (4307) وأحمد في مسنده (7714) وجابر بن عبد الله رضي الله عنه عند مسلم في الصحيح (201)، وأحمد في مسنده(15116)۔

[۲] نوادر الأصول 110، و148، وانظر: التيسير بشرح الجامع الصغير 1\343۔

وعن أبي بن كعب رضي الله عنه عند ابن عساكر 7\330، بلفظ: "وأخرت الثالثة شفاعة إلى يوم القيامة والذي نفس محمد بيده إن إبراهيم ليرغب في شفاعتي". والحاكم في تاريخه

احادیثِ شفاعت

شفاعت کی حدیثیں متواتر ہیں

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں، اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اس مبارک اقامت شایانِ امامت، سزاوارِ زعامت کے سوا کسی قدِ بالا پر راست نہ آئی، نہ کسی نے بارگاہِ الٰہی میں ان کے سوا یہ وجاہتِ عظمٰی ومحبوبیتِ کبرٰی واِذنِ سفارش واختیارِ گزارش کی دولت پائی۔ تو وہ سب حدیثیں تفضیلِ جلیل محبوبِ جمیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل۔

مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جن میں تصریحاً سب انبیاء [1] کا عجز اور حضور ﷺ قدرت بیان فرمائی:

اِرشاد بست وہفتم (27)

حدیث موقف مفصل مطوّل احمد، وبخاری، ومسلم، وترمذی نے ابوہریرہ [2]

---

[1] شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ" شرح مشکوٰۃ" میں زیرِ حدیث اولین شفاعت فرماتے ہیں:" صواب آنست کہ ھمہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیھم اجمعین از در آمدن دریں مقام و اقدام بریں کار عاجز و قاصر نہ بجز سید المرسلین و امام النبیین کہ بنھایت قرب وعزت و مکانت مخصوص است و محمود و محبوب حضرت اوست" ۱۲ منہ

دُرست بات یہ ہے تمام نبی اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین اس مقام پر جلوہ اَفروز ہوکر اقدامِ شفاعت سے عاجز وقاصر ہیں سوائے رسولوں کے سردار اور نبیوں کے امام کے جو کہ انتہائی قُرب، عزت اور رِفعت مکانی کے ساتھ مختص ہیں اور بارگاہِ الٰہی میں محبوب ومحمود ہیں۔(اشعۃ اللمعات، الفتن 4\386)

[2] أخرجه أحمد في مسنده (9623)، و البخاري في الصحيح، بَابُ {ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا} 6\84.85 (4712)، و مسلم في الصحيح، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (194)، و الترمذي فى السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ (2434)۔

اوربخاری، ومسلم، وابنِ ماجہ نے انس [1]
اورترمذی، وابنِ خزیمہ نے ابوسعید خدری [2]
اوراحمد، وبزار، وابنِ حبان، وابویعلی نے صدیقِ اکبر [3]
اوراحمد، وابویعلٰی نے ابن عباس [4] سے مرفوعاً الی سید المرسلین ﷺ
اورعبداللہ بن مبارک، وابنِ ابی شیبہ، وابنِ ابی عاصم، وطبرانی نے بسندِ صحیح سلمان فارسی [5]

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح ،بَابُ قَوْلِ اللهِ: {وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا} 6\17.18 (4476)، و(6565)، و(7440)، و(7510)، ومسلم في الصحيح، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا(193)، وابن ماجه في السنن، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ(4312)، من طرق۔

[2] أخرجه الترمذي في السنن، بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ (3148)، وابن خزيمة في التوحيد2\621۔

[3] أخرجه أحمد في مسنده(15)، والبزار في مسنده 1\149.152(76)، وابن حبان في الصحيح14\393.397(6476)، وأبو يعلى في مسنده1\57.59(56)۔

[4] أخرجه أحمد في مسنده (2546)، و(2692)، وأبو يعلى في مسنده 213.216 (2328)۔

[5] أخرجه عبد الله بن المبارك في الزهد 2\100(مختصرا)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\308(31675)، وفي مسنده (462)، وابن أبي عاصم في السنة 2\383.384 (813)، والطبراني في الكبير 6\247(6117)۔

وقال الهيثمي في المجمع 10\372: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وقال البوصيري في الإتحاف 8\191: رواه أبو بكر بن أبي شيبة والطبراني بإسناد صحيح

قلت: الحديث موقوف بهذا الوجه، ولكنه في حكم المرفوع لأنه أمر غيبي، لا يمكن أن يقال بالرأي ولا هو من الإسرائيليات.

سے موقوفاً روایت کی۔

ان سب [۱] کے الفاظ جُدا جُدا نقل کرنے میں طُولِ کثیر ہے، لہذا مَیں ان کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کر کے اس جانفزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں، وباللہ التوفیق!.

اِرشاد ہوتا ہے:

" روزِ قیامت (الف) [۲] اللہ تعالی اولین وآخرین کو ایک میدانِ وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیشِ نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں [۳]۔ (ہ) دن طویل ہوگا [۴]۔ (و) اور آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیں گے۔ پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کریں گے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا، پسینے آنے شروع ہوں گے۔ قدِ آدم پسینہ تو زمین میں جذب ہو جائے گا پھر اُوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے اور غڑپ غڑپ کریں گے جیسے کوئی ڈُبکیاں لیتا

---

[۱] ہر چند یہ صحابہ سے چھ حدیثیں ہیں مگر صرف دو ہی شمار میں آئیں کہ حدیثِ ابوہریرہ اسی کا تتمہ ہے جو ارشادِ اول میں گُزری، اور حدیثِ ابوسعید اگرچہ ترمذی نے اسی قدر مختصراً روایت کی جتنی اِرشادِ سوم میں گزری، مگر تفسیر میں بعین سند مطولاً لائے جس کی وجہ سے یہ حدیث اس کا تتمہ ہے، اور حدیثِ صدیق اکبر بعینہ حدیث ارشادِ ہفتم ہے، اور حدیثِ ابن عباس حدیثِ ارشاد ششم ہے لہذا ان چار کا مکرر شمار نہ ہوا اور صرف حدیثِ انس وحدیثِ سلمان تعداد میں آئیں، رضی اللہ تعالی عنہم۔

[۲] یہ حروف بحسابِ ابجد الف سے واو تک انہیں چھ حدیثوں کی طرف اشارہ ہیں کہ میں نے حدیث اول (یعنی حدیثِ ابوھریرہ) کو کہ میرے مطلب میں زیادہ مفصل ہے، اصل کیا، اور باقی پانچ میں جو زیادتیاں ہیں باشارہ حروف انہیں متمیز کر دیا ۱۲ منہ۔

[۳] انظر: صحيح البخاري (3361)، ومسلم (194) حديث أبي هريرة۔

[۴] انظر: مسند أحمد (2546)، ومسند أبي يعلى (2328)، من حديث ابن عباس۔

ہے[1] (الف) قُربِ آفتاب سے غم وکرب اس درجہ کو پہنچے گا کہ طاقت طاق ہوگی، تابِ تحمل باقی نہ رہے گی۔[2] (ج) رہ رہ کرتین گھبراہٹیں لوگوں کو اٹھیں گی[3] (الف) آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو، کس حال کو پہنچے، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جورب کے پاس شفاعت کرے[4] (ب) کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے [5] (الف) پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ہمارے باپ ہیں، ان کے پاس چلا جائے، پس آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس جائیں گے[6] (د) اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے[7] (الف) عرض کریں گے۔[8] (و) اے باپ ہمارے۔[9] (الف) اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو دستِ قدرت سے بنایا اور اپنی رُوح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے سجدہ کرایا اور اپنی

---

[1] انظر: مصنف ابن أبي شيبة 6\308(31675)، والسنة لإبن أبي عاصم(813)، من حديث سلمان۔

[2] انظر: صحيح البخاري(4712)، وصحيح مسلم(194)، من حديث أبي هريرة۔

[3] انظر: سنن الترمذي(3148)، وكتاب التوحيد لإبن خزيمة 2\621، من حديث أبي سعيد الخدري۔

[4] انظر: صحيح البخاري(4712)، وصحيح مسلم(194)، من حديث أبي هريرة۔

[5] انظر: صحيح البخاري(4476)، وصحيح مسلم(193) من حديث أنس بن مالک۔

[6] انظر: صحيح البخاري(4712)، وصحيح مسلم(194)، من حديث أبي هريرة۔

[7] انظر: مسند أحمد(15)، ومسند أبي يعلى(56)، من حديث أبي بكر الصديق۔

[8] انظر: صحيح البخاري(4712)، وصحيح مسلم(194)، من حديث أبي هريرة۔

[9] انظر: مصنف ابن أبي شيبة 6\308، والسنة لإبن أبي عاصم(813) من حديث سليمان

جنت میں آپ کو رکھا۔[1] (ب) اور سب چیزوں کے نام سکھائے۔[2] (د) اور آپ کو اپنا صفی کیا۔[3] (الف) آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے۔[4] (ب) کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔[5] (الف) آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں اور کس حال کو پہنچے[6]۔

آدم علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

(ب) "لَسْتُ هُنَاكُمْ"۔[7] (ہ) "إِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلا نَفْسِي"[8] (الف) "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔۔۔ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي"[9]

"میں اس قابل نہیں، مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں، آج میرے رب

---

[1] انظر: صحيح البخاري (3340)، من حديث أبي هريرة۔

[2] انظر: صحيح البخاري (4476)، و (7410)، و (7440)، من حديث أنس۔

[3] انظر: مسند أحمد (15)، و السنة لابن أبي عاصم (812) من حديث أبي بكر الصديق۔

[4] انظر: صحيح البخاري (3340)، من حديث أبي هريرة۔

[5] انظر: صحيح البخاري (4476)، و صحيح مسلم (193) من حديث أنس بن مالك۔

[6] انظر: صحيح البخاري (3340)، و أبو عوانة (438)، من حديث أبي هريرة۔

[7] انظر: صحيح البخاري (4476)، من حديث أنس بن مالك۔

[8] انظر: مسند أبي يعلي (2328)، و مسند الطيالسي (2834)، من حديث ابن عباس۔

[9] انظر: صحيح البخارى (4712)، و مسلم (194)، من حديث أبى هريرة۔

پس جہاں (الف) ہوگا مراد حدیثِ ابوہریرہ، اور جہاں (ب) مراد حدیثِ انس، اور جہاں (ج) مراد حدیثِ ابوسعید خدری، اور جہاں (د) مراد حدیثِ ابوبکر صدیق، جہاں (و) مراد حدیثِ سلمان، اور جہاں (ہ) وہاں مراد حدیثِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہوگی۔

نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے ، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا خوف ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ"۔(و) عرض کریں گے، پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے: (د) اپنے پدرِ ثانی۔ (الف) نُوح کے پاس جاؤ۔(ب) کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا۔(و) وہ خُدا کے شاکر بندے ہیں۔(الف) لوگ نُوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے نُوح !۔(و) اے نبی اللہ۔(الف) آپ اہلِ زمین کی طرف پہلے رسول ہیں، اللہ نے عبدِ شکور آپ کا نام رکھا۔(د) اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دُعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس بلا میں ہیں، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے کہ ہمارا فیصلہ کردے (الف) نوح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

(ب)"لَسۡتُ هُنَاكُمۡ "(د)"لَيۡسَ ذَاكُمۡ عِنۡدِى"(ہ)"إِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الۡيَوۡمَ إِلَّا نَفۡسِي"(الف)"إِنَّ رَبِّي غَضِبَ اليَوۡمَ غَضَبًا لَمۡ يَغۡضَبۡ قَبۡلَهُ مِثۡلَهُ، وَلَنۡ يَغۡضَبَ بَعۡدَهُ مِثۡلَهُ... نَفۡسِي نَفۡسِي نَفۡسِي، اذۡهَبُوا إِلَى غَيۡرِي"۔

" میں اس قابل نہیں، یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے گا، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ"۔(و) عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گے (ب) تم خلیل الرحمن ابراہیم کے پاس جاؤ (د) کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے (الف) لوگ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے، عرض کریں گے، اے خلیل الرحمن، اے ابراہیم! آپ اللہ کے نبی اور اہلِ زمین میں اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے (ہ) کہ ہمارا فیصلہ کردے (الف) آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام

فرمائیں گے:

(ب)"لَسْتُ هُنَا كُمْ "(د)"لَيْسَ ذَا كُمْ عِنْدِي "(ہ)" لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلا نَفْسِي "(الف)"إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔۔۔ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي"۔

"میں اس قابل نہیں، یہ کام میرے کرنے کا نہیں، آج مجھے بس اپنی جان کی فکر ہے، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ایسا ہوا، اور نہ اس کے بعد ہو، مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے، مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے، مجھے اپنی جان کا تردّد ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ(و) عرض کریں گے، پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گے:
(الف) تم موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس جاؤ، وُہ بندہ جسے خُدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا، اور اپنا رازدار بنا کر قُرب بخشا، اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا۔لوگ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی، اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس صدمہ میں ہیں۔موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

"لَسْتُ هُنَا كُمْ"۔" لَيْسَ ذَا كُمْ عِنْدِي" ۔"إِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الْيَوْمَ إِلا نَفْسِي"۔ "إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔۔۔ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي"۔

میں اس لائق نہیں، یہ کام مجھ سے نہ ہوگا، مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے، مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔عرض کریں گے: پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گے: تم عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی رُوح کہ وہ مادرزاد اندھے

اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مُردے جلاتے تھے۔لوگ مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوکر عرض کریں گے،اے عیسٰی! آپ اللہ کے رسول،اوراس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القافرمایا،اوراس کی طرف کی رُوح ہیں،آپ نے گہوارے میں کلام کیا،اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس اندوہ میں ہیں،آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے۔مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں گے:

"لَسۡتُ هُنَاكُمۡ"۔"لَيۡسَ ذَاكُمۡ عِنۡدِي"۔"إِنَّهُ لَا يُهِمُّنِي الۡيَوۡمَ إِلَا نَفۡسِي"۔"إِنَّ رَبِّي قَدۡ غَضِبَ اليَوۡمَ غَضَبًا لَمۡ يَغۡضَبۡ قَبۡلَهُ مِثۡلَهُ، وَلَنۡ يَغۡضَبَ بَعۡدَهُ مِثۡلَهُ۔۔۔نَفۡسِي نَفۡسِي نَفۡسِي، اذۡهَبُوا إِلَى غَيۡرِي"

"میں اس لائق نہیں،یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا،مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں،میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ کبھی ایسا کیا نہ کرے،مجھے اپنی جان کا ڈر ہے مجھے اپنی جان کا غم ہے،مجھے اپنی جان کی سوچ ہے،تم اور کسی کے پاس جاؤ"۔عرض کریں گے،پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گے:

"ائۡتُوا عَبۡدًا فَتَحَ اللهُ على يديه ۔۔۔ وَيَجِيءُ فِي هَذَا الۡيَوۡمِ آمِنًا ۔۔۔[1]، انۡطَلِقُوا إِلَى سَيِّدِ وَلَدِ آدَمَ، فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنۡ تَنۡشَقُّ عَنۡهُ الۡأَرۡضُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ۔۔۔[2] ايتوا محمداً إِنّ كُل مَتَاعٌ فِي وِعَاءٍ مَخۡتُومٍ عَلَيۡهِ، أَكَانَ يُقۡدَرُ عَلَى مَا فِي جَوۡفِهِ حَتَّى يُفَضَّ الۡخَاتَمُ؟"۔[3]

---

[1] انظر : مصنف ابن أبي شيبة 6\308(31675)، والسنة لابن أبي عاصم (813)، والخصائص الكبرى للسيوطي 2\383.384، من حديث سلمان۔

[2] انظر : مسند أبي يعلى (56)، ومسند البزار (76)، من حديث أبي بكر الصديق۔

[3] انظر : مسند أحمد (2546)، ومسند أبي يعلى (2328)، والخصائص الكبرى للسيوطي 2\381۔

تم اُس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ نے فتح رکھی ہے، اور آج کے دن بے خوف و مطمئن ہے، اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے، تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو، اس کے اندر کی چیز بے مُہر اُٹھائے مل سکتی ہے؟ لوگ عرض کریں گے، نہ۔ فرمائیں گے:

"إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَقَدْ حَضَرَ الْيَوْمَ "۔ "إِذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَلْيَشْفَعْ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ "۔

یعنی اسی طرح محمد ﷺ انبیاء کے خاتم ہیں (تو جب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا۔) اور آج وہ یہاں تشریف فرما ہیں، تم انہیں کے پاس جاؤ، چاہیے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں ﷺ (اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے، مصیبت کے مارے، ہاتھ پاؤں چھوڑے، چار طرف سے امیدیں توڑے، بارگاہِ عرش جاہ، بے کس پناہ، خاتمِ دَورہ رسالت، فاتح بابِ شفاعت، محبوبِ باوجاہت[1]

---

[1] یہ لفظ اُس سفیہ کے ردّ میں ہیں جو شفاعت بالوجاہت و شفاعت بالمحبۃ کو نہیں مانتا، حالانکہ حقیقۃً اسباب شفاعت یہی ہیں، اور ان کے جو معنی اُس نے تراشے وہ اُس کی نری زُبان درازیاں ہیں، پھر شفاعت بالاذن کا جو مطلب گھڑا محض باطل۔ اور اللہ تعالٰی کی جناب میں بے ادبی پر مشتمل، جیسا کہ حضرتِ والد قدس سرہ الماجد نے "تزکیۃ الایقان" اور دیگر علمائے اہلِ سنت نے اپنی تصانیف میں تحقیق فرمایا۔ پھر احادیثِ کثیرہ گواہ ہیں کہ اُس کے گھڑے ہوئے معنی ہرگز واقع نہ ہوں گے، تو اُس نے اِس پردے میں اصلِ شفاعت سے انکار کیا کہ جو مانتا ہے وہ ہوگی نہیں، اور جو ہوگی اُسے مانتا نہیں۔
جیسے کوئی کہے کہ مَیں وُجودِ انسان کا منکر نہیں، مگر لوگ جسے انسان کہتے ہیں وہ معدوم ہے۔ موجود یہ ہے کہ اس کے پانچ ہاتھ ہوں، اور بائیس کان ہوں، اور ستائیس ناکیں، اور پینتالیس منہ، اور بندر کی طرح پہاڑ پر چڑھ کر پیڑ پر بسیرا لیتا ہو۔ ہر عاقل جانے گا کہ یہ احمق سرے سے انسان ہی کا منکر ہے اگرچہ براہ عیاری لفظ انسان کا مقرّ ہے ۱۲ منہ

مطلوب بلند عزت، ملجاء عاجزاں، ماوائے بیکساں، مولائے دو جہان، حضور پُر نُور محمد رسول اللہ شفیعِ یوم النشور أفضل صلوات اللہ، وأکمل تسلیمات اللہ، وأزکیٰ تحیات اللہ وأنمیٰ برکات اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وعیالہٖ میں حاضر آئے، اور بہزاراں ہزار نالہائے زار ودلِ بیقرار وچشمِ اشکبار یُوں عرض کرتے ہیں:

"یا محمد! یا نَبِیَّ اللہِ، أَنْتَ الَّذِی فَتَحَ اللّٰہُ بِكَ". "وَجِئْتَ فِی هٰذَا الْيَوْمِ آمِنًا". "أَنْتَ رَسُولُ اللہِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ" "اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. فَلْيَقْضِ بَيْنَنَا". أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟".

"اے محمد، اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فتحِ باب کیا، اور آج آپ آمن ومطمئن تشریف لائے۔ حضور اللہ کے رسول اور انبیا کے خاتم ہیں، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجیے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے، حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد اور مصیبت میں ہیں، حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں"۔

حضور پُرنُور ﷺ ارشاد فرمائیں گے:

"أَنَا لَهَا، وأَنَا صَاحِبُكُمْ"

میں شفاعت کے لیے ہوں، مَیں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈتے پھرے، ﷺ وبارک وشرف ومجد وکرم، اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت اِرشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے۔

مسلمان اسی قدر کو بنگاہِ ایمان دیکھے اور اولاً حق جل وعلا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیوں کر اہلِ محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور دفعۃً بارگاہِ اقدس سیدِ عالم ﷺ حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفع ہیں۔ اِبتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے

مگر اولین وآخرین وموافقین ومخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصبِ اَفخم اسی سیدِ اکرم مولائے اعظم ﷺ حصہ خاصہ ہے جس کا دامنِ رفیع جلیل ومنیع تمام انبیاء

ومرسلین کے دستِ ہمت سے بلند وبالا ہے۔
پھر خیال کیجیے کہ دُنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا عرصاتِ محشر میں صحابہ وتابعین وائمۂ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے۔ پھر کیوں کر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بھلا دی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔ پھر نوبت بنوبت حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے۔ جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔
پھر حضراتِ انبیاء علیہم الصلاۃ والثنا کو دیکھیے، وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے۔ یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو، تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب ﷺ کے پاس ہے۔ یہ سارے سامان اسی اظہارِ عظمت واشتہار وجاہتِ محبوبِ باشوکت کی خاطر ہیں۔
﴿لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا﴾[1] " تاکہ اللہ پُورا کرے جو کام ہونا ہے"۔ ﷺ

میدانِ حشر میں حضور اکرم ﷺ سہارا

ثانیاً: سوالِ شفاعت پر حضراتِ انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک اِرشاد ملا دیکھیے، یہیں مقامِ محمود کا مزہ آتا، اور ابھی کالشّمس کھلا جاتا ہے کہ سب نجومِ رسالت ومصابیح نبوت میں افضل واعلٰی واجل واعظم واولٰی وبلند وبالا وہی عرب کا سورج، حرم کا چاند ہے، جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے ﷺ وبارک وشرف ومجد وکرم۔
اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرتِ آدم اوّلِ انبیاء وپدرِ انبیاء ہیں، اور مرسلینِ اربعہ اُولوالعزم مرسل اور سب انبیائے سابقین سے اعلٰی وافضل، تو ان پر تفضیل سب پر تفضیل، والحمدللہ الملک الجلیل۔

---

[1] [الأنفال:42]

حضور ﷺ روزِ قیامت سب انبیاء کے امام، خطیب اور شفیع ہوں گے

اِرشادِ بست و ہشتم (28)

احمد، وترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابنِ ماجہ، وحاکم، وابنِ ابی شیبہ بسندِ صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ، غَيْرُ فَخْرٍ" [1]

" جب قیامت کا دن ہوگا میں تمام انبیاء کا امام، اور اُن کا خطیب، اور اُن کا شفاعت والا ہوں گا، اور کچھ فخر نہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)۔

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده (21245)، و(21247)، و(21253)، و(21256)، و(21259)، والترمذي في السنن، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (3613)، وابن ماجه في السنن، بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ(4314)، والحاكم في المستدرك 1\143 (240.241)، و4\88(6969)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\303(31640)، ومن طريقه ابن أبي عاصم في السنة (787)، وعبد بن حميد في مسنده (171)، والشاشي في مسنده 3\333(1442)، و(1443.1444)، والبيهقي في الدلائل 5\481، و المقدسي في الأحاديث المختارة 3\385(1179)، و3\387(1183)، من طرق عن عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ۔

وزاد العراقي نسبته في "تخريج إحياء علوم الدين" إلى أبي يعلى والروياني۔

وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِتَفَرُّدِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَلِمَا نُسِبَ إِلَيْهِ مِنْ سُوءِ الْحِفْظِ، وَهُوَ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنْ أَئِمَّتِنَا ثِقَةٌ مَأْمُونٌ۔

وقال الذهبي في التلخيص: صحيح الإسناد۔

اِرشادِ بست ونہم (29)

امام احمد بسندِ صحیح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" إِنِّي لَقَائِمٌ أَنْتَظِرُ أُمَّتِي تَعْبُرُ الصِّرَاطَ إِذْ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ الصلاة السَّلَامُ فَقَالَ هَذِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ جَاءَتْكَ يَا مُحَمَّدُ يَسْأَلُونَ أَوْ قَالَ يَجْتَمِعُونَ إِلَيْكَ يَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ جَمِيعِ الْأُمَمِ إِلَى حَيْثُ يَشَاءُ لِعِظَمِ مَا هُمْ فِيهِ فَالْخَلْقُ مُلَجَّمُونَ بِالْعَرَقِ . فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ، فَهُوَ عَلَيْهِ كَالزَّكْمَةِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَتَغَشَّاهُ الْمَوْتُ. قَالَ : قَالَ يَا عِيسَى: انْتَظِرْ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ. قَالَ : فَذَهَبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَلَقِيَ مَا لَمْ يَلْقَ مَلَكٌ مُصْطَفًى، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ ...الحديث [1]

" میں کھڑا ہوا اپنی اُمت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے، اتنے میں عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام آ کر عرض کرینگے کہ اے محمد! یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے عرض کردیں، وہ اُمتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کردے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں، پسینہ لگام کی مانند ہوگیا ہے (حدیث میں فرمایا) مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا، اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی، حضور اقدس

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده (12824)، وابن خزيمة في التوحيد 2\616.617، و المقدسي في الأحاديث المختارة 7\248.249(2695)، من حديث النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ۔ وقال الهيثمي في المجمع 10\374: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وقال السيوطي في الخصائص 2\380: وَأخرج أَحْمد بِسَنَد صَحِيح۔

وقال المنذري في الترغيب والترهيب 4\235: رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح۔ وقال ابن حجر الهيتمي في الزواجر 2\412: بنحوه ۔ وقال شهاب الدين الرملي في فتاويه 4\357: نحوه۔

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرمائیں گے: اے عیسٰی! آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں۔ پھر حضور زیرِ عرش جا کر کھڑے ہوں گے، وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔ الحدیث"۔

ارشاد سیم (30)

"مسندِ احمد" و "صحیح مسلم" میں انہیں سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

" آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ " [1]۔

" میں روزِ قیامت درِ جنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤں گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں"۔

---

[1] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: "أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ ..."(197)، وأحمد في مسنده (12397)، وعبد بن حميد في مسنده (1271)، وابن أبي عاصم في الأوائل (10)، وابن عرفة في جزئه (1)، وأبو عوانة في المستخرج 1\138 (418)، والآجري في الشريعة (1081)، وابن بشران في الجزء الأول والثاني من فوائده (640)، والبيهقي في البعث والنشور (404)، والبغوي في شرح السنة 15\167 (4339)، وابن منده في الإيمان (867)، وأبو القاسم الحنائي في الجزء الخامس من فوائده (145)، وابن الجوزي في مشيخته 78.79، والقاضي المارستان في مشيخته (543)، وأبو طاهر السلفي في معجم السفر (1018)، وابن المستوفى الإربلي في تاريخ اربل 1\293، وابن عساكر في المعجم 2\765، و2\1210، والذهبي في معجم الشيوخ الكبير 1\415، والسبكي في معجم الشيوخ 1\106، من طريق سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مرفوعًا۔

طبرانی کی روایت میں ہے، داروغہ قیام کر کے عرض کرے گا:

"لَا أَفْتَحُ لأَحَدٍ قَبْلَكَ، وَلَا أَقُومُ لأَحَدٍ بَعْدَكَ" [1]۔

" نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں"۔

اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضورِ اقدس ﷺ کے لیے۔

اِرشادِ سی ویکم (31)

ابونعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلا فَخْرَ" [2]۔

---

[1] أخرجه الطبراني كما في المواهب اللدنية 3\669، والخليلي في مشيخته كما في كنز العمال 11\435(32047)، ومن طريقه الرافعي في التدوين في أخبار قزوين 4\115، وأبو نعيم في صفة الجنة (83)، و(186)۔ وقال الصالحي الشامي في سبل الهدى والرشاد 10\386:قال القطب الخضيري: وفي هذا التحديد على هذا الدوام خصوصية عظيمة، وهو أن خازن الجنة لا يقوم لأحد غير النبي صلى الله عليه وسلم وذلك أن قيامه إليه صلى الله عليه وسلم جاء إظهارا لمرتبته ولا يقوم في خدمة أحد بعده، بل خزنة الجنة يقومون في خدمته وهو كالملك عليهم، وقد أقامه الله تعالى في خدمة عبده ورسوله حتى مشى إليه وفتح له الباب، والله سبحانه وتعالى أعلم.

[2] أخرجه أبو نعيم في الدلائل 1\66(27)، من طريق بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، قَالَ: ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ الْمَدَنِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

وأبو طاهر السلفي في الطيوريات 3\934(864)، من طريق عَبْدُ اللَّهِ بن جعفر عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ وله طريق آخر كما قال المقريزى فى إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع 3\233: ورواه يعقوب الحضرميّ عن عبد السلام عن أبي عثمان النهدي عن أبي هريرة رضي اللهّ عنه۔

"مَیں سب سے پہلے جنت میں رونق اَفروز ہوں گا، اور کچھ فخر نہیں"۔

اِرشادِ سی و دُوم (32)

صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ" [۱]۔

"روزِ قیامت میں سب انبیاء سے کثرتِ اُمت میں زائد ہوں گا، اور سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا"۔

"مسلم" کی دُوسری روایت یُوں ہے:

"أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا" [۲]

"میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں، اور میرے پیرو سب انبیاء کی اُمتوں سے اَفزوں"۔

ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی:

---

[۱] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا" (196)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\325(31781)، وأبو عوانة في المستخرج 1\101(325)، وابن أبي عروبة الحراني في الأوائل (95)، وابن مندة في الإيمان 2\856(888)، والبغوي في شرح السنة 15\166(4338)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار 1\62(65)، من طريق سُفْيَانُ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه۔

[۲] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا" (196)، وأبو يعلى في مسنده 7\51(3967)، و (3973)، وابن مندة في الإيمان 2\856(889)، وابن جميع الصيداوي في معجم الشيوخ 163.164، من طريق جَرِيرٌ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

"أَنا أوّلُ مَنْ يَدُقُّ بابَ الجَنّةِ فَلَمْ تَسْمَعِ الآذانُ أحْسَنَ مِنْ طَنِينِ الحَلَقِ على تِلْكَ المَصارِيعِ" [1]۔

"میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹوں گا، زنجیروں کی جھنکار جوان کواڑوں پر ہوگی اُس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی"۔

اِرشادِسی وسوم (33)

"صحیح ابنِ حبان" میں انہی سے مروی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْبَرًا مِنْ نُورٍ، وَإِنِّي لَعَلَى أَطْوَلِهَا وَأَنْوَرِهَا، فَيَجِيءُ مُنَادٍ، فَيُنَادِي: أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ الْأَنْبِيَاءُ: كُلُّنَا نَبِيٌّ أُمِّيٌّ، فَإِلَى أَيِّنَا أُرْسِلَ؟ فَيَرْجِعُ الثَّانِيَةَ، فَيَقُولُ: أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ؟ قَالَ: فَيَنْزِلُ مُحَمَّدٌ صلی الله تعالی علیه وسلم حَتَّى يَأْتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَيَقْرَعَهُ، (وساق الحديث إلى أن قال) فَيُفْتَحُ لَهُ، فَيَدْخُلُ، فَيَتَجَلَّى لَهُ الرَّبُّ تبارك وتعالى، وَلَا يَتَجَلَّى لِنَبِيٍّ قَبْلَهُ، فَيَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا،...الحديث۔ [2]

"قیامت میں ہر نبی کے لیے ایک منبر نُور کا ہوگا، اور مَیں سب سے زیادہ بلند ونورانی منبر پر ہوں گا، منادی آ کرندا کرے گا، کہاں ہیں نبی اُمّی ﷺ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی اُمّی ہیں، کسے یاد فرمایا ہے؟، منادی واپس جائے گا، دوبارہ آ کر یُوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی اُمّی عربی ﷺ اب حضورِ اقدس ﷺ اپنے منبر اطہر سے اُتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے، دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے، رب عزجلالہ اُن کے لیے

---

[1] أخرجه ابن النجار كما في كنز العمال 11\404(31886) والحديث في الجامع الصغير (2698) ورمز السيوطي لحسنه۔

[2] أخرجه ابن حبان في الصحيح 14\399.400(6480)، والمقدسي في الأحاديث المختارة5\142.141(1764.1765)، من طريقين مختصرا۔

تجلی فرمائے گا، اور اُن سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لیے سجدہ میں گریں گے ﷺ

حضورِ اکرم ﷺ آپ کی اُمت سب سے پہلے پل صراط سے گزریں گے

اِرشادِ سی و چہارم (34)

"صحیحین" میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" يَضْرب الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ، "[1]

"جب پشتِ جہنم پر صراط رکھیں گے مَیں سب رسولوں سے پہلے اپنی اُمّت کو لے کر گزر فرماؤں گا"۔

اِرشادِ سی و پنجم (35)

"صحیح مسلم" میں حضرت حذیفہ، وحضرت ابو ہریرہ، اور تصانیف طبرانی، وابنِ ابی حاتم، و ابنِ مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہم سے مروی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"يَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ،

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح ،بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ 1\160 (806)، و مسلم في الصحيح، بَابُ مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الرُّؤْيَةِ (182)، وابن خزيمة في التوحيد 2\426، والطبراني في مسند الشاميين 4\187 (3072)، والدارقطني في رؤية الله (32)، و (34)، وابن مندة في الإيمان 2\789 (807)، والبيهقي في الأسماء والصفات (641)، من طريق شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ، وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُمَا۔۔۔ الحديث۔

لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، وَلكِن اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ "۔قَالَ: " فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ۔۔۔الحدیث۔ھذا حدیث "مسلم"، [۱]

وعند الباقين:

" إِذَا جَمَعَ اللهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَقَضَى بَيْنَهُمْ وَفَرَغَ مِنَ الْقَضَاءِ، يَقُول الْمُؤْمِنُونَ: قَدْ قَضَى بَيْنَنَا رَبُّنَا وَفرغ من الْقَضَاء فَمن يشفع لنا إِلَى رَبنَا فَيَقُولُونَ آدم خلقه الله بِيَدِهِ وَكَلمه فيأتونه فَيَقُولُونَ قد قضى رَبنَا وَفرغ من الْقَضَاء قُم أَنْت فاشفع لنا إِلَى رَبنَا فَيَقُول ائْتُوا نوحًا،(وساق الحديث إلى أن قال:) فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُول ادلكم على الْعَرَبِيّ الْأُمِّي فَيَأْتُونِي فَيَأْذَن الله لي أَن أقوم إِلَيْهِ فَيُثَوِّرُ من أطيب رِيح مَا شَمَّهَا أحد قطّ حَتَّى آتِي رَبِّي فيشفعني وَيجْعَل لي نورا من شعر رَأْسِي إِلَى ظفر قدمي۔ [۲]

---

[۱] أخرجه مسلم في الصحيح ، بَابُ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً فِيهَا (195)، وابن مندة في الإيمان (883)

[۲] أخرجه ابن المبارك في مسنده (102)، ونعيم بن حماد في زوائده على الزهد لإبن المبارك 2\111،والدارمي في السنن (2846)،والطبراني في الكبير 17\320 (887)،وابن عساكر في تاريخ دمشق 7\453، وابن أبي حاتم وابن مردويه كما في الخصائص الكبرى للسيوطي 2\384۔وقال الهيثمي في المجمع 10\376:رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب، اور اُن کا فیصلہ ہو چکے گا، جنت اُن سے نزدیک کی جائے گی۔ مسلمان آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہو چکا آپ حق سبحانہ، سے عرض کر کے ہمارے لیے جنت کا دروازہ کھلوا دیجیے۔ آدم علیہ الصلاۃ والسلام عذر کریں گے، اور فرمائیں گے: مَیں اِس کام کا نہیں، تم نُوح علیہ الصلاۃ والسلام کے پاس جاؤ۔ وہ بھی انکار کر کے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے، مَیں اِس کام کا نہیں،

تم موسیٰ کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے: مَیں اِس کام کا نہیں، مگر تم عیسیٰ رُوح اللہ وکلمۃ اللہ کے پاس جاؤ۔ وہ فرمائیں گے: مَیں اِس کام کا نہیں مگر تمھیں عرب والے نبیِ اُمّی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔ لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے، اللہ تعالیٰ مجھے اِذن دے گا میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خُوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سُونگھی ہوگی، یہاں تک کہ مَیں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا، اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نُور کر دے گا"۔

پیغمبروں پر جنّت حرام ہے جب تک حضورِ اکرم ﷺ جنّت میں داخل نہ ہوں

اِرشادِ سی و ششم (36)

طبرانی "معجم اوسط" میں بسندِ حسن، اور دارقطنی، وابن النجار امیر المومنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

" اُلْجَنَّةُ حُرِّمَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا، وَحُرِّمَتْ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي " [1]۔

---

[1] أخرجه الطبراني في الأوسط 1\289(942)، وابن عدي في الكامل 5\209، والبغوي في معالم التنزيل 1\494، وأبو إسحاق المزكي في المزكيات (134) والدارقطني في الأفراد كمافي تلخيص الحبير 3\295، وابن النجار كمافي كنز العمال (31953)==

"جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک مَیں اُس میں داخل نہ ہوں، اور اُمتوں پر حرام ہے، جب تک میری اُمت نہ داخل ہو"۔

اسی طرح طبرانی [۱] نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

اِرشادِ سی و ہفتم (37)

اسحٰق بن راہویہ اپنی "مسند"، اور ابنِ ابی شیبۃ "مصنف" میں امام مکحول تابعی سے راوی، امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا، اس سے فرمایا:

"قسم اس کی جس نے محمد ﷺ تمام بشر پر فضیلت بخشی، مَیں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضلیتِ مطلقہ کا انکار کیا۔ امیر المومنین نے اس کے طپانچہ مارا۔ یہودی بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا۔ حضورِ اقدس ﷺ نے امیر المومنین کو تو حکم دیا، تم نے اس کو تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

" بَلْ يَا يَهُودِيُّ ! آدَمُ صَفِيُّ اللهِ، وَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللهِ، وَعِيسَى رُوحُ اللهِ، وَأَنَا حَبِيبُ اللهِ. بَلْ يَا يَهُودِيُّ! تَسَمَّى اللهُ بِاسْمَيْنِ سَمَّى بِهِمَا أُمَّتِي: هُوَ السَّلَامُ، وَسَمَّى بِهَا أُمَّتِي الْمُسْلِمِينَ، وَهُوَ الْمُؤْمِنُ، وَسَمَّى بِهَا أُمَّتِي الْمُؤْمِنِينَ . بَلْ يَا يَهُودِيُّ ! إِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا، وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي " [۲]۔

=و في كنز العمال 11\436:قال الحافظ ابن حجر في أطرافه: وهو صحيح على شرط الحاكم". قلت: في الإتحاف المهرة لإبن حجر 12\176: وهو على شرط الحاكم.

[۱] أخرجه الطبراني في الكبير 3\63(2676)، و أبو نعيم في الحلية 4\77۔ و قال العراقي في تخريج أحاديث إحياء علوم الدين، الباب الرابع في وفاة النَّبِي ﷺ: وَإِسْنَادُه ضَعِيف.

[۲] أخرجه ابن أبى شيبة في المصنف 6\327(31802)، و إسحاق بن راهويه كما في الخصائص الكبري 2\262، و في المطالب العالية 17\111.112(4179)

" بلکہ او یہودی ! آدم صفی اللہ، اور ابراہیم خلیل اللہ، اور موسی نجی اللہ، اور عیسیٰ رُوح اللہ ہیں ، اور مَیں حبیب اللہ ہوں ۔ بلکہ او یہودی ! اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری اُمت کے نام رکھے ۔ اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری اُمت کا نام مسلمین رکھا۔ اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری اُمت کا نام مومنین رکھا۔ بلکہ او یہودی ! بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں ۔ اور سب اُمتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری ا" مت داخل ہو" ۔

اِرشادِ سی و ہشتم (38)

احمد، مسلم ، ابو داؤد، ترمذی، نسائی عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ،حضور سید المرسلین ﷺ ماتے ہیں :

" سَلُوا اللهَ لِيَ الوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الجَنَّةِ لاَ تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِيَ الوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ" [1]

---

[1] أخرجه أحمد في مسنده (6568)، ومسلم في الصحيح، بَابُ الْقَوْلِ مِثْلَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ لِمَنْ سَمِعَهُ (384)،وأبو داود في السنن ، بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ (523)، والترمذي في السنن، (3614)، والنسائي في السنن، الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْأَذَانِ (678)، وفي السنن الكبرى 2\252(1654)، و9\24(9790)، وابن أبي عاصم في الصلاة على النبي ﷺ (77)، والفسوي في المعرفة والتاريخ 2\515،وابن المنذر في الأوسط (1191)، وابن حبان في الصحيح 4\588(1690)، والطبراني في الكبير 13\646(14573)،وفي الأوسط 9\133(9335) ، وأبو نعيم في المسند المستخرج 2\7(842)،وقوام السنة في الترغيب والترهيب (277) ،والبغوي في شرح السنة 2\282(421)، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (70)، وابن عساكر في المعجم(13)، والذهبي في تذكرة الحفاظ 4\69،وفي السير 20\218۔

"اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایانِ شان نہیں، مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وُہ بندہ مَیں ہی ہوں، تو جو میرے لیے وسیلہ مانگے گا، اُس پر میری شفاعت اُترے گی"۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیثِ مختصر میں ہے، صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا:

"أَعْلَى دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ لا يَنَالُهَا إِلا رَجُلٌ واحِدٌ وأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ" [۱]۔

"بلند ترین درجاتِ جنت ہے، جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد۔ اُمید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں"۔

بعض علماء نے فرمایا کہ کلامِ اولیاء میں بھی رَجاء تحقیق ہی کے لیے ہے

علماء فرماتے ہیں خدا اور سول جس بات کو بکلمہ اُمید و ترجّی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقوع ہے۔ بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلامِ اولیا میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لیے ہے۔

"ذکرہ الزّرقانی عن صاحب النّور، عن بعض شیوخہ فی أقسام شفاعتہ" [۲]۔

اِرشادِسی ونہم (39)

عثمان بن سعید دارمی کتاب "الرّد علی الجھمیة" میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی

---

[۱] أخرجه عبدالرزاق في المصنف 2\216(3120)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\325 (31784)، وأحمد في مسنده (7598)، وإسحاق بن راهويه 1\315(297)، و(365)، والترمذي في السنن، بَابٌ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ ﷺ (3612)، وابن أبي عاصم في الصلاة على النبي ﷺ (72)، والقاضي في فضل الصلاة على النبي ﷺ (46)، و(47)، والحارث في مسنده (بغية) (1062)، وأبو يعلى في مسنده 11\298(6414)، والمزی في تهذيب الكمال 24\198۔ وانظر: فضل الصلاة على النبي ﷺ بتحقيقي۔

[۲] شرح الزرقاني على المواهب، 2\44، و12\344۔

عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللہَ رفعني يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي أعلا غُرُفَةٍ من جنَّات النَّعيم لَيْسَ فَوْقِي إلا حَمَلَةُ الْعَرْشِ" [1]

"اللہ تعالیٰ مجھے روزِ قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں سے اعلیٰ غرفوں میں بلند فرمائے گا کہ مجھ سے اُوپر بس خدا کا عرش ہوگا"۔ والحمدللہ ربّ العالمین!۔

نوٹ برائے اصلاح

راقم الحروف کی کتاب "دافع ازالۃ الوسواس" کے صفحہ 363 پر ایک حوالہ مندرج ہے جو کمپوزنگ کی وجہ سے "فتاوی رشیدیہ" کی جگہ "فتاوی ثنائیہ" میں تبدیل ہو گیا ہے، قارئین کرام سے گزارش ہے کہ مقام ہذا پر موجود مندرج حوالہ کی اصلاح فرمالیں۔

محمد ارشد مسعود عفی عنہ

---

[1] أخرجه أبو سعيد الدارمي في نقض الإمام أبي سعيد عثمان بن سعيد على المريسي الجهمي العنيد فيما افترى على الله عز وجل من التوحيد 482.483، والذهبي في العلو للعلي الغفار (124) بسند ضعيف۔ وانظر: الخصائص الكبرى للسيوطي 2\390۔

تابشِ دُوم

جلوۂ سوم (3)

ارشاداتِ انبیائے عِظام وملائکہ کِرام علی سیّدہم وعلیہم الصلاۃ والسلام

اِرشادِ چہلم (40)

ابنِ جریر، ابنِ مردویہ، ابنِ ابی حاتم، بزار، ابویعلیٰ، بیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ سے معراج کی حدیثِ طویل میں راوی، انبیاء نے اپنے رب کی حمد وثنا کی اور اپنے فضائلِ جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ أَثْنَى عَلَى رَبِّهِ، وَانِّي مُثْنٍ عَلَى رَبِّي ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ، وَكَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ، وَأَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ ، وَجَعَلَ أُمَّتِي خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ، وَجَعَلَ أُمَّتِي وَسَطًا ، وَجَعَلَ أُمَّتِي هُمُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ ، وَشَرَحَ لِي صَدْرِي ، وَوَضَعَ عَنِّي وِزْرِي وَرَفَعَ لِي ذِكْرِي ، وَجَعَلَنِي فَاتِحًا وَخَاتِمًا" [1]۔

"تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد

---

[1] أخرجه ابن جرير في تفسيره 14\428، وفي تهذيب الآثار 1\437.438، وابن أبي حاتم في تفسيره 7\2311 (13184)، والبزار في مسنده 17\5.12 (9518)، والبيهقي في الدلائل 2\397.403۔

وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 5\198" إلى أبي يعلى، ومحمد بن نصر المروزي في كتاب الصلاة وابن عدي، وابن مردويه.

وقال الهيثمي في المجمع 1\436: رواه البزار، ورجاله موثقون إلا أن الربيع بن أنس قال: عن أبي العالية أو غيره، فتابعيه مجهول. قلت: أن البيهقي رواه بدون شك.

اُس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا، اور کافہ ناس کا رسول بنایا، خُوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اور مجھ پر قرآن اُتارا، اور اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری اُمت سب اُمتوں سے بہتر، اور اُمتِ عادل، اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی۔ اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا۔ اور مجھ سے میرا بوجھ اُتار لیا۔ اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا۔ اور مجھے فاتح بابِ رسالت و خاتمِ دورِ نبوت کیا"۔

جب حضور اس اقدس خطبہ جلیلہ سے فارغ ہوئے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے حضراتِ انبیاء سے فرمایا:

"بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

اسی لیے محمد ﷺ سے افضل ہوئے"۔

(پھر جب حضور اپنے رب سے ملے، رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: سل، مانگ کیا مانگتا ہے؟) حضور نے اور انبیاء کے فضائل عرض کیے کہ تُو نے اُنہیں یہ کرامتیں دیں، حق جل وعلا نے حضور کے فضائلِ اعلیٰ واشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا۔ حضور نے یہ واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا:

"فَضَّلَنِي رَبِّي"

مجھے میرے رب نے افضل کیا۔

اور اپنے فضائل وخصائصِ عظیمہ بیان فرمائے۔ یہ حدیث دو ورق طویل میں ہے۔

اِرشادِ چہل ویکم (41)

حاکم "کتاب الکنی" اور طبرانی "اوسط" اور بیہقی وابونعیم "دلائل النبوۃ" میں، اور ابنِ عساکر، ودیلمی، وابنِ لال اُمّ المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"قَالَ لِي جِبْرِيلُ: قَلَّبْتُ الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ

مِنْ مُحَمَّدٍ، وَلَمْ أَجِدْ بَنِي أَبٍ أَفْضَلَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ" [1] ۔

"جبریل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھّم ساری زمین اُلٹ پُلٹ کر دیکھی، کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا"۔

---

[1] أخرجه أحمد في فضائل الصحابة (1073)، وابن أبي عاصم في السنة 2\632 (1494)، والدولابي فى ذرية الطاهرة 121.122 (238)، والمحاملي في الأمالي رواية ابن مهدي الفارسي (84)، وأبو الطيب في جزء ابن عمشليق (9)، والشجري في الأمالي الخميسية [ترتيب] 1\205 (762)، والطبراني في الأوسط 6\237 (6285)، ومحمد بن عبدالرحمن المخلص في الجزء التاسع من المخلصيات 3\19 (1911)، وفي الجزء العاشر (2158)، وأبو الفرج النهرواني في الجليس الصالح الكافي، المجلس السادس والخمسون 411، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\829 (1402)، والبيهقي في الدلائل 1\176، وابن عساكر في تاريخه كما في مختصره للأفريقي 2\110 ، والديلمي في الفردوس 3\187 (4516)، وابن حجر العسقلاني في الأمالى المطلقة 72۔ وزاد ابن كثير نسبته في "تفسيره 3\333" إلى الحاكم. والحديث في الجامع الصغير للسيوطي (6074) من رواية الحاكم في الكنى وابن عساكر۔

وقال ابن حجر: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ مِنْ رِوَايَةِ بكار وَأخرجه البهيقي فِي الدَّلَائِلِ مِنْ رِوَايَةِ بَهْلُولٍ فَوَقَعَ لَنَا عَالِيًا عَلَى طَرِيقِ كُلٍّ مِنْهُمَا بِدَرَجَةٍ قَالَ الطَّبَرَانِيُّ لَا يُرْوَى عَنْ عَائِشَةَ إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَفَرَّدَ بِهِ مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَمُوسَى وَإِنْ كَانَ ضَعِيفًا وَشَيْخُهُ وَإِنْ كَانَ مَجْهُولًا لَكِنَّ لَوَائِحَ الصِّدْقِ لَائِحَةٌ عَلَى صَفَحَاتِ هَذَا الْمَتْنِ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

وقال السيوطي في الحاوي للفتاوى 2\256: قَالَ الحافظ ابن حجر فِي أَمَالِيهِ: لَوَائِحُ الصِّحَّةِ ظَاهِرَةٌ عَلَى صَفَحَاتِ هَذَا الْمَتْنِ، وَمِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّ الْخَيْرِيَّةَ وَالِاصْطِفَاءَ وَالِاخْتِيَارَ مِنَ اللهِ، وَالْأَفْضَلِيَّةَ عِنْدَهُ لَا تَكُونُ مَعَ الشِّرْكِ.

امام ابنِ حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں۔ نقله في "المواهب" [1]۔

اِرشادِ چہل ودُوم (42)

ابونعیم "کتاب المعرفۃ" میں، اورابنِ عساکرعبدالرحمن بن غنم سے راوی، ہم خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین ﷺ حاضر تھے، ناگاہ ایک ابر آیا، حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"سَلَّمَ عَلَيَّ ملكٌ ۔ ثمَّ قَالَ لی: لَمْ أَزَلْ أَسْتَأْذِنُ رَبِّي عَزَّ وجَلَّ فی لِقَائِكَ حَتّٰى كَانَ هذا أَوَان أَذِنَ لی، وأَنِّي أُبَشِّرك أَنه لَيْسَ أُحُدُ أَكْرَم عَلَى اللّٰهِ مِنْكَ" [2]۔

"مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے مَیں اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی اجازت مانگتا تھا، یہاں تک کہ اب اُس نے اذن دیا، مَیں حضور کو مُژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں"۔

حضورِ اکرم ﷺ انبیاءِ کرام سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں

اِرشادِ چہل وسوم (43)

امام ابوزکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قصۂ ولادتِ اقدس میں فرماتی ہیں: "مجھے تین شخص نظر آئے گویا

---

[1] انظر: الأمالي المطلقة 72، والمواهب اللدنية 1\58، وشرح الزرقاني على المواهب 1\130، وسبل الهدى والرشاد 1\236، وأشرف الوسائل إلي فهم الشمائل 60۔

[2] أخرجه أبو نعيم في معرفة الصحابة 3\302(4718)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 35\313، وابن مندة كما في الإصابة في تمييز الصحابة 4\294، واشار إليه البخاري في التاريخ الكبير 5\247، وتوضيح المشتبه لإبن ناصر الدين 5\453۔ وانظر: الخصائص الكبرى للسيوطي 2\340۔

آفتاب اُن کے چہروں سے طلوع کرتا ہے، اُن میں ایک نے حضور کو اُٹھا کر ایک ساعت تک اپنے پروں میں چھپایا اور گوشِ اقدس میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا، اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے:

"أبشر يَا مُحَمَّد فَمَا بَقِي لنَبِيّ علم إِلَّا وَقد أَعْطيته فَأَنت أَكْثَرهم علماً وأشجعهم قلباً، مَعَك مَفَاتِيح النُّصْرَة قد ألبست الْخَوْف والرعب لَا يسمع أحد بذكرك إِلَّا وَجل فُؤَاده وَخَاف قلبه وَإِن لم يرك يَا خَليفَة الله"[۱]۔

"اے محمد! مُژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو، تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں، نُصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں، حضور کو رعب ودبدبہ کا جامہ پہنایا ہے، جو حضور کا نامِ پاک سنے گا اُس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا، اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو، اے اللہ کے نائب!"۔

ابنِ عباس فرماتے ہیں:

"كَانَ ذَلِك رضوَان خَازِن الْجنان"[۲]۔

"یہ رضوان داروغہ جنت تھے، علیہ الصلاۃ والسلام۔

اِرشادِ چہل و چہارم (44)

احمد، ترمذی، عبد بن حمید، ابنِ مردویہ، بیہقی، ابونعیم حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ، [۳]

---

[۱] انظر: الخصائص الكبرى 1\84، وقال حسين بن محمد البكري في تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس 1\203: وروى الحافظ أبو بكر بن عائذ في كتاب المولد كما نقله الشيخ بدر الدين الزركشي في شرح بردة المديح۔ وهكذا قال في المواهب 1\78۔

[۲] انظر: ماقبله

[۳] أخرجه أحمد في مسنده (12672)، والترمذي في السنن، وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ (3131)، وعبد بن حميد في مسنده (1185)، والبيهقي في الدلائل 2\362.363 =

اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بصورتِ موقوف، [1]
اور ابنِ سعد عبد اللہ بن عباس، واُمّ المومنین صدیقہ، واُمّ المومنین اُمّ سلمہ، واُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہم [2] سے نبی ﷺ طرف مرفوعاً راوی، شبِ اسریٰ جب حضورِ اقدس ﷺ نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا، جبریلِ امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا:

"أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا "۔وفی المرفوع :"أَلَا تَسْتَحْيِينَ يَا بُرَاقُ!"۔وعند البزّار۔"اسْكُنِي"۔ ثم اتفقوا فی المعنی واللّفظ لأنس:"فوَاللّٰه مَا ركبك

= وأبو نعيم في الحلية 7\259.260، و 9\228، والبزار في مسنده 13\468(7255)، وأبو يعلى في مسنده 5\459(3184)، وابن حبان في الصحيح 1\235(46)، والسراج في حديثه (2592)، وابن جرير في تفسيره 14\442، وابن الأعرابي في المعجم (895)، والآجري في الشريعة (1028)، والخطيب في تاريخ بغداد 11\257، والمقدسي في الأحاديث المختارة 7\23(2404) و (2405)، وتقي الدين السلامي في مشيخة البيان 171، من طريق عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس۔

وزاد السيوطي نسبته في "الخصائص الكبرى 1\258" إلى ابن مردويه.

وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

وقال ضياء الدين المقدسي: قُلْتُ لَعَلَّهُ أَرَادَ عَنْ مَعْمَرٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، فذكر الحديث من طريق ابن مردويه۔۔۔عن سعيد عن قتادة عن أنس،

ورواه البزار في مسنده 13\404(7113)، وأبو بكر القطيعي في جزء الألف دينار (296)، من حديث سعيد عن قتادة عن أنس۔

[1] أخرجه البزار في مسنده 2\146.147(508)۔

[2] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\213.215۔ وانظر: عيون الأثر لابن سيد الناس 1\167، والخصائص الكبرى للسيوطي 1\295۔

خلق قطّ أکرم علی اللہ مِنہُ"۔
" کیا محمد ﷺ کے ساتھ یہ گستاخی۔اے براق! تجھے شرم نہیں آتی۔ٹھہر کہ خُدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک اِن سے زیادہ عزت والا ہو۔

"فَارۡفَضَّ عَرَقًا"
"اس کہنے سے براق کو پسینہ چھُوٹ پڑا"۔ یہ روایت بطریق قتادہ عن اَنس تھی۔
اور بیہقی، وابن جریر، وابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمن بن ہاشم بن عتبہ عن انس یُوں روایت کی کہ رُوحُ القُدُس علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

"مَہ یَا براق فوَاللہ مَا رکبك مثلہ" [۱]۔
"ہَیں اے براق! اللہ کی قسم! تجھ پر کوئی ان کا ہم رُتبہ سوار نہ ہوا"۔

اور یہی تینوں مُحدِّث، وابنِ ابی حاتم، وابنِ عساکر، ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

"کَانَتِ الۡأَنۡبِیَاءُ تَرۡکَبُہٗ قَبۡلِی" [۲]۔

---

[۱] أخرجه ابن جرير في تفسيره 14\422.423، وفي تهذيب الآثار (715)، والبيهقي في الدلائل 2\362، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\501، والمقدسي في الأحاديث المختارة 6\258.259(2277)۔

وزاد السيوطي نسبته في "الخصائص الكبرى 1\258" إلى ابن مردويه.

قلت: عبدالرحمن بن هاشم لم أقف له على ترجمة، والباقون ثقات.

[۲] أخرجه عبدالرزاق في تفسيره 2\282(1527)، وابن جرير في تهذيب الآثار (725)، والآجري في الشريعة (1027)، والبيهقي في الدلائل 2\390.391، في سنده أبي هارون العبدي وهو متروك الحديث۔ وأورده السيوطي في الدر المنثور 5\195 وعزاه إلى ابن جرير وابن أبي حاتم وابن مردويه والبيهقي في الدلائل وابن عساكر۔

"مجھ سے پہلے انبیاء اس پر سوار ہوا کرتے تھے"۔

اِرشادِ چہل و پنجم (45)

آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا قول وحیِ اوّل میں گزرا کہ محمد ﷺ تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے، اور اس کی درگاہ میں سب سے قدرت وعزت میں بلند ہیں [۱]۔

اِرشادِ چہل و ششم (46)

مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کا قول ارشادِ ہفتم میں گزرا کہ محمد ﷺ دارِ جملہ بنی آدم ہیں [۲]۔

احادیثِ امامۃ الانبیاء علیہم الصلاۃ والسلام

ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر دی کہ حضور پرنور ﷺ نے شبِ معراج اپنا امام الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا، اور جبریلِ امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور کو امام کیا، اور جمیع انبیاء ومرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم نے اسے پسند رکھا، تو ان حدیثوں کو ارشادِ حضورِ والا، اور ارشادِ ملائکہ، وارشادِ انبیاء سب سے نسبت ہے ۔ لہذا سب جلوؤں کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔

شب اِسراء حضورِ اکرم ﷺ نے تمام انبیاء کی امامت فرمائی

اِرشادِ چہل و ہفتم (47)

شبِ اسرٰی حضور سید المرسلین ﷺ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی امامت فرمانا، حدیثِ ابوہریرہ، وحدیثِ انس، وحدیثِ ابن عباس، وحدیثِ ابن مسعود، وحدیثِ ابی لیلٰی، وحدیثِ ابوسعید، وحدیثِ اُمّ ہانی، وحدیثِ اُمّ المومنین صدیقہ، وحدیثِ اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم، واثرِ کعب احبار رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ہوا۔

---

[۱] تقدم تخریجه

[۲] تقدم تخریجه

حدیثِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ

(ابوہریرہ) رضی اللہ تعالی عنہ سے "صحیح مسلم" میں ہے، حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا
:" مَیں نے اپنے آپ کو جماعتِ انبیاء میں دیکھا، موسی، وعیسٰی، وابراہیم علیہم الصلاۃ والتسلیم
کو نماز پڑھتے پایا:

"فَحَانَتِ [١] الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ" [٢].

" پھر نماز کا وقت آیا میں نے امامت فرمائی"۔

حدیثِ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ

---

[١] عزا هذا المتن في "المواهب"، "صحيح مسلم" من رواية عبدالله بن مسعود رضي الله تعالى عنه، ولم أره فيه عنه إنما هو عنده من أبي هريرة (رضي الله تعالى عنه) وعجب أن الزرقاني أيضاً أقره فالله تعالى أعلم۔ منه ١٢

اس متن کو مواہب میں بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح مسلم کی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ میں نے اس کو مسلم میں بروایتِ ابن مسعود نہیں دیکھا، مسلم کے نزدیک تو یہ بروایتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔ حیرت ہے کہ زرقانی نے بھی اس کو مقرر رکھا ہے۔ پس اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے۔

[٢] أخرجه مسلم في الصحيح، بَابُ ذِكْرِ الْمَسِيحِ ابْنِ مَرْيَمَ، وَالْمَسِيحِ الدَّجَّالِ (172)، والنسائي في السنن الكبرى 10\251(11416)، وابن سعد في الطبقات الكبرى 1\215، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 12\539.540(5011)، والسراج في حديثه (1383)، وأبو نعيم في المسند المستخرج 1\239(433)، وابن مندة في التوحيد (22.23)، وفي الإيمان 2\746(740)، والبيهقي في حياة الأنبياء في قبورهم (9)، وفي الدلائل 2\358، و2\387، والبغوي في معالم التنزيل 3\112، وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (53)، والمقدسي في فضائل بيت المقدس (46)، من حديث أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه۔

(انس) رضی اللہ تعالی عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے:

"جُمِعَ لِيَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ,فَقَدَّمَنِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ "[١]۔

"میرے لیے انبیاء جمع کیے گئے، جبریل نے مجھے آگے کیا، مَیں نے امامت فرمائی"۔

ابنِ ابی حاتم کی روایت میں ہے:

"فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى اجْتَمَعَ نَاسٌ كَثِيرٌ، ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا صُفُوفًا نَنْتَظِرُ مَنْ يَؤُمُّنَا، فَأَخَذَ بِيَدِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَدَّمَنِي فَصَلَّيْتُ بِهِمْ. فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قَالَ جِبْرِيلُ: يَا مُحَمَّدُ، أَتَدْرِي مَنْ صَلَّى خَلْفَكَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: صَلَّى خَلْفَكَ كُلُّ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ "[٢]۔

"مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہو گئے، موذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے۔

جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، مَیں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا، تو جبریل نے عرض کی: حضور نے جانا یہ کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ۔ عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا"۔

طبرانی، وبیہقی، وابنِ جریر، وابنِ مردویہ کی روایتِ موقوفہ میں ہے:

"ثُمَّ بُعِثَ لَهُ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَّهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى

---

[١] أخرجه النسائي في السنن، فَرْضُ الصَّلَاةِ, وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ (450)، وابن جرير في تهذيب الآثار (735)، و الطبراني في مسند الشاميين 1\194(341)، و ابن عساكر في تاريخ دمشق 282\65، من حديث يزيد بن أبى مالک عن أنس بن مالک رضي الله عنه۔

[٢] أخرجه ابن أبي حاتم كما في تفسير القرآن العظيم لإبن كثير 5\12.13، والدر المنثور للسيوطي 5\187، والخصائص الكبرى 1\255.256۔

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ [1]۔

"حضور کے لیے آدم اور اُن کے بعد جتنے نبی ہوئے سب اُٹھائے گئے، حضور نے اُن کی امامت فرمائی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم"۔

حدیثِ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احمد، وابونعیم، وابنِ مردویہ بسندِ صحیح راوی، جب حضور مسجدِ اقصیٰ میں تشریف لائے، نماز کو کھڑے ہوئے:

"فَإِذَا النَّبِيُّونَ أَجْمَعُونَ يُصَلُّونَ مَعَهُ" [2]۔

"کیا دیکھتے ہیں کہ سارے انبیاء حضور کے ساتھ نمازیں ہیں"۔

حدیثِ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ابن مسعود) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حسن بن عرفہ، وابونعیم، وابن عساکر نے روایت کی، مَیں مسجد میں تشریف لے گیا، انبیاء کو پہچانا، کوئی قیام میں ہے، کوئی رُکوع میں، کوئی سجود میں، "ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَّمْتُهُمْ" [3]۔

---

[1] أخرجه ابن جرير في تفسيره 14\422.423، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\502، والمقدسي في الأحاديث المختارة 6\258.259 (2277) وقد تقدم تخريجه قبل قليل۔

[2] أخرجه أحمد في مسنده (2324)، والبيهقي في البعث والنشور (188)، وابن عساكر في تاريخ دمشق 10\457، والمقدسي في الأحاديث المختارة 9\550.551 (544)، وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 5\214" إلى ابن مردويه، وأبي نعيم.

وقال ابن كثير في تفسيره 5\28: إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجُوهُ.

وقال السيوطي في الخصائص الكبرى 1\264: "أخرج أَحْمد وَأَبُو نعيم وَابْن مرْدَوَيْه بِسَنَد صَحِيح"۔

[3] أخرجه أبو علي الحسن بن عرفة في جزئه 81.82 (69)، ومن طريقه ابن عساكر في=

"پھر نماز برپا ہوئی مَیں اُن سب کا امام ہوا"۔

حدیثِ ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابو لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طبرانی، وابنِ مردویہ راوی، حضور پُرنُور و جبریلِ امین صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم بیت المقدس پہنچے، وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے، اُنہوں نے کہا:

"مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ"۔

اور اُن میں ایک پیر تشریف فرما تھے، حضور نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟ عرض کی: یہ حضور کے باپ ابراہیم، اور یہ موسیٰ و عیسیٰ ہیں،

"ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَدَافَعُوا حَتّٰى قَدَّمُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" [1]۔

" پھر نماز قائم ہوئی، امامت ایک نے دُوسرے پر ڈالی، یہاں تک کہ سب نے مل کر محمد

=تاریخ دمشق 3\507، وزاد السیوطي نسبته في "الدر المنثور 5\205" إلی أبي نعیم في الدلائل. وقال الذهبي في السیر 1\220: هذا حدیث حسن غریب.

[1] أخرجه الطبراني في الأوسط 4\165.166 (3879)، من طریق عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى - یعنی مرسلًا۔

قال الهیثمي في المجمع 1\77.78: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ هَكَذَا مُرْسَلًا، وَقَالَ: لَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَمَعَ الْإِرْسَالِ فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

لکن أورده السیوطي في الدر المنثور 5\204.205، وقال: وَأخرج الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَابْن مرْدَوَيْه من طَرِيق مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمَن بن أبي ليلى عَن أَخِيه عِيسَى عَن أَبِيه عبد الرَّحْمَن عَن أَبِيه أبي ليلى، یعني مرفوعًا۔ وهکذا في الخصائص الکبری 1\282۔

وقال الحافظ في فتح الباری 7\200: وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ فِي الْأَوْسَطِ: "ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَدَافَعُوا حَتَّى قَدَّمُوا مُحَمَّدًا"۔

صلی اللہ علیہ وسلم امام کیا"۔

حدیثِ ابُوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، ابنِ اسحاق راوی، ملاقاتِ انبیاء ذکر کر کے کہتے ہیں:

"فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ أُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ"

حضور نے اُنہیں نماز پڑھائی، پھر ایک برتن میں دُودھ حاضر کیا گیا، الحدیث[1]۔

حدیثِ اُمِّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُمّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابویعلیٰ وابنِ عساکر راوی:

"نُشِرَ لِي رَهْطٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فِيهِمْ إِبْرَاهِيمُ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ"[2]۔

"ایک جماعتِ انبیاء جس میں ابراہیم، وموسیٰ، وعیسیٰ (علیہم الصلاۃ والسلام) تھے میرے لیے اُٹھائی گئی، مَیں نے اُنہیں نماز پڑھائی"۔

حدیثِ اُمّہاتُ المؤمنین واُمِّ ہانی وابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اُمہات المومنین[3]، واُمّ ہانی وابنِ عباس رضی اللہ عنہم سے ابنِ سعد[4] نے روایت کی:

---

[1] انظر: سيرة ابن هشام 2\33.

[2] أخرجه أبو يعلى في مسنده كما في المطالب العالية (4235) و في المعجم 42.43 (10)، ومن طريقه المقدسي في فضائل بيت المقدس 80,81 (52)، والذهبي في السير 1\200، وقال: وهو حديث غريب، الوساوسي ضعيف تفرد به. وأورده السيوطي في الخصائص الكبرى 1\293، وعزاه إلى أبي يعلي وابن عساكر.

[3] یہ حدیث وہی ہے کہ زیرِ ارشادِ چہل وچہارم گزری۔

[4] وقع في "الدر المنثور [5\209.210]" للإمام الجليل الجلال السيوطي ما نصه أخرج ابن سعد وابن عساكر عن عبدالله بن عمر، وأم سلمة، وعائشه، وأم هانی، و ابن عباس ==

"رَأَيْتُ الْأَنْبِيَاءَ جُمِعُوا لِي، فَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُمْ إِمَامٌ فَقَدَّمَنِي جِبْرِيلُ حَتَّى صَلَّيْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ "[1]۔

"میں نے ملاحظہ فرمایا کہ انبیاء میرے لیے جمع کیے گئے، میں نے اُن میں خلیل وکلیم ومسیح

= رضي الله تعالٰی عنهم، الخ۔

امام جلال الدین سیوطی کی" درمنثور" میں واقع ہے جس کی نص یہ ہے کہ اس کو روایت کیا ہے ابن سعد اور ابن عسا کر نے عبداللہ بن عمر، ام سلمہ، عائشہ، ام ہانی اور ابن عباس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم الخ۔

أقول: نقل ابن عمر من خطاء النساخ وصوابه ابن عمرو فإن الإمام قال في الخصائص الكبرى: قال ابن سعد أنا الواقدي حدثني أسامة بن زيد الليثي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن أم سلمة۔۔إلخ وقال في اٰخره أخرجه ابن عساكر ۱۲ھ۔ظهرت معه فائدة أخرٰى وهو ان ابن عمرو رضي الله تعالٰی عنهما إنما يرويه عن أم المؤمنين أم سلمة رضي الله تعالٰى عنها فلا يعد مفرزًا عنها۔ وفائدة أخرٰى عن ابن عساكر إنما أخرجه بسنده عن ابن سعد فلا ظهر أن يقال أخرج ابن سعد من طريقه ابن عساكر۔ والله تعالٰى اعلم ۱۲ منه۔

میں کہتا ہوں کہ ابنِ عمر کو نقل کرنا کاتبوں کی غلطی ہے، دُرُست یہ ہے کہ وہ ابنِ عَمرو ہیں کیونکہ امام نے " خصائص کبرٰی" میں فرمایا، ابن سعد نے کہا، ہمیں واقدی نے خبر دی ہے، مجھے حدیث بیان کی اسامہ بن زید لیثی نے، عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے، اُنہوں نے اپنے دادا سے، اُنہوں نے ام سلمہ سے الخ اس کے آخر میں کہا کہ ابن عسا کر نے اس کی تخریج کی اھ۔

اس سے ایک اور فائدہ ظاہر ہوا، وہ یہ کہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کو اُمُّ المومنین سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، لہذا اس کو اُمِّ سلمہ سے الگ حدیث شمار نہیں کیا جائے گا۔ ایک اور فائدہ یہ کہ ابنِ عسا کر نے اپنی سند کے ساتھ ابنِ سعد سے اس کی تخریج کی۔ چنانچہ زیادہ ظاہر یوں کہنا ہے کہ اس کی تخریج کی ابنِ سعد نے، اُن کے طریق سے ابنِ عسا کر نے، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

[1] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\213.214، وانظر: خصائص الكبرى 1\295

کو بھی دیکھا، میں سمجھا اس جماعت کا کوئی امام ضرور چاہیے، جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے اُن کی امامت فرمائی"۔

اثرِ کعب رحمۃ اللہ تعالی علیہ

کعب احبار رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے امام واسطی راوی:

"فأذن جبريل ونزلت الملائكة من السماء وحشر الله له المرسلين، فصلى النبي صلى الله عليه وسلم بالملائكة والمرسلين "[۱]۔

" جبریل نے اذان کہی، اور آسمان سے فرشتے اُترے اور اللہ تعالیٰ نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرما کر بھیجے۔ حضور نے ملائکہ ومرسلین کی امامت فرمائی"۔

فائدہ: امامت ملائکہ کی دُوسری حدیث ان شاء اللہ تعالیٰ تابشِ چہارم میں آئے گی۔

اور حدیثِ طویل ابی ہریرہ مذکورہ اِرشاد چہلم میں ہے:

"دَخَلَ فَصَلَّى مَعَ الْمَلَائِكَةِ"[۲]۔

" داخل ہوئے اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی"۔

شبِ معراج آسمان پر جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے اذان دی، حضور ﷺ نے ملائکہ کی امامت فرمائی

اور ابنِ مردویہ راوی:

"عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، أَذَّنَ جِبْرِيلُ، فَظَنَّتِ الْمَلَائِكَةُ أَنَّهُ يُصَلِّي بِهِمْ، فَقَدَّمَنِي فَصَلَّيْتُ بِالْمَلَائِكَةِ"[۳]۔

---

[۱] انظر: شرح الزرقاني على المواهب 8\106، وسبل الهدى والرشاد 3\84.

[۲] أخرجه البيهقي في الدلائل 2\400، وقدم تخريجه۔

[۳] أخرجه ابن شاهين في ناسخ الحديث ومنسوخه 1\175 (180)، في سنده محمد بن=

" ابنِ مردویہ نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
" شبِ معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا، جبریل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی"۔

تذییل:

اِرشادِ چہل و ہشتم (48)

اسی میں منقول" شفا شریف" میں حدیث نقل فرمائی:

"أَطْمَعُ أَنْ أَكُونَ أَعْظَمَ الْأَنْبِيَاءِ أَجْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ"[۱]۔
" میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو"۔

اِرشادِ چہل و نہم (49)

اسی میں منقول:

"أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَكُونَ إِبْرَاهِيمُ وَعِيسَى كلمة الله فِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُمَا فِي أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔[۲]۔
" کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ و عیسٰی کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کیے جائیں۔ پھر

=حماد له مناكير، والديلمي في الفردوس 1\420، وقال الحافظ في الفتح الباري 2\78:
وَلِابْنِ مَرْدَوَيْهِ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ مَرْفُوعًا۔۔۔ وَفِيهِ مَنْ لَا يُعْرَفُ۔

[۱] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين 4\298 (3360)، ومحمد بن عبد الرحمن المخلص في الجزء الرابع من المخلصيات 1\385 (33)، وفي سنده موسى بن أبي عثمان ووالده قال عن كل واحد منهما الحافظ: مقبول.
وانظر: الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ 1\208۔

[۲] انظر: الشفا بتعريف حقوق المصطفى ﷺ 1\208۔

فرمایا: وہ دونوں روزِقیامت میری اُمت ہوں گے"۔

اِرشادِ پنجاہم(50)

"افضل القرٰی" میں "فتاوٰی" امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے، جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نے حضور سے عرض کی:

"أبشر فإنّك خير خلقه، وصفوته من البشر، حباك الله بما لم يحب به أحدًا من خلقه، لا ملكاً مقرّباً ولا نبيّاً مرسلاً...الحديث" [1]۔

"مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلقِ خدا ہیں، اُس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا، اور وہ دیا کہ سارے جہان میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو، نہ کسی مرسل نبی کو"۔

اِرشادِ پنجاہ ویکم(51)

علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے" رسالہ میلاد" میں ناقل، حضور سید المرسلین ﷺ نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے فرمایا:

"يا أبا الحسن ! إنّ محمداً رسول ربّ العٰلمين وخاتم النّبيين، وقائد الغر المحجلين، سيّد جميع الأنبياء والمرسلين الّذى تنبأ وآدم بين الماء والطين رؤف بالمؤمنين، شفيع المذنبين أرسله الله إلىّ كافّة الخلق

---

[1] أخرجه ابن مردويه في تفسيره كما في اللآلئ المصنوعة 1\71، وتنزيه الشريعة المرفوعة عن الأخبار الشنيعة الموضوعة 1\166، وقال :فِي تَفْسِيره بِطُولِهِ كِلَاهُمَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ طَرِيق ميسرَة بن عبد ربه واتهم بِهِ، إِلَّا أَن ابْن مرْدَوَيْه أخرجه من طَرِيق آخر دلّ على أَن الآفة فِيهِ من غير ميسرَة وَأَنَّهَا من شَيْخه عمر بن سُلَيْمَان الدِّمَشْقِي.

انظر: نزهة المجالس ومنتخب النفائس 2\120، وفتاوى البلقيني 950، وقال: عن ابن عباس في حديث طويل، وأفضل القرى 79.80، تحت الشعر الأول۔

أجمعین"[۱]۔

"اے ابوالحسن! بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں، اور پیغمبروں کے خاتم، اورروشن رُو، اورروشن دست وپاوالوں کے پیشوا، تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوئے جب کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام آب وِ گل میں تھے۔ مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالیٰ نے اُنھیں تمام عالم کی طرف بھیجا"۔

اِرشاد پنجاہ ودوم (52)

بعض احادیث میں مذکور ہے:

"لِي مَعَ اللهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مقرب، وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ"۔ ذکرہ الشیخ فی مدارج النّبوۃ"[۲]۔

"میرے لیے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں"۔

اِرشادِ پنجاہ وسوم (53)

مولانا فاضل علی قاری" شرح شفا" میں علامہ تلمسانی سے ناقل، ابنِ عباس رضی اللہ تعالی

---

[۱] بیان المیلادالنبوی (اردو) ص 10.11 بحوالہ فتاوی رضویہ جدید

[۲] انظر: بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار للكلاباذي 102، و 335، والرسالة القشيرية 1\190، و تفسير القشيري 1\158، سورة البقرة: 187، ومدارج النبوة , وصل نوع ثاني كه تعلق معنوي ست بجناب محمدي 2\623 ۔ وقال السخاوي في المقاصد الحسنة 565: يذكره المتصوفة كثيرا، وهو في رسالة القشيري لكن بلفظ: لي وقت لا يسعني فيه غير ربي، ويشبه أن يكون معنى ما للترمذي في الشمائل، ولابن راهويه في مسنده، عن علي في حديث طويل: كان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا أتى منزله جزأ دخوله ثلاثة أجزاء: جزء الله تعالى، وجزء الأهله، وجزء النفسه، ثم جزأ جزأه بينه وبين الناس.

عنہانے روایت کی، حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا:

" جبریل نے آ کر مجھے یُوں سلام کیا:

"السّلام علیك یا أوّل ! السّلام علیك یاآخر ! السّلام علیك یا ظاھر ! السّلام علیك یا باطن ! "

مَیں نے کہا: اے جبریل! یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیوں کر مل سکتی ہیں؟

عرض کی: میں نے خدا کے حکم سے حضور کو یُوں سلام کیا ہے، اُس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء ومرسلین پر خصوصیت بخشی ہے، اپنے نام وصفت سے حضور کے لیے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔

حضور کا" اوّل" نام رکھا ہے کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں۔

اور" آخر" اس لیے کہ ظُہور میں سب سے مؤخر۔ اور آخرِ اُمم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں۔

اور" باطن" اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے باپ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساقِ عرش پر سُرخ نُور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھا، اور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔

مَیں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجا، یہاں تک کہ حق جل وعلا نے حضور کو مبعوث کیا۔ خُوشخبری دیتے اور ڈر سناتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے حکم سے بلاتے اور چراغِ تاباں۔

اور" ظاہر" اس لیے حضور کا نام رکھا کہ اُس نے اِس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیا اور حضور کا شرف وفضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا، تو ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجا، اللہ تعالیٰ حضور پر درود بھیجے، حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد۔

اور حضور کا رب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔ یہ عظیم بشارت سُن کر حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا:

"الحمد لله الّذی فضّلنی علی جمیع النّبیین حتی فی اسمی وصفتی"[1]۔۔
ھکذانقل ، وقال : روی التلمسانی عن ابن عبّاس ، وظاھرہ أنّہ خرجہ بسندہ إلیّ ابن عبّاس ، فإنّ ذٰلك ھو الّذی یدل علیہ ، روی کما فی"الزّرقانی"، واللہ سبحانہ وتعالی أعلم۔

تابشِ سوم

طُرقِ روایات وحدیث خصائص

حدیثِ خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سیدِ عالم ﷺ نے اپنے خصائصِ جمیلہ اِرشاد فرمائے ، جو کسی نبی ورسول نے نہ پائے ۔ اور اُن کی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل فرمانا ذکر فرمایا۔

یہ روایت متواترالمعنی ہے۔

امام قاضی عیاض نے" شفا شریف"[2] میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا۔
(1) ابوذَر ، (2) ابنِ عمر ، (3) ابنِ عباس ، (4) ابوہریرہ ، (5) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ،
پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کیے۔

علّامہ قسطلانی نے" مواہب لدنیہ"[3] میں" فتح الباری شرح صحیح بخاری"[4] امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کر کے اس پر کلام لکھا جس میں احادیثِ حذیفہ وعلی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیثِ جابر وابوہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد ہے

---

[1] شرح الشفا للقاري، فصل في تشریف اللہ تعالی لہ بما سماہ بہ 1\515۔

[2] انظر: الشفا بتعریف حقوق المصطفی، الفَصلِ الأَوّلُ: فِیمَا وَرَدَ مِنْ ذِکرِ مَکَانَتِہِ عِندَ رَبِّہٗ عَزَّ وَجَلَّ۔۔۔ 1\168۔

[3] انظر: المواھب اللدنیة، المقصد الرابع، الفصل الثانی 2\301.314۔

[4] انظر: فتح الباري شرح صحیح البخاري 1\436.439، تحت الرقم (335)۔

کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے کتبِ کثیرہ کے مواضعِ متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طُرق وروایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ صحابی کی روایت سے پایا:

(1) ابُوہریرہ	(2) حذیفہ	(3) ابُودَرداء
(4) ابوامامہ	(5) سائب بن یزید	(6) جابر بن عبداللہ
(7) عبداللہ بن عمرو	(8) ابوذَر	(9) ابن عباس
(10) ابوموسیٰ اَشعری	(11) ابوسعید خُدری	(12) مولاعلی
(13) عوف بن مالک	(14) عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔	

ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملاً میرے پیشِ نظر ہے۔

امام خاتم الحفّاظ علامہ ابنِ حجر عسقلانی، پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طُرقِ مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ [1] سترہ تک پہنچایا۔

---

[1] وجه التردد أنّ الإمام نص على أنه ينتظم بها، أي: بهذه الأحاديث سبع عشرة خصلة، اھ لكن فيها حديث البزار [المسند 14\249(7826)] عن ابن عباس، فضلت على الأنبياء بخصلتين كان شيطاني كافراً فأعاني الله عليه فأسلم، وقال ونسيت الأخرى. ["اللمواهب اللدنية2\312.313"]

" تردّد کی وجہ یہ ہے کہ امام قسطلانی نے نص فرمائی ہے کہ ان احادیث سے سترہ خصلتیں حاصل ہوتی ہیں۔ الخ لیکن ان کی حدیث بزار بروایت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما میں ہے کہ مجھے انبیاء پر دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی۔ میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالٰی نے اس پر میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا، اور کہا کہ دُوسری کو مَیں بھول گیا ہوں"۔ ==

....

==وقد کان العدد قبل ذٰلک خمسة عشر، فالحافظ ضم الخصلتین و جعلها سبع عشرة، وعندي في عد المنسیة خصلة بحیالها، تأمل ظاهر لجواز أن تکون بعض ماعدت، وقول الزرقاني: هي مبنیة في روایة البیهقی في "الدلائل[5\488]"، عن ابن عمر ومرفوعاً فضلت علی اٰدم بخصلتین، کان شیطاني کافراً فأعانني الله علیه حتی أسلم و کن أزواجی عوناًلي، و کان شیطان اٰدم کافراً، و کانت زوجته عوناعلیه۔

اس سے پہلے تعداد پندرہ تھی پھر حافظ نے دو خصلتیں ان کے ساتھ ملا کر اُنھیں سترہ بنا دیا۔ میرے نزدیک بھولی ہوئی خصلت کو الگ خصلت شمار کرنے میں تامل ظاہر ہے، اس لئے کہ ممکن ہے وہ اِنہی خصلتوں میں سے ایک ہو، جن کا پہلے شمار کیا جاچکا ہے۔ اور زرقانی کا قول کہ وہ خصلتیں" دلائل النبوۃ" میں بیہقی کی اس روایت میں بیان ہوئی ہیں جو ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مَرفوعاًمروی ہے کہ مجھے آدم پر دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی۔ میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالٰی نے میری اس پر مدد فرمائی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا، اور میری بیویاں میری معاون ہیں، جبکہ آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور ان کی بیوی ان کے مخالف تھی۔[شرح الزرقانی علی المواھب 7\110]

أقول: لایعری عن بحث لأن الکلام ھٰهنا في التفضیل علی اٰدم، وثم في التفضیل علی الأنبیاء طرّا، واختصاصه ﷺ باعانة الأزواج من بین الأنبیاء قاطبةً، یحتاج إلی ثبوت، وبالجملة لایلزم من هذا أن تکون المنسیة هو هذه وإذا لم یتبین الأمر جاز أن تکون إحدی مامرت فلایحسن عدها مفرزة، والله تعالی أعلم، ۱۲منه۔

میں کہتا ہوں، یہ بحث سے خالی نہیں کہ یہاں کلام آدم علیہ السلام پر افضلیت کے بارے میں ہے جبکہ وہاں تمام انبیاء پر افضلیت کے بارے میں۔ اور نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اعانتِ ازواج کے ساتھ تمام انبیاء کے درمیان اختصاص محتاجِ ثبوت ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بھول جانے والی خصلت یہی ہے۔ اور جب معاملہ ظاہر نہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ خصلت گزشتہ خصلتوں میں سے ہی ایک ہو، چنانچہ اس کو الگ خصلت شمار کرنا مستحسن نہیں ہے۔ اور اللہ تعالٰی حس خوب جانتا ہے"۔

فقیر غفر اللہ لہ نے ان کے کلام پر اِطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس تک پایا، والحمدللہ رب العٰلمین۔ یہ بھی انہی دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ بغور کامل تتبع احادیث کرے، ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔

حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فُرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست، قاصر النظر کی ناقص تلاش، تلاش میں داخل۔ اگر کوئی عالم وسیع الاطّلاع استقرار پر آئے تو عجب نہیں کہ عددِ طُرق وشمارِ خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔

قصد کرتا ہوں کہ اِنْ شَاءَ اللہ العزیز اِس رسالہ اوراس کے بعد ان مسائلِ کثیرہ [۱]۔ کے جواب سے جو حیدر آباد [۲]۔ وبنگلور [۳]۔ وپنجاب وسلطان پور وخیر آباد وغیر ہا بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں، اوراس مسئلہ مونگیری کی وجہ سے برعایت الاقدم فالاقدم ان کے جواب تعویق میں پڑے ہیں بحول اللہ تعالیٰ فراغ پا کر اس حدیث کے جمعِ طُرق میں ایک رسالہ بنام "البحث الفاحص عن طرق حديث الخصائص" لکھوں، اوراس میں ہر طریق وروایت کو مفصل جداگانہ نقل کر کے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں، وباللہ التوفیق لارب غیرہ!۔

یہاں بخوفِ تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیاء پر ان وجوہ پر تفضیل ملی، مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں۔ کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل۔ وللہ الحمد۔

---

[۱] یعنی بست وہفتم مسئلہ چاردہ از حیدر آباد، وچار از خیر آباد، وپنج ازیں شہر، ویک از بدایوں وباقی از باقی ۱۲ منہ۔

یعنی ستائیس مسئلے چودہ حیدر آباد، چار خیر آباد، پانچ اسی شہر اور ایک بدایوں سے جبکہ باقی باقی شہروں سے

[۲] مرسلہ مولوی عبد العزیز صاحب قادری از پربھنی ضلع حیدر آباد۔

[۳] مرسلہ مولوی سید فخر الدین صاحب واعظ صوفی از ڈاکمنڈ نیلگری ۱۲ منہ

حضورِ اکرم ﷺ کو چھ(6) وجہ سے سب انبیاء پر فضیلت دی گئی

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مسلم اور اس کے قریب "بزار" نے بسندِ جید، اور ابنِ جریر، وابنِ ابی حاتم، وابنِ مردویہ، وبزار، وابویعلٰی، وبیہقی نے حدیث معراج میں روایت کی۔
طریق اول میں ہے:

"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ" [1]۔

---

[1] أخرجه مسلم في الصحيح ، كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة،باب جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا (523)، والترمذي في السنن ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الغَنِيمَةِ، بأثر الحديث (1553)،واسماعيل بن جعفر في حديثه 320(249)، وأحمد في مسنده (9337)، والسراج في حديثه 77\2(303)،وفي المسند(506)،وابن المنذر في الأوسط 2\12 (506)،والطحاوي في شرح مشكل الآثار 55\3(1025)،وأبو عوانة في المستخرج 1\329.330(1169)،وأبو يعلى في مسنده 11\377.378(6491.6492)،وابن حبان في الصحيح 6\87(2313)،و 14\311(6401)،و 14\312(6403)،وأبو نعيم في المسند المستخرج 2\126(1153)،وقوام السنة في الدلائل (289)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\863(1441 .1440)، والآجري في الشريعة(1047)،والبغوي في شرح السنة 13\197.198(3617)،وفي الأنوار في شمائل النبي المختار (8)،والرافعي في التدوين 1\178 ، والبيهقي في السنن الكبرى 2\607، و9\9،وفي الدلائل 5\472،وأبو عبد الله التميمي البصري في تلقيح العقول في فضائل الرسول 1\409.405(430)، كلهم من حديث الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔
وأخرجه البزار في مسنده كما في كشف الأستار 3\147(2442)،من طريق كثير بن زيد عن الوليد عن أبي هريرة۔وقال الهيثمي في المجمع 8\269:رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.
وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 4\110" إلى ابن مردويه.

"مَیں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا"۔

دُوم (2) میں اس قدر اور زائد:

"لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ كَانَ قَبْلِي "[1]۔

"مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے"۔

سُوم 3 میں ہے:

"فَضَّلَنِي رَبِّي بِسِتٍّ "[2]۔

"مجھے میرے رب نے چھ باتوں سے تفضیل دی"۔

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے احمد، مسلم، نسائی، ابنِ ابی شیبہ، ابن خزیمہ، بیہقی، ابونعیم راوی:

"فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ "[3]۔

---

[1] أخرجه البزار (كشف 4224)، والسراج في مسنده (490)، واللالكائي في السنة 4\863(1443)، من طريق كثير بن زيد عن الوليد بن رباح عن أبي هريرة۔

[2] أخرجه الطبري في تفسيره 14\424، وتهذيب الآثار (727)، والبيهقي في الدلائل 2\397.398، من طريق أبي العالية عن أبي هريرة، وقد تقدم تخريجه تحت الاشاد(40)

[3] أخرجه أحمد في مسنده (23251)، ومسلم في الصحيح، باب جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا (522)، والنسائي في السنن الكبرى 7\260(7968)، وأشار إليه البخاري في التاريخ الكبير 3\398، وابن أبي شيبة في المصنف 6\304(31649)، وابن خزيمة في الصحيح 1\133 (264)، والطيالسي في مسنده 1\334 (418)، والبزار في مسنده 7\264 (2845)، والسراج في حديثه 2\76 (301.302)، وفي مسنده (504.505)، وأبو عوانة في المستخرج 1\253(874)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 3\54(1024)، و 11\350 (4490)، وابن المنذر في الأوسط 2\11 (505)، والآجري في الشريعة3\1554.1555 (1044.1045)، وابن حبان في ==

" ہمیں تین وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی " ۔
ابودرداء (رضی اللہ تعالی عنہ) سے طبرانی معجم کبیر میں راوی :
" فُضِّلْتُ بِأَرْبَعٍ " [1] ۔
" میں نے چار وجہ سے فضیلت پائی " ۔ ابوامامہ (رضی اللہ تعالی عنہ) کی حدیث بھی انہیں لفظوں سے شروع ہے أخرجه أحمد و البيهقي [2]

= = الصحيح 4\595 (1697)، و الفريابي في فضائل القرآن (55)، و اللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\864 (1445)، و الخطيب في الكفاية في علم الرواية 428، و البيهقي في السنن الكبرى 1\328 (1022.1023)، و 1\341 (1061)، وفي الخلافيات 1\434 (م28)، و معرفة السنن و الآثار (1623)، و في الشعب (2178)، و في السنن الصغرى 1\95 (241)، و في الدلائل 5\475، من طرق عن ربعي عن حذيفة۔ وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 2\138 "إلى ابن مردويه، و الطبراني . وفي "الخصائص الكبرى 2\354 "إلى أبي نعيم .

[1] أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق 58\207، من طريقين أحدهما طريق الطبراني۔ و الحديث في الجامع الصغير (5883) من رواية الطبراني في الكبير عن أبي الدرداء۔ وقال الهيثمى فى المجمع 2\90: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ وَإِسْنَادُهُ مُنْقَطِعٌ .

[2] أخرجه أحمد في مسنده (22209)، و السراج في مسنده 177 (499.500)، و البيهقي في السنن الكبرى 1\326، و 2\608 (4267)، و ابن عبد البر في التمهيد 5\222، من طريق سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔
وقال الهيثمي في المجمع 8\259: وَرِجَالُ أَحْمَدَ ثِقَاتٌ .
وفي رواية : " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ، أَوْ قَالَ: أُمَّتِي عَلَى الْأُمَمِ بِأَرْبَعٍ " ۔ أخرجه الآجري في الشريعة 3\1557 (1048)، و اللفظ له، و أحمد في مسنده (22137)، و =

سائب بن یزید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِخَمْسٍ"۔ رواہ الطّبرانی [۱]۔

"میں پانچ وجہ سے انبیاء پر فضیلت دیا گیا"۔

جابر بن عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطِهِنَّ أَحَدٌ قَبْلِي"۔ رواہ البخاری ومسلم والنّسائی [۲]۔

= = والطبراني في الكبير 8\257(8001)، و(8002)، والروياني في مسنده 2\308 (1260)، والبيهقي في السنن الكبرى 1\340(1059)، وفي الصغرى 1\94(239)۔ والترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الغَنِيمَةِ (1553)، وفي العلل الكبير (462)، بدون "بأربع"۔ وقال في السنن: حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

وفي رواية: "أُعْطِيتُ أَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي"۔ أخرجه الطبراني في الكبير 8\239 (7931)، من طريق بِشْرِ بْنِ نُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ۔

وزاد السيوطي نسبته في "الدر المنثور 2\343" إلى ابن مردويه، وابن المنذر.

[۱] أخرجه الطبراني في الكبير 7\154(6674)، وابن شاهين في جزء من حديثه برواية ابن المهتدي (43)، وقال الهيثمي في المجمع 8\259: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

[۲] أخرجه البخاري في الصحيح، كِتَابُ التَّيَمُّمِ 1\74(335)، ومسلم في الصحيح، باب جُعلت لي الأرض مسجدًا وطهورًا (521)، والنسائي في السنن، بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ (432)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\303(31642)، وأحمد في مسنده (14264)، وعبد بن حميد في مسنده (1154)، والسراج في حديثه (300)، وفي مسنده (503)، وابن حبان في الصحيح 14\308(6398)، وأبو عوانة في المستخرج 1\330 (1173)، وأبو نعيم في الحلية 8\316، وفي المسند المستخرج (1150.1151)، =

"میں پانچ چیزیں دیا گیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں"۔
عبداللہ بن عمرو بن العاص (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عند أحمد، والبزّار، والبیهقی بإسناد صحیح [۱]۔
ابوذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

عند أحمد، دارمی، ابن أبی شیبة، أبو یعلیٰ، أبو نعیم، بیهقی، بزار بإسناد جید [۲]۔

== واللالكائي في السنة 4\862، والبيهقي في الشعب (1403)، وفي السنن الكبرى 1\326 (1017.1018)، و2\466(3793)، و6\476 (12709)، و8\9 (17715)، والبغوي في شرح السنة 13\196 (3616)، من طريق سَيَّارٍ، عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ۔

[۱] أخرجه أحمد في مسنده (7068)، بلفظ: ""لَقَدْ أُعْطِيتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا، مَا أُعْطِيَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي"۔ وابن أبي عمر في مسنده كما في الإتحاف الخيرة المهرة للبوصيري (722)، و الطحاوي في شرح مشكل الآثار 11\349(4489)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\866.867(1451)، والبيهقي في السنن الكبرى 1\340 (1060)، والشجري في الأمالي الخميسية [ترتيب] 1\287(994)، وابن سيد الناس في عيون الأثر 1\99، من طريق ابن الهاد عن عمرو بن شُعيب عن أبيه عن جده۔

وقال الهيثمي في المجمع 10\367: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

وقال ابن كثير في تفسيره 3\490: إِسْنَادٌ جَيِّدٌ قَوِيٌّ أَيْضًا وَلَمْ يُخْرِجُوهُ.

وقال المنذري في الترغيب والترهيب 4\233: رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد صَحِيح۔

وقال البوصيري: قُلْتُ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِتَمَامِهِ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ۔

[۲] أخرجه أحمد في مسنده (21299)، و(21314)، و(21435)، والدارمي في السنن

ابن عبّاس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

أحمد والبخاری فی "التّاریخ" والطّبرانی والثلاثۃ الأخریٰ [أی :البزار ، أبی نعیم والبیہقی] فی حدیث بسند حسن، [1]

== (2510)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\304(31650)، وأبو نعيم في الحلية 3\277، والبيهقي في الدلائل 5\473، والطيالسي في مسنده 1\379(474)، والبزار في مسنده 9\461(4077)، والبخاري في التاريخ الكبير 5\455، والسراج في حديثه (293)، وفي مسنده (493)، وأبو بكر الخلال في السنة 4\67(1178)، وابن حبان في الصحيح 14\375(6462)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\866 (1449)، الحاكم في المستدرك 2\460(3587)۔ من حديث أبي ذر۔

وزاد السيوطي نسبته في "الخصائص الكبرى 2\385" إلى أبي يعلى.

بلفظ :" أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي "۔وفي رواية :" أُوتِيتُ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي "۔وفی روایة:"أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي "۔وفي رواية:"أُوتِيتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي "۔ بالفاظ متفرقة۔

وقال الحاكم : هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ إِنَّمَا أَخْرَجَا أَلْفَاظًا مِنَ الْحَدِيثِ مُتَفَرِّقَةً۔

وقال الهيثمي في المجمع 8\259:رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

وقال 10\371:رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا أَنَّ مُجَاهِدًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ذَرٍّ۔

وانظر: العلل الواردة في الأحاديث النبوية للدارقطني 6\256.257.

[1] أخرجه أحمد في مسنده (2256)، و(2742)، والبخاري في التاريخ الكبير 5\455، والطبراني في الكبير 11\61(110447)، و11\73(11085)، والبزار في مسنده 9\461(4077)، و11\72(4776)، و11\166، والبيهقي في الدلائل 5\474، ==

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أحمد، وابن أبي شيبة، والطّبرانی بإسناد حسن [١]۔

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الطّبرانی فی "الأوسط" بسند حسن، [٢]۔

= وفي السنن الكبرى 2\607.608 (4266)، بلفظ: "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي" إلا الطبراني وفيه: "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ [وفي رواية: يعطها] نَبِيٌّ قَبْلِي"۔

وفي رواية: "أُعْطِيتُ خَمْسًا فَلَا أَقُولُ فَخْرًا"۔ أخرجه الآجري في الشريعة (1046)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\303، وعبد بن حميد في مسنده (643) بنحوه۔

وقال الهيثمي في المجمع 8\258: رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَزَّارُ، وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهِ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ، غَيْرَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ.

[١] أخرجه أحمد في مسنده (19735.19736)، وابن أبي شيبة في المصنف 6\304 (31645)، والروياني في مسنده 1\321 (485)۔

وزاد السيوطي نسبته في "الخصائص الكبرى 2\385" إلى الطبراني.

وقال الهيثمي في المجمع 8\258: رَوَاهُ أَحْمَدُ مُتَّصِلًا وَمُرْسَلًا، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

[٢] أخرجه الطبراني في الأوسط 7\257 (7439)، من حديث عطية عن أبي سعيد۔

وأخرجه قوام السنة في الترغيب والترهيب (87)، من حديث مجاهد عن أبي سعيد۔

وقال الهيثمي في المجمع 6\65: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ عَطِيَّةُ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

وقال 8\269: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

وقال السيوطي في الخصائص 2\386: وَأخرج الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِسَنَد حسن عَن أبي سعيد۔

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عند البزّار، وأبي نعیم [۱]۔

ان چھ روایات میں بھی پانچ ہی چیزیں ذکر فرمائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ اول، وثانی: "أحد قبلي" ہے۔ ثالث میں: "من الأنبياء" اور زائد۔ باقیوں میں: "نبي قبلي" ہے۔ اور حاصل سب عبارتوں کا واحد۔

اور مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْہَہ سے طریقِ دُوم میں بے تعینِ عدد ہے:

"أُعْطِيتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ"۔ أخرجه ابن أبي شيبة [۲]۔

"مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا"۔ طریقِ سُوم میں ہے:

"أُعْطِيتُ أَرْبَعًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ تعالى قبلي"۔ أخرجه أحمد، والبيهقي، بسند حسن [۳]۔

---

[۱] أخرجه البزار في مسنده 2\251(656)

وزاد السيوطي نسبته في "الخصائص الكبرى 2\3315" إلى أبي نعيم۔

وقال الهيثمي في المجمع 8\258: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ، غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ وَهُوَ حَسَنُ الْحَدِيثِ۔

[۲] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 6\304(31647)، وأحمد في مسنده (763)، والفاكهي في أخبار مكة 3\90، والآجري في الشريعة (1043)، وتمام في الفوائد (1276)، واللالكائي في شرح أصول إعتقاد أهل السنة 4\864(1447)، والبيهقي في السنن الكبرى 1\328(1024)، وفي الدلائل 5\472۔

[۳] أحمد في مسنده (1361)، والمقدسي في الأحاديث المختارة 2\348(728)، وانظر: شرح الزرقاني على المواهب 7\109.

وقال الحافظ في الفتح 8\225: حَدِيثِ عَلِيٍّ عِنْدَ أَحْمَدَ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ۔

" مجھے چار چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی اللہ کو نہ ملیں"۔

ابنِ عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے طریقِ دُوم میں ہے:

" فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِخَصْلَتَيْنِ "، أخرجه البزار [1]۔

" میں دو باتوں سے تمام انبیا پر فضیلت دیا گیا"۔

عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں بھی پانچ ہیں مگر یُوں کہ:

"أُعْطِينَا أَرْبَعًا لَمْ يُعْطِهِنَّ أَحَدٌ كَانَ قَبْلَنَا ۔ وَسَأَلْتُ رَبِّي الْخَامِسَةَ، فَأَعْطَانِيهَا ۔ وَهِيَ مَا هِيَ " [2]۔

" ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں ۔ اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی، اس نے وہ بھی مجھے عطا فرمائی، اور وہ تو وہی ہے"۔

یعنی اس پانچویں خوبی کا کہنا ہی کیا ہے۔

پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی:

"سَأَلْتُ أَنْ لَا يَلْقَاهُ عَبْدٌ مِنْ أُمَّتِي يُوَحِّدُهُ إِلَّا أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ "أخرجه أبو يعلى [3]۔

" میں نے اپنے رب سے مانگا میری اُمت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر یہ کہ اس کو داخلِ بہشت فرمائے"۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں ہے:

"إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَالَ:" إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ:

---

[1] وقد تقدم تخريجه۔

[2] أخرجه أبو يعلى في مسنده كما في الإتحاف للبوصيري (6392)، و ابن حبان في الصحيح 14\309(6399)،من طريق أبي يعلى۔ و انظر: الخصائص الكبرى 2\385۔ وقال ابن الملقن في البدر المنير 2\624: وَهُوَ حَدِيث عَظِيم.

[3] و انظر: ماقبله۔

اخْرُجْ فَحَدِّثْ بِنِعْمَةِ اللهِ الَّتِي أَنْعَمَ بِهَا عَلَيْكَ فَبَشَّرَنِي بِعَشْرٍ لَمْ يُؤْتَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي "۔ أخرجه ابن أبي حاتم، وعثمان بن سعيد الدّارمي في "كتاب الرّد على الجهمية" وأبو نعيم [۱]۔

" جبریل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالیٰ کے وہ احسان جو حضور پر کیے ہیں بیان فرمائیے۔ پھر مجھے دس فضیلتوں کا مُژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں"۔

ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اعدادِ مذکورہ میں حصر مراد نہیں، کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں تین، کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس [۲]، اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔

امام سیوطی نے " خصائصِ کبری" میں تقریباً اڑھائی سَو خصائص جمع فرمائے ہیں

امام علامہ جلال الدین سیوطی [۳] نے " خصائصِ کبریٰ" میں اڑھائی سو کے قریب حضور ﷺ کے خصائص جمع کیے۔ اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے۔ اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے۔ پھر تمام علوم علمِ اعظم حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں۔

جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دُوسرا کیا جانے گا، اور حضور ﷺ سے

---

[۱] أخرجه أبو سعيد الدارمي في الرد على الجهمية 165 (296)، وزاد السيوطي نسبته في "الخصائص الكبرى 2\320" إلى ابن أبي حاتم.

[۲] عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس خاصے جمع ہوئے کما مر۔ اور دو سے دس تک جو اعداد حدیثوں میں آئے انہیں جمع کئے تو تیس ہی آتے ہیں ۱۲ منہ۔

[۳] حضرتِ والا قدس سرہ الماجد نے بھی " النقاوة النقوية في الخصائص النبوية" میں ایک جملہ صالحہ ذکر فرمایا جزاالله علماء الامة خير جزاء أمين ۱۲ منه

زیادہ علم والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا ﴿اَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَھٰی﴾ [1]۔
"بے شک تمہارے رب ہی کی طرف منتہٰی ہے"۔
جس نے انہیں ہزاروں فضائلِ عالیہ وجلائلِ غالیہ دیے، اور بے حد و بے شمار ابدالآباد کے لیے رکھے،
﴿وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی﴾ [2]۔
"اور بے شک پچھلی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہے"۔
اسی لیے حدیث میں ہے، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے فرماتے ہیں:

"یا أبا بکر! لم یعرفني حقیقة غیر ربّي"۔ ذکرہ العلّامة الفاسي في "مطالع المسرات" [3]۔
"اے ابوبکر! مجھے ٹھیک ٹھاک جیسا مَیں ہوں میرے رب کے سِوا کسی نے نہ پہچانا"۔

ترا چناں کہ توئی دیدۂ کجا بیند		
		بقدرِ بینشِ خود ہر کسے کند ادراک

صلی اللہ تعالیٰ علیك، وعلیٰ اٰلك وأصحابك أجمعین۔

[1] [النجم:42]

[2] [الضحی:4]

[3] مطالع المسرات 129۔

تابشِ چہارم(4)

آثارِ صحابہ وبقیہ موعوداتِ خطبہ

حضور ﷺ امت میں تمام مخلوق سے زیادہ عزّت وکرامت والے ہوں گے

روایتِ اُولیٰ (1): بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

"إن مُحَمَّدًا صلى الله تعالى عَلَيْهِ وَسلم أَكْرَمَ الْخلق على الله يَوْم الْقِيَامَة [1]۔

" بے شک محمد ﷺ امت میں اللہ تعالیٰ کے حضور تمام مخلوقِ الٰہی سے عزت وکرامت میں زائد ہیں"۔

اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ اپنی ذاتِ کریمہ کے لیے چُن لیا

روایتِ دُوم (2): احمد، بزار، طبرانی بسندِ ثقات اسی جناب سے راوی:

" إِنَّ اللهَ تَعَالَى نَظَرَ إِلَى قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مِنْهَا قَلْبَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ"۔ [2]۔

---

[1] انظر: الخصائص الكبرى 2\340، وسبل الهدى والرشاد 10\323۔

[2] أخرجه أحمد في مسنده (3600)، وابن أبي خيثمة في التاريخ الكبير 2\716 (2973)، والبزار في مسنده 5\212 (1816)، والطبراني في الكبير 9\112 (8582)، وابن الأعرابي في المعجم (861)، والآجري في الشريعة (1144.1145)، و (1146)، والكلاباذي في بحر الفوائد المشهور بمعاني الأخبار 150، من طريق عاصم عن زر عن عبدالله۔ وانظر: الشفا بتعريف حقوق المصطفى 1\176.

وقال الهيثمي في المجمع 1\177: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ، وَرِجَالُهُ مُوثَقُونَ. وقال الحافظ في الأمالي المطلقة 65: هَذَا حَدِيث حسن۔

وانظر: مطلع القمرين في إبانة سبقة العمرين بتحقيقي۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی، تو ان میں سے محمد ﷺ کے دل کو پسند فرمایا، اسے اپنی ذاتِ کریم کے لیے چن لیا"۔

عند اللہ تمام مخلوق سے زیادہ وجاہت والے ابو القاسم ہیں ﷺ

روایتِ سوم (3): دارمی، و بیہقی عبد اللہ بن سلام [۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی:

"إِنَّ أَكْرَمَ خَلِيقَةِ اللهِ عَلَى اللهِ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ تعالى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" [۲]۔

"بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ ووجاہت والے ابوالقاسم ﷺ"۔

حضور اکرم ﷺ کے بارے میں راہب کی زید بن عمرو بن نفیل کو پیشگوئی

روایت چہارم (4): ابن سعد بطریق مجالد عن شعبی عن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے

---

[۱] صححه ابن حجر في شرح الهمزية [المنح المكية في شرح الهمزية 80]، ۱۲منه۔

[۲] أخرجه نعيم بن حماد كما في زياداته على الزهد لإبن المبارك 2\118، والحارث في مسنده (بغية) 2\872 (935)، والطبراني في الكبير 13\167 (400)، و 14\352 (14983)، والحاكم في المستدرك 4\612 (8698)، وأبو نعيم في صفة الجنة (131)، والبيهقي في الدلائل 5\485.

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَلَيْسَ بِمَوْقُوفٍ فَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ عَلَى تَقَدُّمِهِ فِي مَعْرِفَةٍ قَدِيمَةٍ مِنْ جُمْلَةِ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ أَسْنَدَهُ بِذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

وقال الهيثمي في المجمع 8\254: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْيَرْبُوعِيُّ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ النَّسَائِيُّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

قلت: وهو الظاهر، فلم يذكر له أحد سندًا مرفوعًا، حتى الحاكم نفسه. ورجال الحاكم كلهم ثقات، إلّا شيخه محمد بن أحمد بن بالويه. فهو صدوق.

راوی زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے: میں شام میں تھا، ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا: مجھے بت پرستی و یہودیت ونصرانیت سب سے نفرت ہے۔ کہا: تو تم دینِ ابراہیم چاہتے ہو، اے اہلِ مکہ کے بھائی! تم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں نہیں ملے گا، اپنے شہر کو چلے جاؤ،

"فَإِنَّ نَبِيًّا يُبْعَثُ مِنْ قَوْمِكَ فِي بَلَدِكَ يَأْتِي بِدِينِ إِبْرَاهِيمَ بِالْحَنِيفِيَّةِ، وَهُوَ أَكْرَمُ الْخَلْقِ عَلَى اللهِ"[1]۔

" کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں ایک نبی مبعوث ہوگا وہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کا دین حنیف لائے گا، وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو عزیز ہے"۔

یہ زید بن عمرو موحدانِ جاہلیت سے ہیں، اوران کے صاحبزادے سعید بن زید اجلہ صحابہ وعشرہ مبشرہ سے، رضی اللہ تعالی عنہ اجمعین۔

ابوطالب وراہب کا قصہ

روایتِ پنجم (5): ابنِ ابی شیبہ، وترمذی بافادۂ تحسین اورحاکم بہ تصریح تصحیح اورابونعیم، وخرائطی ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، ابوطالب چند سردارانِ قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے، حضور پرُ نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے، جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اُترے، راہب صومعہ سے نکل کر اُن کے پاس آیا، اوراس سے پہلے جو قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا، نہ اصلا ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اورلوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا۔ حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا:

"هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ."

" یہ تمام جہان کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں تمام عالم کے لیے رحمت بھیجے گا"۔

---

[1] ابن سعد في الطبقات الکبری 1\162۔

سرداران قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے؟ کہا: جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے، اور وہ نبی کے سوا دوسروں کو سجدہ نہیں کرتے، اور میں انہیں مہرِ نبوت سے پہچانتا ہوں، ان کے استخوانِ شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لیے کھانا لایا، حضور تشریف نہ رکھتے تھے، آدمی طلب کو گیا، تشریف لائے، ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا:

"انْظُرُوا إِلَيْهِ عَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ"

"وہ دیکھو اَبر ان پر سایہ کیے ہے"۔

قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور ﷺ نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف فرما ہوئے، فوراً پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا:

"انْظُرُوا إِلَى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ"[1]۔

---

[1] أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف 6\317(31733)، و 7\327(36541)، والترمذي في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (3620)، والحاكم في المستدرك 2\672(4229)، وأبو نعيم في الدلائل (109)، والخرائطي في هواتف الجنان 71.72، والبزار في مسنده 8\97.98(3096)، والطبري في تاريخه 2\278، وقوام السنة في الدلائل (19)، والبيهقي في الدلائل 2\24.25، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\4.5۔

وقال الترمذي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ۔

وقال الحاكم: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

وقال الحافظ في الإصابة 1\476: وقد وردت هذه القصة بإسناد رجاله ثقات من حديث أبي موسى الأشعريّ أخرجها التّرمذيّ وغيره۔

" وہ دیکھو پیڑ کا سایہ ان کی طرف جھکتا ہے"۔

شیخ محقق نے "لمعات" [1] میں فرمایا: امام ابن حجر عسقلانی "اصابہ" میں فرماتے ہیں: " رجالہ ثقات" ۔اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

تمیم داری کو ہاتفِ غیبی کے ذریعے بعثت سیّد المرسلین کے بارے میں خبر

روایت ششم (6): ابونعیم، حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ، یہ ایک شب صحرائے شام میں تھے، ہاتف جن نے اُنہیں بعثت حضور سید المرسلین ﷺ خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا، کہا:

"قَدْ صَدَقُوكَ، يَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ، وَمُهَاجَرُهُ الْحَرَمُ، وَهُوَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ " [2]۔

"جنوں نے تجھ سے سچ کہا، حرم سے ظاہر ہوں گے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے، اور وہ تمام انبیا سے بہتر ہیں"۔

حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ہاتفِ غیبی کے اَشعار

روایت ہفتم 7: ابن عساکر، ابونعیم، خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی:

ہم ایک شب اپنے بت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا ناگاہ ہاتف نے

---

[1] لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح، باب المعجزات 9\489۔

وقال: وقال الجزري :إسناده صحيح و ورجالح رجال الصحيحين أو أحدهما و ذكر بلال وأبي بكر غير محفوظ، وعده أئمتنا وهمًا۔

[2] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، الجزء المتمم، الطبقة الرابعة من الصحابة ممن أسلم عند فتح مكة وما بعد ذلك 719.720 ،و أبو القاسم الأصبهاني الملقب بقوام السنة في الدلائل 155 (174)، وابن عساكر في تاريخ دمشق كلهم من طريق الواقدى، وابن سيد الناس في عيون الأثر 1\82، وعند أبي نعيم من طريق آخر كما في البداية والنهاية لإبن كثير 2\426.427، وانظر: الخصائص الكبرى 1\179۔

پکارا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ذوی الأصنام		
		مَا أَنتمُ وطائِشُ الأَحْلَامِ
وَمُسْنِدُ الْحُكْمِ إِلَى الْأَصْنَامِ		
		هٰذَا نَبِی سید الْأَنَام
أعدل ذِی حکم من الْحُكّام		
		يصدع بِالنورِ وَبِالْإِسْلَامِ
ويزجر النّاس عَنِ الْآثَامِ		
		مُسْتَعْلِنٌ فِي الْبَلَدِ الْحَرَامِ

اے بت پرستو! کیا حال ہے تمہارا، یہ کم عقلیاں اور پتھروں کو پنچ بنانا، یہ ہے نبی تمام جہان کا سردار، ہر حاکم سے زیادہ عادل، نورو اسلام کا آشکار کرنے والا، حرم محترم میں ظہور فرمانے والا۔ ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے، میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ [1]

بارگاہِ رسالت میں ایک کنیز کا واقعہ

روایت ہشتم (8): خرائطی، وابنِ عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، میں خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوا حضور کے پاس کہانت کا ذکر تھا کہ بعثتِ اقدس سے کیوں کر متغیر ہوگئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ!

---

[1] أخرجه أبو نعيم في الدلائل (64)، وخرائطي في هواتف الجنان 41.42، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\454، وانظر: الخصائص الكبرى 1\178، والبداية والنهاية 2\419.
وفيهم في البيت الأول: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ ذَوُو الأَجْسَامِ"۔

ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور میں عرض کروں۔

ہماری ایک کنیز تھی خاصہ نام، کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی، ایک دن آ کر بولی: اے گروہ دوس! تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو؟ ہم نے کہا: بات کیا ہے؟ کہا: میں بکریاں چراتی تھی، دفعۃً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے مجھے حمل کا گمان ہے، جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلقت لڑکا جنی جس کے کتے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا، ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا اور تہبند پھینک دیا اور بلند آواز سے چلّایا! اے خرابی! خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں ان میں خوبصورت خوبصورت نوعمر۔ یہ سن کر ہم سوار ہوئے، ویسا ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا، غنیمت لوٹی۔ جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں۔ ہم نے کہا تیرا برا ہو یہ کیا حال ہے؟ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے، مجھے اس گھر میں تین دن بند کر دو۔ ہم نے ایسا ہی کیا، تین دن پیچھے کھولا، دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے۔ بولا: اے قوم دوس!

"حُرِسَتِ السَّمَاءُ وَخَرَجَ خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ"

" آسمان پر پہرہ مقرر ہوا اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا"۔

ہم نے کہا: کہاں؟ کہا: مکہ میں، اور میں مرنے کو ہوں، مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کر دینا، مجھ میں آگ بھڑک اٹھے گی، جب ایسا دیکھو

"بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ" [1]۔

کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ چند روز بعد حاجی لوگ آئے

---

[1] أخرجه الخرائطي في هواتف الجنان 32.30، وابن عساكر في تاريخ دمشق 3\452.453، وانظر: الخصائص الكبرى 1\185.186، والسيرة النبوية لابن كثير 353.355۔

اور ظہور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر لائے۔

اگرچہ یہ قول اس جنی اور حقیقۃً اس جن کا تھا جس نے اسے خبر دی، مگر ممکن تھا کہ اسے احادیث مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم گنا جاتا، کہ حضور نے سنا اور انکار نہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم

سیّدہ آمنہ طاہرہ طیبہ کو حمل کے چھٹے ماہ میں بشارت

روایتِ نہم (9): ابو نعیم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیثِ طویل میلادِ جمیل میں راوی، حضرت آمنہ فرماتی ہیں: جب حمل اقدس میں چھ مہینے گزرے ایک شخص نے سوتے میں مجھے ٹھوکر ماری اور کہا:

"يَا آمِنَةُ إِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعَالَمِينَ طُرًّا فَإِذَا وَلَدته فَسَمِّيهِ مُحَمَّدًا" [1]۔

"اے آمنہ! تمہارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے۔ جب وہ پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا"۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وأصحابہ وسلم۔

سیّدہ آمنہ کا خواب

روایت دہم (10): ابو نعیم حضرت بریدہ، وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضرت آمنہ نے ایامِ حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

"إِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ، وَسَيِّدِ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا وَلَدته فَسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا" [2]۔

"تمہارے حمل میں بہترین عالم وسردار عالمیاں ہیں، جب پیدا ہوں ان کا نام

---

[1] أخرجه أبو نعيم في الدلائل (555)، وانظر: الخصائص الكبرى 1\81، وشرح الزرقاني على المواهب 1\209۔

[2] أخرجه أبو نعيم في الدلائل (78)، وانظر: الخصائص الكبرى 1\72۔

وأخرجه الخلال في فضائل شهر رجب 80، عن عَمْرو بْن الربيع بْن طارق قَالَ: رأت آمنة ابْنَة وهب أم النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،۔۔۔ الخ۔

احمد و محمد رکھنا صلی اللہ تعالی علیہ والہ واصحابہ وسلم"۔

سیّدہ آمنہ کا ایک اور خواب

روایتِ یازدہم (11): ابنِ سعد و حسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی، حضرتِ آمنہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جنابِ حلیمہ رضوان اللہ تعالی علیہا سے فرمایا: مجھ سے خواب میں کہا گیا:

"إِنَّكِ سَتَلِدِينَ غُلَامًا فَسَمِّيهِ أَحْمَدَ، وَهُوَ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ" [۱]۔

عنقریب تمھارے لڑکا ہوگا ان کا نام احمد رکھنا، وہ تمام عالم کے سردار ہیں صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم۔

حضورِ اکرم ﷺ پردۂ عظمت تک پہنچنا، اذان سننا اور اللہ تعالی کا مؤذّن کے کلمات کی تصدیق فرمانا

روایتِ دوازدہم (11): بزار [۲] حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے راوی:

" لَمَّا أَرَادَ اللهُ أَنْ يُعَلِّمَ رَسُولَهُ الْأَذَانَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا بِدَابَّةٍ يُقَالُ لَهَا: الْبُرَاقُ (وذكر جماحها وتسكين جبريل إيّاها، قال:) فَرَكِبَهَا حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْحِجَابِ الَّذِي يَلِي الرَّحْمَنَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، (وساق الحديث فيه ذكر تاذين الملك، وتصديق الله سبحانه وتعالى له، قال:) ثُمَّ أَخَذَ الْمَلَكُ بِيَدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمَهُ فأم أَهْلُ السَّمَاءِ فِيهِمْ آدَمُ، وَنُوحٌ، [۳] فيومئذ

---

[۱] أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى 1\151، وانظر: الخصائص الكبرى 1\99، وعزاه إلى ابن سعد والحسن بن الجراح في كتاب الشواعر.

[۲] یہ حدیث اس حدیث مرتضوی کا تتمہ جو زیر ارشاد چہل و چہارم گزری لہذا جدا شمار نہ ہوئی ۱۲ منہ۔

[۳] أنت تعلم أن هذا من تمام حديث علي رضی اللہ تعالی عنه، کما تریٰ وهو كذلك عند أبي نعيم في طريق اتى فلا أدري كيف جعله الإمام القاضي في "الشفاء" من قول راوي الحديث

أَكْمَلَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّرَفَ عَلَى أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ "[1]

جب حق جل وعلا نے اپنے رسول کو اذان سکھانی چاہی۔ جبریل براق لے کر حاضر ہوئے حضور سوار ہو کر اس حجابِ[2] عظمت تک پہنچے جو رحمن[3] جل مجدہ کے نزدیک ہے پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی، حق اللہ عزجلالہ نے ہر کلمہ پر مؤذن کی تصدیق فرمائی، پھر فرشتے نے حضور پر نور ﷺ دستِ اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔ حضور نے تمام اہل سموات کی امامت فرمائی جن میں آدم ونوح علیہما الصلاۃ والسّلام بھی شامل تھے۔ اس روز حق تبارک وتعالی نے محمد ﷺ شرف عام اہلِ آسمان وزمین پر کامل کردیا۔
اسی کی مثل ابونعیم نے بطریق امام محمد ابن حنفیہ ابن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہما روایت کی۔

سيدنا جعفر الصادق رضي الله تعالى عنه؟ وأقره عليه الشهاب في "النسيم".
تو جانتا ہے کہ یہ حدیث علی رضی اللہ تعالی عنہ کا تتمہ ہے جیسا کہ دیکھ رہا ہے، اور وہ ابونعیم کے نزدیک بھی ایسے ہی ہے اس طریق میں جس کو وہ لائے۔ میں نہیں جانتا کہ امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے "الشفاء 1\186" میں اس کو راویِ حدیث سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کا قول کیسے قرار دیا، اور شہاب نے بھی نسیم میں اس کو برقرار رکھا۔

[1] أخرجه البزار في مسنده 2\146.147 (508)، وقوام السنة في الترغيب والترهيب (276)، وانظر: الخصائص الكبرى 1\15.

وقال الهيثمي في المجمع 1\329: رَوَاهُ الْبَزَّارُ، وَفِيهِ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ وَهُوَ مُجْمَعٌ عَلَى ضَعْفِهِ.

[2] حجاب مخلوق پر ہے، خالق جل وعلا حجاب سے پاک ہے وہ اپنی غایتِ ظہور سے غایتِ بطون میں ہے تبارک وتعالی ۱۲ منہ

[3] شاید یہ معنی ہیں کہ عرشِ رحمن سے قریب ہے۔ واللہ تعالی اعلم ۱۲ منہ۔

اس کے اخیر میں ہے:

"ثمَّ قیل لرَسُول الله صلی الله عَلَیۡہِ وَسلم تقدم فَأم أھل السَّمَاء فتم لَہٗ الشرف علی سَائِر الۡخلق" [1]۔

پھر حضورِ اقدس ﷺ سے کہا گیا آگے بڑھیے، حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقاتِ الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین!۔

نور الخِتام (ضروری وضاحت)

سابقہ آیات واحادیث پر ایک نظر

رزقنا اللہ تعالٰی حسنہ

الحمد للہ کہ کلام اپنے منتہی کو پہنچا، اور دس آیتوں سو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہو کر پورا ہوا۔ اس رسالہ میں قصداً استیعاب نہ ہونے پر خود یہی رسالہ گواہی دے گا کہ تیس سے زائد حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی جن کا شمار ان سو میں نہ کیا۔

تعلیقات تو اصلاً تعداد میں نہ آئیں۔ اور ہیکل اول میں بھی زیر آیات بہت حدیثیں مثبت مراد گزریں، انہیں بھی حساب سے زیادہ رکھا، خصوصاً حدیث (۱) نبی ﷺ یہ اُمت اللہ تعالٰی کے نزدیک سب اُمتوں سے بہتر اور افضل ہے (زیر آیت خامسہ) حدیث (۲) ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ حضور کی اُمت سب اُمتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر، اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر، اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر، (زیر آیت اُولی) حدیث (۳) علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث (۴) حبر الامۃ رضی اللہ تعالی عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسّلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا (ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث (۵) سلطان المفسرین رضی اللہ تعالی عنہ،

---

[1] أورده السيوطي في الدر المنثور 5\220،

اللہ تعالی نے محمد ﷺ سے زیادہ قدر و عزت والا کسی کو نہ بنایا۔ (زیر آیت سابعہ) حدیث (۶) عالم القرآن رضی اللہ تعالی عنہ، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ تمام انبیاء وملائکہ سے افضل کیا۔ (زیر آیتِ ثالثہ) کہ چھ حدیثیں تو نصوصِ جلیلہ اور قابلِ ادخال جلوہ اول تابشِ دُوم تھیں۔ ان چھ کے یاد دلانے میں میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تابشِ چہارم میں روایت ہفتم سے روایتِ یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف وکاہن ومنامات صادقہ کی گزریں۔ اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہوں تو ان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں۔ اور سوا حادیثِ مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں۔ وللہ الحمد۔

اختصار جواب کا التزام

تنبیہ: فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت وجازت پر مبنی تھا اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا۔ مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا۔

طرق ومتابعات بلکہ کبھی شواہد مقاربۃ المعنٰی میں بھی ایک کا متن لکھا، بقیہ کا محض حوالہ دیا، اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میرے پیش نظر ہوئے جہاں اتفاق سے کلمات علماء کی حاجت دیکھی وہاں تو غالباً مجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاط ہی پر قناعت کی، ہاں تخریج احادیث میں اکثر استکثار پر نظر رکھی۔

ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھے گا کہ کتب علماء میں انہیں صرف ایک یا دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا۔ اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کیے۔

متون اسانید کی تصحیح وتحسین کی طرف جو تلویح ہے اس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص وتصریح ہے۔ لہذا مناسب کہ طالب سند وجویائے تفصیل کے لیے ان بحار اسفار مواج زخّار کے اسما شمار ہوں جو ہنگام تحریر رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے، اور اپنے صدف خیز قعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار ولآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے:

اُن مآخذ کے نام جو ترتیبِ کتابت کے وقت مصنف کے پیشِ نظر رہے

الصّحاح الستة لاسيما الصّحيحين، و"جامع التّرمذی" و"مؤطّا مالك" و"سنن الدّارمی"، و"مشكاة المصابيح" و"التّرغيب والتّرهيب" للإمام الحافظ عبد العظيم زكی الدّين المنذری، و"الخصائص الكبرىٰ" لخاتم الحفاظ أبی الفضل السّيوطی، وهو كتاب لم يصنّف فی بابه مثله، وأكثر ما التقطت منه مع زيادات فی التّخاريج وغيرها من تلقاء نظری، أو كتب أخرىٰ، فالله يجزيه الجزاء الأوفىٰ، و"كتاب الشّفاء فی تعريف حقوق المصطفىٰ" للإمام الفهّام شيخ السّلام عياض اليحصبی، و"نسيم الرّياض" للعلاّمة الشّهاب الخفاجی، و"الجامع الصّغير" للإمام السّيوطی، و"التّيسير شرح جامع الصّغير" للعلاّمة عبد الرؤف المُناوی، و"المواهب اللّدنية والمنح المحمّدية" للإمام العلاّمة أحمد بن محمد المصری القسطلانی، و"شرح المواهب" للعلامة الشمس محمد بن الباقی الزّرقانی، و"أفضل القِری لقُرّاء أمّ القُرىٰ" المعروف بـ"شرح الهمزية" للإمام ابن حجر المكی، و"مفاتيح الغيب" للإمام الفخر محمّد الرّازی وتكملتها لتلميذه الفاضل[1] العلامة الخوبی، و"معالم التّنزيل" للإمام محی السّنة البغوی، و"مدارك التّنزيل" للإمام العلاّمة النّسفی، وربما أخذت شيئًا أو أشياء عن "المنهاج" للإمام العلام أبی زكريا النّووی، و"إرشاد السّاری" للإمام أحمد القسطلانی، و"البيضاوی"، و"الجلالين" و"الإحياء" و"المدخل" لمحمّد العبدری، و"المدارج" و"أشعة اللّمعات

---

[1] علی مافی النسیم والکشف ولی فیہ تامل ۱۲ منہ۔

اس بنیاد پر جو نسیم وکشف میں ہے اور مجھے اس میں تامل ہے ۱۲ منہ

للمولیٰ الدّهلوی، و"مطالع المسرات" للعلاّمة الفاسی، و"شفاء السّقام" للإمام المحقق الأجل السّبکی، و"العلل المتناهية" للعلاّمة الشّمس أبی الفرج ابن الجوزی، ولم آخذ عنها إلا تخریجاً واحداً لحدیث، و"رسالة المولد" له، و"الحلبة شرح المنیة" للإمام محمّد بن محمّد بن محمّد ابن أمیر الحاج الحلبی، و"شرح الشّفاء" للفاضل علی القاری رحمة الله تعالیٰ علیهم أجمعین إلیٰ غیر ذٰلك مما منح المولیٰ ۔

پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں ان کے غیر مظنّہ سے اخذ کیں کہ اگر ناظر مجرد استقرائے مظان پر قناعت کرے ہرگز نہ پائے، لہذا متجسس کو تثبت وامعانِ نظر درکار، واللہ العزیز الغفار۔

یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم۔

اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے مبیضہ ہوا۔ والحمدللہ ربّ العالمین۔

ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین مولٰی علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنی سے ماثور، اورسب میں پچھلی حدیث بھی اسی جنابِ ولایتِ مآب سے مذکور۔ امید ہے کہ اس خاتمِ خلافتِ نبوت، فاتح سلاسلِ ولایت کے صدقہ میں حضور پرنور، عفو غفور [1] جواد، کریم، رؤف، رحیم، صفوح زلّات، مقیل عثرات، مصحح حسنات، عظیم الهبات، سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلٰی آلہٖ

---

[1] عفو وغفور حضور کے اسماء طیبہ سے ہیں، کما في المواهب، واستشهد له الزرقاني، مافی التوراة ولكن یعفو ویغفر، رواه البخاري ۱۲ منه غفر له عفی عنه

جیسا کہ مواہب میں ہے اس کے لیے زرقانی نے تورات کی اس عبارت سے استشہاد کیا" لیکن وہ معاف فرماتا اور درگزر فرماتا ہے"۔ اس کو بخاری نے روایت کیا۔

وصحبہ اجمعین کی بارگاہ بے کس پناہ میں شرف قبول پائے، اورحق تبارک وتعالیٰ کاتب وسائل وواسطہ سوال وعامہ مومنین کو دارین میں اس سے اور فقیر کی تصانیف سے نفع پہنچائے۔

إنّه ولی ذٰلك والقدير عليه والخير كلّه له وبيديه، واٰخر دعوٰنا أن الحمد لله ربّ العٰلمين، والصّلاة والسّلام علىٰ سيّد المرسلين، محمّد واٰله وأصحابه أجمعين، سبحٰنك اللّٰهم، وبحمدك أشهد أن لاإلٰه إلاّ أنت أستغفرك وأتوب إليك، والحمدُلله ربّ العٰلمين!۔

الحمد لله

بشارت جلیله

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لَمۡ يَبۡقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إلا الۡمُبَشِّرَاتُ... الرُّؤۡيَا الصَّالِحَةُ" رواه البخاری [1] عن

---

[1] أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التعبير، باب مبشرات،9\31(6990)، و البغوي في شرح السنة12\202(3272)۔

وأخرجه إسحاق بن راهويه في مسنده1\276(249)، والبزار في مسنده17\186 (9816)، من حديث أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا رُؤْيَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ۔۔۔۔ الحديث۔

وأخرجه مالک في الموطأ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا2\957.956، وأحمد في مسنده (8313)، والجوهري في مسند الموطأ272.271(287)، وأبو داود في السنن، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا(5017)، والنسائي في السنن الكبرى7\103، وابن حبان في الصحيح 13\412(6048)، والحاكم في المستدرک4\432(8176)، من طريق صعصعة بن مالک عن أبي هريرة رضي الله عنه۔۔۔۔ لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

مزید تخریج کیلیے ہماری کتاب" خدمات ختم نبوت اور سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ " ملاحظہ فرمائیں۔

أبي هريرة، وزاد مالك[1]: "يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ. أَوْ تُرَى لَهُ".

والأحمد وابن ماجة وابن خزیمة وابن حبان وصححاه عن أم کرز "ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ"۔[2]۔

وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفة بسند صحیح " ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ. فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ[3] "

---

[1] أخرجه مالك في الموطأ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّؤْيَا 724، ورواية أبي مصعب (2012)، من طريق زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:۔الحديث وأخرجه أحمد في مسنده (22688)، والطبراني في مسند الشاميين 2\118 (1025)، و (1025)، والمقدسي في الأحاديث المختارة 8\277، من حديث عبادة بن الصامت رضي الله تعالى عنه، مرفوعًا۔

[2] أخرجه أحمد في مسنده (27141)، وابن ماجه في السنن، بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ، (3896)، وابن خزيمة في الصحيح ، وابن حبان في الصحيح 13\411 (6047)، والحميدي في مسنده 1\341 (351)، والدارمي في السنن (2184)، والطحاوي في شرح مشكل الآثار 5\419 (2179)، والدارقطني في العلل 15\410، والمزي في تهذيب الكمال 10\200، حديث صحيح۔

[3] أخرجه الطبراني في الكبير 3\179 (3051)، وفي الباب: عن أبي الطفيل رفع الحديث الى النبي صلى الله عليه وسلم قال: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فلا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ رُؤْيَا الْمُؤمن يَرَاهَا أَو ترا لَهُ ۔رواه البخاري في التاريخ الكبير 6\241، والمقدسي فى المختارة 8\222، و 8\223 (264 262.263) لفظ له، ورواه البزار في مسنده (2805)، عن أبي الطفيل عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ" ۔وأبي هريرة كما في الفردوس للديلمي 2\247 (3162)۔

یعنی "نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں، ہاں بشارتیں باقی ہیں، اچھے خواب" ۔ اسے بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔
اور مالک نے زیادہ کیا کہ نیک آدمی دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔
احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی ام کرز سے کہ نبوت چلی گئی اور مبشرات باقی رہ گئے۔
اور طبرانی نے کبیر میں حذیفہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں باقی ہیں اچھا خواب کہ نیک آدمی دیکھے یا اس کیلئے دیکھا جائے۔
الحمدللہ! اس رسالہ کے زمانہ تصنیف میں مصنف نے خواب دیکھا کہ میں اپنی مسجد میں ہوں ، چند وہابی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ سلم کی فضیلت مطلقہ میں بحث کرنے لگے۔ مصنف نے دلائل صریحہ سے انہیں ساکت کردیا کہ خائب وخاسر چلے گئے۔
پھر مصنف نے اپنے مکان کا قصد کیا (یہ مسجد شارع عام پر واقع ہے، دروازہ سے نکل کر چند سیڑھیاں ہیں کہ ان سے اتر کر سڑک ملتی ہے، اس کے جنوب کی طرف ہندوؤں کے مندر اور ان کا کنواں ہے) مصنف ابھی اس زینہ سے نہ اترا تھا کہ بائیں ہاتھ کی طرف سے ایک مادہ خُوک (خنزیر) اور اس کے ساتھ اس کا بچہ سڑک پر آتے دیکھا، جب زینہ مذکورہ کے قریب آئے اس بچہ نے مصنف پر حملہ کرنا چاہا، اس کی ماں نے اسے دوڑ کر روکا، اور غالباً اس کے منہ پر تپانچہ مارا۔
بہرحال اسے سختی کے ساتھ جھڑکا۔ اور ان وہابیہ کی طرف اشارہ کرکے بولی: دیکھتا نہیں کہ یہ تیرے بڑے تو اس شخص سے جیتے نہیں تو اس پر کیا حملہ کرے گا۔ یہ کہہ کر وہ سوئر یا اس کا بچہ دونوں اس ہندو کنویں کی طرف بھاگتے چلے گئے والحمدللہ رب العلمین۔
اس خواب سے مصنف نے بعونہٖ تعالٰی قبول رسالہ پر استدلال کیا، والحمدللہ۔

الحمد لله

بشارت عظمی

اس سے کچھ پہلے مصنف نے خواب دیکھا کہ اپنے مکان کے پھاٹک کے آگے شارع عام پر کھڑا ہوں، اور بہت دبیر بلور کا ایک فانوس ہاتھ میں ہے، میں اسے روشن کرنا چاہتا ہوں، دو شخص داہنے بائیں کھڑے ہیں وہ پھونک مار کر بجھا دیتے ہیں، اتنے میں مسجد کی طرف سے حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، واللہ العظیم۔
حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھتے ہی وہ دونوں مخالف ایسے غائب ہو گئے کہ معلوم نہیں آسمان کھا گیا یا زمین میں سما گئے۔

حضور پر نور ملجائے بیکساں مولائے دل وجاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اس سگ بارگاہ کے پاس تشریف لائے، اور اتنے قریب رونق افروز ہوئے کہ شاید ایک بالشت یا کم کا فاصلہ ہو، اور بکمال رحمت ارشاد فرمایا: پھونک مار، اللہ روشن کر دے گا۔ مصنف نے پھونکا، وہ نور عظیم پیدا ہوا کہ سارا فانوس اس سے بھر گیا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

والحمد للہ رب العالمین، آج بروز منگل رات 11:15 بتاریخ 2019\01\15 کو اس رسالہ مبارکہ کی تخریج ونظر ثانی کا کام تکمیل کو پہنچا، اللہ رب العزت اس کاوش میں میرے، میرے والدین اور اساتذہ کے لیے ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

محمد ارشد مسعود چشتی رضوی عفی عنہ۔

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

فہرست آیات بینات

أحاديث وآثار

أحاديث وآثار

أحادیث وآثار	

أحاديث وآثار

أحادیث وآثار

احادیث و آثار

	أحاديث وآثار	

أحادیث وآثار

	أحادیث وآثار	